بیانات حضرت مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ

ایمان کا سیکھنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَامَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میرے عزیزوں اور دوستوں! سب سے بڑا سرمایا، سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی مایا جسکے حاصل کئے بغیر انسان کی زندگی ہرطرح کے خطروں میں گھری ہوی ہے وہ سرمایا ایمان ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا کہ ایمان کا سرمایا سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور ایمان کو سیکھنے کا مطلب اپنے یقینوں کو مخلوق سے خالق کی طرف موڑنا ہے کہ ہربنی ہوی چیز سے اپنے یقینوں کو بنانے والے کی طرف موڑنا ہی ایمان کو سیکھنا کہلاتا ہے اول تو ایمان کے بغیر عمل قبول نہیں ہوتے دوسرے ایمان کے بغیر عمل پر استقامت حاصل نہیں ہوتی ہاں، بہت سے بہت اگر یہ عمل پر جما بھی رہا تو عمل کا اثر ظاہر نہیں ہوگا ایک تو ابھی بہت کم لوگ ہی تبلیغ میں لگے ہیں اور جو لگے بھی ہیں وہ جمے کم ہیں پھر جب ان جمنے والوں کو ایمان سیکھنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو گھروں میں جاکر بیٹھ جاتے ہیں انکے گھروں میں جاکر بیٹھ جانے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے تبلیغ میں نکل کر یقین نہیں سیکھا عمل سیکھ لیا حالانکہ حضور ﷺ نے سب سے پہلے صحابہ کو ایمان سکھلایا ور ایمان کو سکھلا کرہی عمل کا سلسلہ قائم کیا صحابہ کہتے تھے کہ

تَعَلَّمْنَا الْاِیْمَانَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَ الْقُرْاٰن

ابن عمرؓ نے کہا کہ لوگ ایمان کو سیکھے بغیر قران پڑھ لیتے ہیں اسلئے سارا قران پڑھ گزرتے ہیں پر زرا بھی اثر نہیں ہوتا آج اچھے سے اچھے عمل مسلمانوں میں موجود ہیں لیکن دنیا میں جوتے کھارہے ہیں مسلمان دنیاوی ترقی میں چاہے جہاں پہنچ جائیں پر یہ یاد رکھے کہ حضور ﷺ کے جسمِ اطہر سے ظاہر ہونے والے عمل دنیا کے سارے نقشوں کو گرانے کی طاقت رکھتے ہیں چونکہ آج مسلمانوں نے ایمان کو نہ سیکھا اسلئے ان کے اندر نہ ایمان کا داعیۂ نہ ایمان کی فکر بس عمل اور عمل اسلئے سب سے پہلے اپنے پانچ طرح کے یقینوں کو یقینوں کو بدلنے کا مطالبہ ہے کہ

آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالْکِتَابِ وَالنَّبِیِّیْنَ

ان پانچ لائنوں کے ایمان کو سیکھنے پر خود کو لگاو وَیہ مسجد میں روزانہ کی مشق ہے روزانہ کی محنت ہے اور روزانہ کا کام ہے اسکے لئے خود بھی آؤ اور دوسروں کو بھی لاؤ مسجد میں آکر جو سب سے پہلا یقین اپنی ذات میں پیدا کرنا ہے وہ یہ کہ تمام جماعت سے ہمارا یقین ہٹ کر اللہ کی ذات و صفات پر آجائے **آمَنَ بِاللہ** اسکا کیا مطلب ہے؟ اسکا مطلب ہے کہ ہمارا یقین

مال اور مال والوں سے ہٹ کر

جائدادا ور جائدادوالوں سے ہٹ کر

حکومت اور حکومت والوں سے ہٹ کر

عہدہ اور عہدے والوں سے ہٹ کر

زمین و آسمان کے درمیان کی چیزوں سے ہٹ کر

چاند اور سورج سے اور تمام انسانوں سے ہٹ کر

یہاں تک کہ خود اپنی ذات سے ہٹ کر

یہ سارے یقین صرف اللہ کی ذات پر جما ہو جائیں یہ سارے یقین اللہ کی ذات پر جما ہونے میں بس ایک بات سمجھنے کی ہے اور وہ یہ کے آج کسی مسلمان سے بھی یہ پوچھو کے مسئلہ کس سے حل ہوگا؟ تو ہر مسلمان یہ کہتا ہے کہ سب کچھ اللہ سے ہوگا اچھا! اگلی بات یہ کہ کیسے حل ہوگا ؟ اس سوال پر مسلمانوں کا جواب یہ ہوتا ہے کہ فلاں کام کے لیے یہ شکل اختیار کرو اور فلاں مسئلے کے حل کے لیے یہ شکل اختیار کرو تو کام ہو جائے گا.

اب رہی بات کی شکل اختیار کرنے کا کیا مطلب ہے ؟

شکل اختیار کرنے کے معنی یہ ہیں کہ تم ابھی نا اللہ کی ذات کو سمجھے ہو نا اس سے ہونے کو سمجھے ہو بس بے سمجھے بول رہے ہو کہ اللہ سے ہوگا اگر تم اللہ کو سمجھے ہوتے اور اس سے ہونے کو سمجھے ہوتے تو یہ نہیں کہتے کہ اس شکل کو اختیار کرنے سے یہ ہوگا اور اُس شکل کو اختیار کرنے سے یہ ہوگا کیوں کے اللہ کی ذات تو شکل سے پاک ہے وہ شکل وصورت میں نہیں ہے وہ تو شکل وصورت سے پاک ہے نبیوں کا نعرہ اور نبیوں کی دعوت یہی ہے کہ شکلوں سے نہیں ہوتا ہے بغیر شکل والے اللہ سے ہوتا ہے اس لیے سب سے پہلے اپنے دلوں سے یہ یقین نکالو کہ شکلوں سے ہوتا ہے کہ قرآن میں ہے

"اے نبی تم چشمہ اور سمندر ہو ہدایت کے لیکن ہدایت کو تقسیم کرنا صرف ہمارا کام ہے" (سورہ قصص ۵٦)

جب انبیاء اور سید الانبیاء ﷺ اپنے موضوع میں خدا کے تابع ہیں تو غلہ خود کیسے اگ سکتا ہے زمین خود غلہ کیسے دے سکتی ہے؟ انبیاء جب اپنے موضوع کو خود نہیں کر سکتے تو کائنات کی معمولی چیزیں اپنے موضوع کو کیسے ادا کر سکتی ہیں؟ اللہ نے بغیر واسطے کے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور محمد ﷺ کو سب سے قیمتی دولت ہدایت کی دی وہی ایک ذات ایسی ہے جو بغیر کسی کے سب کچھ کر سکتی ہے اس لیے یہ سب سے پہلی بنیاد ہے کہ شکلوں سے نہیں ہوگا جو شکل سے پاک ہے اُس سے ہوگا قرآن کا پہلا مطالبا اس یقین کو تیار کرنے کا ہے.

قرآن میں دوسرا یقین بدلنے کا مطالبا یہ ہے کی آج کے دن کا یقین نکل جاے اور **وَالْيَوْمِ الْآخِرِ** کہ آخرت کے دن کا یقین آجاے اس کا مطلب یہ ہے کہ زمانے کے اعتبار سے ہمارا یقین بدل جاے کہ

پتا نہیں میں شام تک زندہ رہوں گا بھی یا نہیں؟

پتا نہیں کل کا دن آے گا کہ نہیں؟

پتا نہیں یہ ضرورت کل پڑے گی یا نہیں؟

پتا نہیں یہ مسئلہ پیش آے گا یا نہیں؟

جب دن یقینی نہیں تو اُس کے اندر کے مسائل بھی یقینی نہیں قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا دن یقینی ہے اور اس دن کے مسائل بھی یقینی ہیں اس لیے موجودہ زمانے کا یقین نکل جاے اور آخرت کے زمانے کا یقین پیدا ہو جاے کہ تم کہتے ہو کہ

آج کا زمانا ایسا ہے کہ کوٹھی ایسی بنائی جائے گی

آج کا زمانا ایسا ہے کی کپڑے ایسے بنائے جائیں گے

آج کا زمانا ایسا ہے کی کھانا ایسا کھایا جائے گا

آج کے زمانے والے آخرت کے زمانے میں خون کے آنسوں روئیں گے اس لئے آج کے زمانے کا یقین نکال دو اور آخرت کے زمانے کا یقین پیدا کرو!

پھر تیسرا یقین **وَالْمَلَائِکَۃ** فرشتوں کا ہے کہ فرشتوں کے یقین کا مطلب یہ ہے کہ جتنے بھی دنیا میں انسان ہیں چاہے روس کے ہوں، یا امریکہ کے، برتانیاں کے ہوں، یا افریکہ کے، چاہے حکومتوں کے نظام ہوں، یا فوج اور پولیس کے نظام ہوں، چاہے سرمایے داروں کے نظام ہوں، یا غریب اور کاشتکاروں کے نظام ہوں۔

آپکے اپنی ذات سے لے کر آسمان تک پھیلے ہوے جتنے بھی نظام ہیں کہ مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک جتنے بھی نظام ہیں ان سب کی ذات سے یقین کو ہٹا کر خدا کے نظام پر یقین آجائے کہ ہماری حفاظت ہمارے نظام سے نہیں ہو رہی ہے ہماری حفاظت خدا کے نظام سے ہو رہی ہے

ہمیں کھانا ہمارے نظام سے نہیں مل رہا ہمیں کھانا خدا کے نظام سے مل رہا ہے

پانی کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ ہر دانے کے ساتھ ایک فرشتہ دانے دانے پر لکھا ہے کہ یہ کس کے پیٹ میں جائے گا جب تک یہ دانا اس کے پیٹ میں نہ چلا جائے اس وقت تک وہ فرشتے دانے کے ساتھ ہیں ہوا کے نظام پر فرشتے مقرر ہیں، دو فرشتے تو صرف اسکی طرف آنے والی بلاوؤں کو اس سے دور کرتے رہتے ہیں پر بلا کا وقت جب مقدر کے اعتبار سے آجاتا ہے تو وہ فرشتے الگ ہٹ جاتے ہیں اسی طرح ہر ایک کے ساتھ میں دو فرشتے عمل کو لکھنے کے لیے مقرر کر دئے گئے ہیں تم چاہے جتنے دروازے بند کر کے بیٹھ جاوٗ یہ دو نو فرشتے ہر وقت تمہارے ساتھ موجود رہتے ہیں یہ دونوں سائے کی طرح تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں بیٹھے بیٹھے لکھتے رہیں گے حکم پورا کیا تو داہنے ہاتھ والے نے لکھ لیا حکم توڑ دیا تو بائیں ہاتھ والے نے لکھ لیا یہ فرشتے کوٹھیوں کے پہروں سے نہیں رکتے چوبیس گھنٹے انکا یہی کام ہے کہ خدا کے احکامات کتنے توڑے اور کتنے پورے کئے اور فرشتے آتے ہیں عصر کی نماز سے فجر کی نماز تک پھرتے رہتے ہیں آدمیوں کو بھی دیکھتے ہیں لکھائی بھی دیکھتے ہیں صبح ہی صبح کہ ابھی سورج بھی نہیں نکلا پر یہ آسمان پر تمہارا کچا چٹھا لے کر پہنچ جاتے ہیں اب فجر کی نماز سے عصر کی نماز تک ساتھ لگے ہوئے ہیں ایک مسئلے کو بھی نہیں چھوڑتے عدالتوں میں کھیتوں میں جیل خانوں میں تمہارے ساتھ پہنچ رہے ہیں عصر کی نماز میں رات والے شریک ہو گئے دن کے رات ہونے سے پہلے احکامات کا توڑنا اور احکامات کا پورا ہونا لیکر آسمانوں پر پہنچ جاتے ہیں اس لئے جو کچھ ہمارے اور آپ کے ساتھ ہو رہا ہے وہ خدا کے نظام کے ماتحت ہو رہا ہے ہمارے اور آپ کے نظام کے تحت کچھ نہ ہوگا اس لئے نظام کے بارے میں یقین بدل جائے

حضرت علیؓ کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مَیں آج شہید کیا جانے والا ہوں آج کی رات میری زندگی کی آخری رات ہے تو کبھی اٹھتے ہیں اور کبھی بیٹھتے ہیں گھر والوں کو کچھ شبہ ہو گیا کہ کسی رات کو تو ایسا کرتے نہیں دیکھا آخر آج کیا بات ہے گھر والوں نے تحقیق کیا تو پتا چلا کہ حضرت علیؓ کو شہید کئے جانے کی چالیں چلی جا رہی ہیں تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ تلواریں لیکر حضرت علیؓ کی حفاظت کے واسطے آگئے حضرت علیؓ نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کیا کہ آپ کی حفاظت کے لئے آئے ہیں حضرت علیؓ نے پوچھا آسمان والوں سے حفاظت کرنے آئے ہو یا زمین والوں سے عرض کیا کہ آسمان والے سے کون حفاظت کر سکتا ہے، ہم تو زمین والوں سے حفاظت کرنے آئے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا تلوار رکھ کر اپنے بستروں پر

جا کر سوجاؤ کیونکہ زمین پر اس وقت تک کچھ نہیں ہوتا جب تک آسمان پر اس کا فیصلہ نہ ہوجائے تو نظامِ انسانی کا یقین ٹوٹ جائے اور اللہ کا جو غیبی نظام ہے جسے حضور ﷺ نے تفصیل سے بیان فرمایا اسکا یقین پیدا ہوجائے

چوتھا یقین علم کے اعتبار سے کہ جتنا علمِ انسانی ہے اس سے یقین ہٹ جائے اور **وَ الْكِتَابِ** اللہ والے علم کا یقین پیدا ہوجائے کہ جو کچھ قرآن وحدیث میں بتلایا گیا ہے اسکا یقین پیدا ہوجائے اسی میں یہ بات بھی آئے گی کہ اللہ کے علم میں کیا ہے اللہ کے علم میں اعمال سے ہونا بتلایا گیا ہے

تقوے پر ہونا بتلایا گیا ہے

نماز پر ہونا بتلایا گیا ہے

ذکر پر ہونا بتلایا گیا ہے

دعوت پر ہونا بتلایا گیا ہے

اس علم میں انسان کو کچھ ہوتا دکھائی نہیں دیتا اسی واسطے اگر انسان کے علم میں اعمال سے ہوتا دکھائی دیتا اور انسان کے علم میں تقوے سے زندگی بنتی دکھائی دیتی تو کوئی انسان اپنے اندر تقویٰ پیدا کیے بغیر چین سے نہ بیٹھتا اعمال سے زندگیوں کو بنانا کہ ہمارا یقین علمِ انسانی سے ہٹ جائے کہ آدمی ہوائی جہاز سے چاند پر بھی جاسکتا ہے اور جنت یا دوزخ میں بھی جاسکتا ہے دوا سے یہ ٹھیک بھی ہوسکتا ہے اور دوا سے اسکی بیماری اور بھی بڑھ سکتی ہے انسان کو جتنا علم ہے وہ علم شکلوں کا ہے علمِ انسانی میں دورخی بات ہے کہ

دوا سے شفا بھی مل سکتی ہے اور بیماری بڑھ سکتی ہے

کارخانوں سے نفع بھی ہوسکتا ہے اور نقصان بھی ہوسکتا ہے

انسان کی زندگی کیسے بنے گی یہ تم نہیں جانتے

انسان کی زندگی کیسے بنے گی یہ روس نہیں جانتا

انسان کی زندگی کیسے بنے گی یہ امریکہ نہیں جانتا

انسان کی زندگی کیسے بنے گی یہ افریکہ نہیں جانتا

انسان کی زندگی کیسے بنے گی یہ برطانیہ نہیں جانتا

جو کہے کہ فلاں چیز سے زندگی بنے گی وہ جاہل ہے اسلئے کہ اسے اللہ والے علم کی خبر نہیں ہے اللہ والا علم ایک رخ کا ہے اور علمِ انسانی دورخ کا ہے یہ بات کون جانتا ہے کہ زندگی کیسے بنے گی اس بات کو انسان کا بنانے والا خدا ہی جانتا ہے کہ زندگی کیسے بنے گی اللہ والے علم میں سب سے پہلے الم کہکر یہ بتلادیا گیا ہے کہ جب تم شروع قرآن کے ان تین حرفوں کو نہیں جانتے تو آگے بھی کچھ نہیں جانتے کہ کس چیز سے کامیابی ملے گی اور کس چیز سے ناکامی تمہارے اس دورخے علم کو جسے تم خود نہیں جانتے خدا جانتا ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ قرآن یہ کتاب یہ علم جو محمد ﷺ کے سینے میں ڈالا گیا اسمیں جو کچھ بتایا گیا اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے جتنی دنیا بھر کی شکلیں ہیں انکو تو تم جانتے ہی ہو پر ان شکلوں کو خدا کیا کیا بنادے یہ تم نہیں جانتے کہ خدا لکڑی کو اژدہا بنادے یا اژدہے کو لکڑی یہ تم نہیں جانتے خدا ان شکلوں کو جب چاہے گا بدل دے گا یا شکلوں کو قائم رکھ کر صفات بدل دے کہ شکل آگ کی رکھے اور صفات باغ کی کردے اسلئے اللہ والے علم پر زندگی کو اٹھاؤ یہ علم ایک

رخ کا ہے

ایمان پر عزت ملے گی تو لَا رَیْبَ فِیْہِ

ایمان پر بلندی ملے گی تو لَا رَیْبَ فِیْہِ

تقوے پر کامیابی ملے گی تو لَا رَیْبَ فِیْہِ

ذکر پر اطمنان ملے گا تو لَا رَیْبَ فِیْہِ

اسمیں کوئی شک وشبہ نہیں ہے جسکے کرنے سے ہوگا وہ جو خود جانتا ہے فضل فرما کر اپنے اپنا جانتا تمہارے ہاتھوں میں دیدیا

کہ لو قرآن اور لو حدیث تا کہ تم صحیح صحیح جان کر اسکے خزانوں سے فائدہ اٹھاؤ

پانچواں یقین **وَالنَّبِیّٖنَ** شخصیتوں کے اعتبار سے ہے اور شخصیت والے انبیاءؑ ہیں اب شخصیتوں کے اعتبار سے یقین بدلنا کہ

علمِ انسانی سے شخصیت نہیں بنتی

ملک و مال سے شخصیت نہیں بنتی

کسی ملک کی وزارت سے شخصیت نہیں بنتی

کسی ملک کی سرمایہ داری سے کسی سرمایادار کی شخصیت نہیں بنتی

زمین آسمان کے درمیان جتنے بھی نقشے ہیں ان نقشوں سے کوئی شخصیت والا نہیں بنے گا

خدا کے یہاں شخصیت اور حیثیت انبیاءؑ کی ہے

اگر تم گدھے پر پھرتے ہو

اگر تم زمینوں پر لیٹتے ہو

اگر تم جھوپڑوں میں رہتے ہو

اگر تم چٹنی روٹی کھاتے ہو

اگر تم پھٹے کپڑے پہنتے ہو

لیکن انبیاءؑ والی زندگی پر چل رہے ہو تو خدا کے یہاں تم شخصیت وحیثیت والے ہو

مال سے شخصیت بننے کا یقین

ملک سے شخصیت بننے کا یقین

عہدوں سے شخصیت بننے کا یقین

سرمائے داری سے شخصیت بننے کا یقین تمہارے اندر سے نکل جائے اور اعمالِ نبوت سے شخصیت بننے کا یقین تمہارے اندر پیدا ہو جائے

حضرت موسیٰؑ شخصیت والے تھے ملک و مال والے نہ تھے

فرعون شخصیت والا نہیں تھا ملک و مال والا تھا

ہامان شخصیت والا نہیں تھا وزارت والا تھا

قارون شخصیت والانہیں تھا مال والا تھا

شدادشخصیت والانہیں تھا جائدادوالا تھا

قوم صباشخصیت والی نہیں تھی کھیتی اور باغات والی تھی ملک و مال کے نقشوں سے کوئی شخصیت والانہیں بنتا کسی ملک کا صدر یا کسی ملک کاوزیر یا کسی ملک کا کمانڈر یا کسی ملک کا سرمائے دار کوٹھیوں میں رہنے سے عزت والانہیں بنے گا کیونکہ کوٹھیوں میں تو چوہا بھی رہتا ہے اگر کوٹھی والے کوتم کہتے ہو کہ یہ کوٹھی کی وجہ سے عزت والا ہے تو چوہے کو بھی کہو کہ یہ چوہا بھی عزت والا ہے کیونکہ یہ بھی کوٹھی میں رہتا ہے

ہوائی جہاز میں چلنے سے کوئی عزت والانہیں بنے گا کیونکہ جہاز میں کتے بھی چلتے ہیں

شخصیت، حیثیت، عزت، مقام، ومنصب، اور بڑائی ملک و مال سے قائم نہیں ہوتی بلکہ اعمالِ نبوت سے قائم ہوتی ہے اس کا یقین ہمارے دل میں بیٹھ جائے اس لئے ایمان کے سیکھنے پر آؤ نبوت کے ۲۳ سال میں ۱۳ سال مکہ میں صرف ایمان کا سیکھنا و سکھلانا تھا

شیطان عمل سے نہیں روکتا

آج تبلیغ میں دو قسم کے آدمی نکلتے ہیں۔ایک کمانے والے جو اپنی کمائیوں کو چھوڑ کر نکلتے ہیں لیکن یہ سارا وقت اپنی کمائی کے شعبوں کو سوچنے میں اور اسکے ہی خیال کے ارد گرد چکر کاٹتے رہتے ہیں اس لئے یقین انہی شعبوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے اسی یقین کو باقی رکھتے ہوئے نماز پڑھنے کو، روزہ رکھنے کو، حج کرنے کو، تبلیغ، تعلیم ذکر کرنے کی تیار ہیں پر یقین بدلنے کے لئے، ایمان سیکھنے کو تیار نہیں حالانکہ تبلیغ میں دو وجہ سے نکالا جاتا ہے پہلا یہ کہ ہمارا یقین کمائی سے ملنے کو ختم ہو کہ کمائی سے نہیں ملتا خدا کے دینے سے ملتا ہے اور دوسرا اعمال سے ملنے کا ہو کہ چیزوں کے ہونے یا نہ ہونے سے ہم نہیں پلیں گے اعمالِ نبوت سے خدا ہمیں پالیں گے، اس یقین کے بغیر عمل ایسا جیسے بغیر کرنٹ کے بجلی کا تار، کہ ایمان کے بغیر عمل کی کوئی حیثیت نہیں عمل مردار ہے اور مردار چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا آج شیطان مسلمانوں کو عمل سے نہیں روکتا وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے عمل کر بھی لیا تو اس کے اندر خوش فہمی ہی پیدا ہو گی جسکی وجہ سے یہ میرے جیسی نافرمان قسم تیار ہو جائے گی اسی وجہ سے آج لوگ اپنے ایمان سے بے پرواہ ہیں۔کہ شیطان آدمی کو عمل سے بگاڑنے کی کوشش کرتا ہے کہ آدمی کے پاس ایمان کی قوت نہ ہو اس کا یقین کمزور ہو تو عمل سے بگاڑتا ہے کہ عمل کیا، بڑائی پیدا ہو گئی۔شہرت کا جذبہ آگیا کہ ایسے ہی عمل اس کے منہ پر کھینچ کر مارے جائیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے آخرت میں تین آدمی پیش ہوں گے۔

ایک پڑھا ہو

دوسرا صدقہ اور خیرات کرنے والا

تیسرا شہید۔

ہم نے تجھے قرآن دیا تھا تو نے کیا کیا تھا؟ آپ نے جو قرآن دیا تھا میں نے خوب عمل کیا، رات کو نماز میں پڑھتا تھا دن ویسے پڑھتا تھا۔جھوٹ بولتا ہے۔تو نے بڑا بھاری بزرگ بننے کے واسطے کیا۔نیت ٹھیک نہیں تھی، نیت غیر کی تھی۔اگر یقین ٹھیک ہوتا تو نیت بھی ٹھیک ہوتی۔ حدیثوں میں آیا ہے عمل صرف اللہ کی رضا کے لئے ہو تو قبول ہوتا ہے۔یقین کمزور ہے تو نیت غیر اللہ کی بن جاوے گی۔اس کے پاؤں پکڑ کر اٹھایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔یہ ہیں پڑھے لکھے عمل کرنے والے جنہوں نے اللہ کے غیر کے لئے عمل کیا۔(دوسرا کہے گا) اے اللہ میں نے خوب مدرسوں میں، خانقاہوں میں پیسہ لٹایا۔(جواب دیا جائے گا) لوگوں نے تجھے سخی کہہ لیا، میرے پاس تیرے لئے کچھ نہیں ہے۔تیسرے نمبر پر وہ (ہوگا) جو خود خدا کے راستہ میں نکلتا تھا، کبھی جان کی بھی پرواہ نہیں کی۔یہ تین آدمی ہیں جن سے دوزخ کو سب سے پہلے بھرا جائے گا۔جنہوں نے (کمزور ایمان کے ساتھ) عمل کئے ان کا یہ حشر بنے گا اور جنہوں نے (ایمان) حاصل نہیں کیا اور عمل بھی نہیں کئے تو

ان کوتو بغیر پوچھے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔خدا کی باتوں پر یقین آجائے گا تو اس کے اوپر سب کچھ ملے گا۔

علم آگیا، عمل نہیں آیا تو دوزخ،

علم نہ آیا، عمل نہ آیا تو دوزخ

اور اگر علم آگیا اور عمل بھی کرلیا لیکن یقین نہ آیا تو دوزخ۔

اول تو جنت صرف ایمان پر ملے گی۔ایمان کی وجہ سے ہی اسے شرک والوں کے مقابلہ میں ایمان سے چکایا جائے گا عمل سے نہیں۔

اصل چیز سیکھنے کی ایمان ہے اور مسلمان ایمان سیکھنے کو تیار نہیں۔

کیونکہ گھر میں اکیلے ہم ہی کمانے والے ہیں بس اتنا کہ کر یہ چھٹی پا لیتے ہیں کیونکہ ان کا پورا یقین اپنی کمائی پر ہے۔دوسرا طبقہ وہ ہے جو کماتے نہیں ہیں اور زبان سے یہ کہتے ہیں کہ اللہ دیں گے پر یقین کسی نہ کسی پر رکھتے ہیں کہ فلاں کردے گا۔فلاں سے مل جائے گا فلاں دے جائے گا تبلیغ تو خوب ہو رہی ہے پر اندر سے ٹولٹو کو بر بھرا ہوا ملے گا اسلئے ایمان کو سیکھنا ایمان پر مرنے کے لئے ہے، نماز، روزہ، حج، زکوۃ آخر میں یہ ہے کہ جو ایمان پر مرے گا وہ جنت جائے گا۔دعا بھی یہ ہے کہ اے اللہ جسے زندہ رکھ عملوں پر زندہ رکھ اور مرے تو ایمان پر موت دے۔یہ دعا مرنے والے کے لئے نہیں ہے مانگنے والا اپنے لئے مانگتا ہے۔مرنے والا تو مر گیا اب مرنے والا ایمان پر مرا یا شرک پر مرا یہ تو اس کے دنیا سے جاتے ہی سوال ہوگا کہ تیرا پالنے والا کون ہے؟ آدمی اپنے ذہن سے جس سے پلتا ہے اسکی ہر وقت رعایت کرتا ہے کہ کاشت کار کے ذہن میں یہ بیٹھا ہوا ہے کہ میں کاشت کاری سے پلوں گا بغیر کاشت کاری کے کیسے پلوں گا اور کاشت کاری بارش سے ہوگی اور کھیتی بغیر بیل کے ہوتی نہیں بیل بغیر پیسے کے ملتا نہیں اب سود پر قرض لیا پھر بیل خرید لائے زمیں داروں کی اکثریت آج ایسے ہی ملے گی جسکا یقین ہوگا اللہ سے پلنے کا اسے قرض نہ ملا تو بیل خریدنے کا ارادہ نکال دے گا اور کھیت کو بوائی پر دیدے گا یا وہ کام کرے گا جس سے بیل کے بغیر کام چل جائے جھلی بھی ڈھو سکتا ہے

ایسے ہی ملتا جلتا حال دکان والے کا ہے کہ دکان دار کے ذہن میں یہ بیٹھا ہوا ہے کہ میں دکان سے پلوں گا لیکن مرتے ہی سب سے پہلا سوال کہ تیرا رب کون تیرا پالنے والا کون آج کمانے والے یا نہ کمانے والے ان پر جب کوئی ضرورت آکر پڑتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ میر صاحب یوں کر دیں گے منشی جی یوں کر دیں گے پر مرتے ہی پوری زندگی کا خلاصہ ان سے پوچھ لیا جائے گا کہ تیرا پالنے والا کون؟ اگر یہ یقین لیکر گیا کہ خدا پالتا ہے کہ نہ میں کمائی سے پلتا ہوں اور نہ کسی شکل وصورت سے پلتا ہوں میرا اللہ مجھے پالتا ہے میرے پلنے کا دنیا کے نقشے سے کوئی تعلق نہیں اگر ساری دنیا میں کچھ نہ ہو تو بھی اللہ مجھے پالیں گے اگر یہ یقین لیکر گیا ہے تو جھٹ سے یہ کہد یگا میرا پالنے والا اللہ ہے اگر دل میں نہی ہے تو زبان سے کیسے نکلے گا؟ اگر مشق کر کے دل میں یہ بات لیکر گیا کہ میں کہیں سے نہیں پلتا

نہ دکان سے

نہ کھیتیوں سے

بلکہ اسکے لیے خدا سے پلنے کی تیاریاں بھی کی تھیں کہ کمائی کی پرواہ نہ کی آدمیوں پر نگاہ نہ ڈالی جان پر تکلیفیں اٹھائیں اور محنت کرتے کرتے رب کے ہر حکم کو پورا کر کے ہی رب سے پرورش لیا کمایا تو جھوٹ نہیں بولا؛ سود نہیں دیا؛ رشوتیں نہیں دیں؛ آبرو ریزی نہیں کی؛ دھوکہ نہیں دیا؛ ملاوٹ نہیں کی؛ کم نہیں تولا؛ کہ اللہ کا حکم پورا کرونگا اللہ پالیں گے بوائی کے وقت آواز لگادی تو اسی وقت دوڑ گیا کوئی صورت نہیں پلنے کی جہاں گئے

سب نے جھنڈی دکھادی مولوی نے پیر نے منشی جی نے جھنڈی دکھائی اللہ پالنے والے ہیں سب کچھ چھوڑ کر چل دیا کہ اللہ زمین پھاڑ کر دے دیگا جسکا اپنے پلنے کے بارے میں غیر اللہ سے یقین ٹوٹ جائے اور خدا سے یقین جڑ جائے تب یہ ایمان والا بنے گا جب یہ تیاری کر کے جائے گا تو کہدیگا کہ اللہ ہی پالنےوالے ہیں

حضور ﷺ اچھی طرح بتا گئے صاف صاف کہ قبر میں جاتے ہی اس سے پوچھا جائے گا کہ تیرا رب کون ہے دیکھ لے رٹنے سے جواب نہیں دے پائے گا دل میں رکھنے سے جواب دے سکے گا جب کہا اللہ پالنے والے ہیں تو اچھا یہ بتلاؤ تم نے اللہ سے پلنے کے واسطے کیا کیا پلنے کے واسطے کیا طریقہ اختیار کیا؟

برادری والا پلنے کا طریقہ اختیار کیا یا؟

انڈین یونین کے طریقے پر پلا کرتا تھا یا؟

امریکہ نے یہ طریقہ پلنے کا بتایا تھا یا؟

روس نے پلنے کا یہ طریقہ بتایا تھا

تو یہ کہہ نہ سکے گا کہ حضور ﷺ والے عمل کے طریقے سے پلتا تھا وہاں صرف ہائے ہائے کریگا پھر پوچھا جائے گا کہ بتلاؤ یہ آدمی کون ہے؟

پیسے آگئے تو ایسا کھانا کھائیں گے جیسا فلاں کھارہے تھے

پیسے آگئے تو ایسے کپڑے بنائیں گے جیسے فلاں نے بنوائے تھے

پیسے آگئے تو ایسی شادی کریں گے جیسی فلاں نے کی تھی

پیسے آگئے تو ایسی کوٹھی بنائیں گے جیسی فلاں نے بنائی تھی جنکی زبان پر جان و مال خرچ کرنے میں غیر چڑھے ہوے تھے یہ نہ بتا سکے گا کہ یہ کون ہے

جنکی زبان پر حضور ﷺ چڑھے ہوے تھے وہ کہہ سکے گا کہ یہ ہمارے نبی ﷺ ہیں وہاں علم پر زبان نہیں چلے گی عمل پر بولے گی آج خشوع کی تقریر ہورہی ہے پر خشوع کا پتا نہیں

خدمتِ خلق کی تقریر ہورہی ہے پر خدمت خلق کا پتا نہیں

بے ایمان کی ایمان پر تقریر ہورہی ہے ایمان کا پتا نہیں

یہودی، مشرک، بت پرست، ملحد، ہندو پنڈت، اللہ پر اللہ کے رسول پر اسلام پر خوب بول رہا ہو حضور ﷺ کو مانے بغیر حضور ﷺ پر تقریر کر سکتا ہے پر یقین کی علامت بولنا نہیں ہے آج غیر بھی بول رہے ہیں ان کا بولنا ان کے منھ پر ماردیا جائے گا ایک نیکی تو کیا ایک ذرہ نہیں ملے گا جہاں مشرکین، یہود و نصارا کا یقین ہے وہیں ہمارا یقین ہے یعنی کھیتی سے کام چلے گا دکان سے کام چلے گا فرق صرف اتنا ہے انھوں نے خدا کو نہ مانا ہم نے خدا کو مان لیا ہم نے نماز پڑھ لی انھوں نے نماز نہیں پڑھی پر پلنے کا یقین سب کا وہیں پر ہے آج ہم میں یہ یقین نہیں کہ

ہم اللہ کی بڑائی کو بولیں گے تو اللہ پالیں گے

ایمان و عمل کی محنت کریں گے تو اللہ پالیں گے

جس عقل سے وہ بول رہے ہیں اسی عقل سے ہم بھی بول رہے ہیں جس یقین سے وہ بولے اسی یقین سے ہم بھی بولے دونوں میں کوئی فرق نہیں

اس لئے تم سے اللہ کے راستے میں یقین بدلنے کے لئے جب کہا جائے نکل جایا کرو کیونکہ یہ یقین کے مڑنے کی آخری جگہ ہے کھیتی سے دکان سے ملازمت سے پیسے مل گئے پیسوں سے چیزیں مل گئیں اور چیزوں سے ہم پلیں گے یہ یقین اللہ کے راستے میں نکل کر ہمیں نکالنا ہے ہم چیزوں سے نہیں پلتے اللہ پالتے ہیں کہ

ایمان اور عمل کے لئے ہم پھریں گے تو اللہ ہمیں پالیں گے

تعلیم کریں گے تو اللہ ہمیں پالیں گے

اللہ کا ذکر کریں گے تو اللہ ہمیں پالیں گے

اللہ سے ہونا بولیں گے تو اللہ ہمیں پالیں گے

گشت کریں گے اللہ ہمیں پالیں گے

دوسروں کی خدمت کریں گے اللہ ہمیں پالیں گے

اسلئے سب سے پہلی بات ایمان کا سیکھنا ہے یقین موڑنے میں وہ یقین پیدا کرنا ہے جو محمد ﷺ لیکر آئے ہیں اللہ اکبر اللہ بہت ہی بڑے ہیں ساتوں زمین و ساتوں آسمان ان کے ایک حکم کے مقابلے میں مچھر کے پر کے برابر نہیں عرش ، فرش ، کرسی ، سب ایک حکم سب ایک حکم سے ٹوٹ کر گر جائیں گے اور ایک حکم سے اس سب سے زیادہ بنا کر دکھلا دیں گے

اسکا ماء سوا اسکے مقابلے میں ایک ذرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا

اللہ عزت و ذلت دینے میں بات بڑے ہیں

اللہ موت و رنج دینے میں بہت بڑے ہیں

ایک آدھ بات میں نہیں ہر بات میں بہت بڑے ہیں

چھیننے میں بہت بڑے ہیں مصلت کرنے پے آئے تو چیتی کو اس طرح مصلت کر دے کہ یہ ایٹم والے کچھ نہ کر سکیں

جھکانے پر آئے تو تمہارے سامنے جھکانے میں بہت بڑے ہیں **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه**

جو کچھ کرنے میں بڑے ہیں اس میں ان کو غیر کی ضرورت نہیں ان سب کے بغیر جو چاہیں گے کر دیں گے ہر چیز سے پہلے کو قدرت سے بغیر اسکی جنس کے بنایا تھا ساتوں زمین و ساتوں آسمان کے بغیر جو چاہے بنا دے چیزوں کے بغیر چیز بنا دے چیزوں کے بغیر عزت دیدے پہلے یوں کہا اللہ بہت بڑے ہیں تو بڑائیوں کو اگر ایک دوسرے کی ملاتے چلے جاؤ کہ چیٹی اپنے بچوں سے بڑی ہے چلتے چلتے اسرافیلؑ تک لے جاؤ طاقت کے اعتبار سے شکل کے اعتبار سے جبرائیلؑ کا قد ساتوں زمین و ساتوں آسمان کے جتنا بڑا ہے نیچے سے لیکر چھوٹے سے بڑے ہوتے چلے گئے آج مقابلے میں بڑائی چھوٹائی چیزوں کے اعتبار سے بولی جاتی ہے خدا کے اعتبار سے نہیں بولی جاتی حقیقت کے اعتبار سے ایک اللہ بڑے ہیں اور سب چھوٹے ہیں یہ جو کچھ تمہارے سامنے ہے یہ سب کچھ اس بڑے سے ہوا ہے چھوٹے سے نہیں ہوا انبیاء جتنے ہوئے یہ سب اس بڑے سے ہو یا اور کسی سے نہیں ہوئے بڑے نے اسرافیلؑ کو اتنی طاقت والا بنایا سب کے بغیر محض اپنی قدرت سے یہ حالات جو تم دنیا میں دیکھ رہے ہو یہ حالات اسی بڑے نے بنائے ہیں آخر کیا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه**

ایک دن وہ بڑا اپنی بڑائی کو توڑنے پر آئے گا تب کوئی بھی نہ رہے گا وہ اکیلا رہ جائے گا یہ یقین بنانا ہے اس لئے سب کی بڑائی دل سے نکل جائے

یہ نہ کہا کرو کہ میرا تو بہت بڑا زمیں دارا ہے میں کیسے تبلیغ میں جاؤں ،ار ے ر تو اس
زمیں دارے کو بڑا کہہ رہا ہے ساتوں زمین و آسمان بھی بڑے نہیں پھر تیرا زمین دارا کیسے بڑا ہو گیا آج تو اس صدر و وزیر کو بڑا کہہ رہا ہے ،ار ے وہ ملک الموت بھی بڑا نہیں جو ان سب کی جان بیک وقت نکال لے گا ساتوں زمین و آسمانوں سے یقین کو موڑ کر اللہ کی بڑائی کو دل میں بٹھاؤ ہمیں اللہ اکبر ،لا اِلٰہ اِلّا اللہ، سُبحان اللہ، الحمدُ لِلّٰہ، کہنا آجائے بس ایک کی بڑائی دل میں بیٹھ جائے کہ اسی کے کرنے سے سب کچھ ہو رہا ہے
جبرائیل، اسرافیل، میکائیل، اور ملک الموت جیسے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو وہ کہتا ہے ملک الموت سے سب کی روح نکلوا لینے کے بعد اللہ اس سے پوچھے گا کہ اب کون بچا؟
ملک الموت بتائے گا کہ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ہم اور آپ اس سے کہیں گے کہ جبرائیل، اسرافیل، میکائیل کی بھی روح نکال لو وہ انکی بھی روح نکال لے گا پھر پوچھیں گے کہ اب کون بچا؟ وہ کہے گا کہ میں اور آپ اس سے کہیں گے کہ تو بھی مر جا تو وہ بھی مر جائے گا جسکے کہنے سے سب کچھ ہو رہا ہے صرف وہی بڑا ہے باقی سب چھوٹے اس یقین کو بنانے کے لئے ہمیں عمل دئے گئے ہیں کہ اللہ کے علاوہ سے ہوتا ہی نہیں ر میرے بھائیوں کمانا سیکھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ حکم پر چلنا سیکھنے کی چیز ہے اس کے لئے مسجد میں آؤ حکم کا یقین سیکھو مسجد میں آؤ اللہ کی صفات کا بیان سنو اگر اللہ کی بڑائی کو نہیں سنو گے کہ وزیر اعظم اتنے بڑے ہیں اور صدر صاحب اتنے بڑے ہیں جب کہ اصل میں یہ کیا ہیں اصل میں یہ منی کا قطرہ ہیں جو پھول کر اتنا بڑا ہو گیا ہے اور اس کے اندر خون، پاخانہ، پیشاب، بھرا ہے جو سب ناپاک ہے اس لئے مسجد میں آؤ جہاں بیٹھ کر اللہ کی بڑائی سنو تب اللہ کی بڑائی دل میں اترے گی نہیں تو بنے ہوئے کو بڑا سمجھتے رہو گے اور انکی کوٹھی پر جا کر ہاتھ جوڑو گے پر کون بڑا ہے یہ دھو کہ موت کے بعد کھل جائے گا اس لئے جنت، جہنم، تقدیر، پڑھ لو دنیا کا نظام پڑھ لو تب پتا چلے گا کہ اللہ کتنے بڑے ہیں جو لفظ اللہ نے اپنے لئے تجویز کیا تھا اللہ اکبر کہ اللہ ہی بڑے ہیں آج جب کہا جاتا ہے کہ تو اس کو پڑھ تو تو کہتا ہے کہ میں پڑھا نہیں ہوں جب کہا جاتا ہے کہ مسجد میں آکر اللہ کی بڑائی سن پر تو تو اللہ کو جانتا ہی نہیں ہے جو اللہ کو جتنا جانے گا اس کی اتنی ہی عجیب حالت ہو گی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اور جبرائیل چلے میں نے جبرائیل سے پوچھا پر وہ جواب نہ دیں انکے اوپر بہت بوجھ ہے کس بات کا؟
اللہ کی بڑائی کا پر اس بات کا سننا آج کون کرتا ہے کہ کسی سے نہیں ہوتا اللہ سے ہوتا ہے لیکن جب تمہاری دعوت چلے گی ایمان کی بات ایمان کی مجلس میں چلے گی علم کی بات علم کے حلقے میں چلے گی تنہائیوں میں اللہ کا ذکر ہو گا تو لوگ اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے پھر اس کے حکموں سے دل بستگی ہو گی

اس کے لئے یقین کو، علم کو اور دھیان کو لیکر نماز میں آؤ کیونکہ یقین، علم اور دھیان کے بغیر نماز ایسی ہے جس طرح بچوں کی موٹر ریل کہ چابی بھر کر چلے جب چابی جب چابی ختم تو یہ رکی کھڑی ہے بالکل ایسی ہی ہماری نماز کہ بچپن سے پڑھ رہے ہیں پر یہ سوچ سمجھ کر نہیں کہ دنیا کے مسئلے نماز سے حل ہوں گے جب آدمی مسجد میں آکر اللہ کی بڑائی سننے والا اللہ کی قدرت کو سننے والا بنے گا تب کہیں جا کر اسکی آنکھ کھلے گی آج عالتوں کی، کارخانوں کی، دکانوں کی، زمیں دارے کی بڑائی ہے اور انھیں کو سامنے رکھ کر عمل کرتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ خالی نماز سے کیا ہو گا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ خالی نماز سے کچھ نہیں ہو گا بلکہ

اللہ کو جان کر

یقین کو سیکھ کر

نماز کو جان کر

نماز کو سیکھ کر

اللہ کے دھیان کے ساتھ پڑھو پھر دیکھو نماز سے کیا کیا ہوگا

اللہ نے نماز تو بعد میں دی ہے اپنی بڑائی کا علم پہلے دیا ہے اللہ کی قدرت کی تعلیم اللہ کی صفات کی تعلیم اس کے رب ہونے کی تعلیم یہ ساری کی ساری چیزیں نماز سے پہلے کی ہیں تو نماز سے پہلے کی جو چیزیں ہیں ان کو چھوڑ کر جو نماز پڑھے تو یہی کہے گا کہ نماز سے کیا ہوگا

خدا کی عظمت وجلال خدا کے دھیان سے خالی ہو کر نماز سے کیا ہوگا؟

محمد ﷺ کے بتلائے ہوئے ظاہر و باطن کے اصولوں پر آجاؤ ظاہر میں حضور ﷺ والی شکل ہو اور باطن میں حضور ﷺ والی کیفیت ہو تو اب یہ خالی نماز نہیں بلکہ ایمان والی علم والی اور اللہ کے دھیان والی نماز ہے ایسی نماز کے لیے سب سے پہلے ایمان کو سیکھنا ہے ایمان کو سیکھنے کے لیے سب سے بڑا مقابلہ تبلیغ سے بنتا ہے کہ حج کا وقت تو مقرر ہے رمضان کا بھی وقت مقرر ہے نماز کا وقت مقرر ہے ان سب کے لیے پہلے سے انتظام کرے گا اچانک مقابلہ آکر پڑے گا جس کی پہلے سے خبر نہیں وہ ہے تبلیغ والا مقابلہ حج کے اعتبار سے ترتیب لگالے گا اصل مقابلہ جو آکر پڑے گا جب اس سے کہا جائے گا کہ تبلیغ میں چل اب ضد پڑے گی اس پر کہ سارا انتظام اس میں ٹوٹے گا مقابلہ تو اب ہوگا کہ ادھر بچہ بیمار ہو رہا ہے اور ادھر جماعت بن گئی کہ جماعت کو سنبھالنے والا کوئی نہیں اب یہ اس طرح کے بہانے بنائیں گے کہ کسی طرح جانا نہ پڑے اس طرح اس کی تبلیغ تو ہو جائے گی پر اس کے اندر ایمان نہ آئے گا کہ یہ اس طرح کہہ دے کہ کل کو چلا جاؤں گا تو کعبؓ کی طرح حال بن جائے گا یہ اچانک لاکر بات ڈالیں گے کہ منشی جی میرے پاس تو وقت نہیں جانے کا اور میری طبیعت بھی خراب چل رہی ہے اس کی ان باتوں سے ایمان نہ پیدا ہوگا

اگر تو ہی کمانے والا ہے کوئی اور کمانے والا نہیں ہے تو تیری ساکھ پر اب ضد پڑے گی اب مقابلہ آئے گا اس

لیے جب اللہ کی بات کان میں پڑ جائے تو کوئی چیز نہیں دیکھنی اللہ ہی کرنے والا ہے میری ترکیب و تدبیر سے نہیں ہوتا اللہ ہی پالنے والے ہیں اللہ ہی سے سب کچھ ہوتا ہے پر اس کے لیے چپہ چپہ کا مقابلہ کرنا ہوگا پھر اس مقابلے سے ایمان میں بھی کمال آئے گا اور اعمال میں بھی کمال پیدا ہوگا پھر رہتی دنیا تک عزت قائم رہے گی جب اللہ عزت وشہرت دیں گے تو اپنی بڑائی کے بقدر دیں گے اللہ بہت بڑے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی عزت آج تک چل رہی ہے پھر آخرت میں باقی رہنے والا نقشہ ہوگا اگر یہ راستہ سیکھنا ہے تو مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ اپنی زندگی کے اندر خود ایمان کو سیکھنے کے لیے اپنے اپنے نقشے سے مقابلے کے لیے تیار ہو جاؤ اس لیے کہ اللہ نے ایک راستہ وہ بتلایا جس راستے پر خدا نے زندگی کو بنانے اور کامیاب کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اور ایک راستہ وہ دکھلایا جس راستے پر خدا نے زندگی کو ناکام کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے مال کا راستہ ناکامی کا راستہ ہے اور دعا کا راستہ کامیابی کا راستہ ہے یہ دونوں راستے ایک دوسرے کے مقابلے پر ہیں

مال کا راستہ کیا ہے

کہ محنت کر کے آدمی مال حاصل کرے پھر اپنے گھر میں مال سے سامان بھرے اور سامان سے زندگی بننے کی امید کرے ذرا سوچو جب ساتوں زمین وساتوں آسمان کی کوئی قیمت نہیں تو گھر میں بھرے ہوئے سامان کی کیا قیمت ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ جھوپڑے کی کوئی قیمت نہیں ایسے ہی پارلیمنٹ کی بھی کوئی قیمت نہیں

دعا کا راستہ کیا ہے

تم دعا کے راستے پر محنت کرو اللہ نے جس کو بے قیمت کہا ہے اسکا بے قیمت ہونا تمہارے دل میں بیٹھ جائے اللہ نے بتلایا ہے محمد ﷺ کے اعمال قیمتی ہیں ان میں سے ایک ایک عمل پر اس ساری دنیا سے زیادہ انعامات ملیں گے یہ یقین سیکھو کہ یہ عمل قیمتی ہیں اب دعا کا راستہ یہ ہے کہ تم چیزوں کو اور مال کو عمل پر قربان کرنا سیکھو جس طرح ایک بوری گیہوں قربان کر کے مٹی میں ملاتے ہو تو ایک بوری کی سیکڑوں بوریاں بن جاتی ہیں یہ نمونہ ہے اگر تم چیزوں کو عملوں پر قربان کرنے والے بن جاؤ گے تو یہ کھیتی جو بے قیمتی ہے اور یہ گیہوں بھی بے قیمتی ہیں پر تم نے بے قیمتی کو بے قیمتی کے لیے قربان کیا تو خدا نے اس بے قیمتی چیز کو تمہیں دیکر تم کو بے قیمتی کر دیا کل کو گھر میں آگ لگ گئی قتل کے مقدمہ میں نام آ گیا، اب مانگو گے دعا پر تم نے چیز پر چیز قربان کیا ہے دعا کے لیے تم نے کیا کیا ہے؟ ہاں اگر تم چیز کو عمل کے لیے قربان کرتے تو دعا قبول ہوتی پیسے کو سچائی پر، امانت پر، انصاف پر، دیانت پر قربان کرو محمد ﷺ کے عمل حاصل کرنے کے لیے چیزوں کو قربان کرو اب تمہاری نگاہ میں پاخانے کی قیمت نہیں ہے تو پاخانے کو بدن پر ملنے والا کیسے قیمتی ہو جائے گا جسے دنیا سمیٹ لی وہ خود بخود بے قیمتی بن جائے گا ہم نے قیمتی عیزوں کو نثار کر کے بے قیمت کو اپنے چاروں طرف لپیٹ لیا تو آج ہماری حیثیت گر گئی

اس لیے جب اللہ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ مانو تو چیزوں کو عمل پر قربان کرنا سیکھو چیزیں چیزیں بنانے کے لیے نہیں ہیں چیزیں عمل بنانے کے لیے ہیں یہ چیزیں جنکو آج تم جانتے ہو انکی ہمارے اندر وقعت بیٹھی ہوئی ہے دنیا پر محنت کرتے کرتے اسکی وقعت اسکی حیثیت دل میں بیٹھ گئی ہے یہ ہمارے دل سے نکل جائے اور محمد ﷺ والے عملوں کی حیثیت دل میں آ جائے کیونکہ آج ہماری کشتی بھنور میں پھنسی ہوئی ہے اگر اللہ تھوڑا سا بھی ناراضگی کا اظہار کر دیں تو ساری دنیا ہلاک ہو جائے آج دنیا میں تخریب کا مادہ اور تخریب کے حالات بہت تیار ہو گئے ہیں اب مسئلہ لوہے، پیتل، اور سونے سے آگے نکل گیا ہے اس لیے تم دعوت کے ذریعے ایمان سیکھنے کی محنت کرو

بیٹھ کر سوچنے کے ذریعے ایمان کی محنت کرو

تعلیم میں اور اللہ کے ذکر میں رہو

قرآن کی تلاوتوں میں حدیث میں آئے ہوئے اذکار میں رہو

تواضع کی مشق کرو

جو بڑا بننے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے چھوٹا بنا دیتے ہیں اور جو چھوٹا بننے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بڑا بناتے ہیں یہ اللہ کے ضابطے ہیں پر ہم الٹی ہی چال چلتے ہیں جو خادم بنتا ہے اللہ اسے مخدوم بناتے ہیں جو مخدوم بننا چاہتا ہے اللہ اسے خادم بنا دیتے ہیں مکان بنانے پر ہم نے جان لگائی تو اسکی وقعت ہمارے دل میں ہے ایک بکری کے پالنے پر ہم نے جان لگائی تو اس کی وقعت ہمارے دل میں ہے پر ایمان سیکھنے کے لیے ہم نے جان نہیں لگائی اس لیے اسکی وقعت نہیں ہے جب تم سے کوئی مصیبتوں کا رونا رویا کرے تو اس سے کہہ دیا کرو کہ بھائی / دعوت کے ذریعے ایمان کو سیکھنے کی محنت شروع کرو خدا تمہاری مصیبتوں کو دور کر دیں گے آج تم یہ نہیں کر رہے ہو اسی وجہ سے مصیبتیں آ رہی ہیں میرے بھائیوں / جب تک زندگیوں کے بدلنے کا رخ نہیں پڑے گا اس وقت تک مسائل نہیں بدلیں گے اس لیے اپنی زندگی کو انبیاء والی محنت کی طرف موڑو اور دوسروں کی زندگی کو محنت کر کے موڑنے کی کوشش کرو / بس یہ بات ہر وقت یاد رکھنا کہ محنت کی قسمیں دو ہیں اور ہر قسم میں محنت کے دو درجے ہیں اور اللہ جل شانہ کے معاملات ہر قسم کے ساتھ جداگانہ ہیں ایک قسم تو وہ ہے جو اس وقت دنیا میں رائج ہے کہ پہلے درجے میں مال پر محنت کر کے

مال تک پہنچنا ہے

مال پر یقین کرنا

مال سے چیزیں حاصل کرنا

پھر چیزوں کو ترتیب دیکر چیزوں کے نقشوں سے پلنا

اس میں انسان کا یقین بھی مال ہی کا ہے ترتیب استعمال بھی مال ہی کے اعتبار سے ہے عمل کا معیار بھی مال ہی کے اعتبار سے ہے

یہ راستہ انتہائی رذیل انتہائی گھٹیا اور اللہ کے یہاں انتہائی مبغوض ہے اس راستے میں انسان کو دھوکہ یہ لگتا ہے کہ ہم کامیاب بن رہے ہیں اور آدمی اسی میں خوش ہوتا رہتا ہے اور رات دن اسی کی ترتیب پر چلتا رہتا ہے کہ جان لگا کر مال بڑھانا اور مال بڑھا کر نقشے بنانا جب انسان غلو کے درجے میں پہنچ جاتا ہے تو تمام عمل کا معیار غلط ہو جاتا ہے اور یقین کی تمام حدود بگڑ جاتی ہیں اب اس انسان پر حق تعالیٰ شانہ عذاب مصلت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے اسے کامیابی کے حقائق سے محروم کر دیتے ہیں عزت کی شکلوں میں اسے الجھا کر ذلت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اگر ان حالات کے بگڑنے سے اس کی آنکھ نہیں کھلتی تو اللہ جل شانہ اس کی چیزوں کو بگاڑتے ہیں

اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور سارے دانا انسان اسے پہلے درجے کی ناکامی کہتے ہیں لیکن یہ انسان شکلوں کی وجہ سے اس کو نہیں سمجھتا پھر اللہ جل شانہ اس پر دوسرا رخ لاتے ہیں کہ زمین ڈوب گئی بچے مرنے لگے کہ اب بھی اگر اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ اللہ کی طرف سے یہ حالات کے جھٹکے پر جھٹکے دیے جا رہے ہیں پر اس کا یقین بھی مال پر، ترتیب استعمال بھی مال ہی کے اعتبار سے، عمل کا معیار بھی مال ہی کے اعتبار سے، اور اسی میں یہ کوشش کرتا رہتا ہے تو پھر ناکامی والی موت آجاتی ہے اب قبر میں چیخیں مارتا ہے جس کو شرق سے مغرب تک کے سب جانور سنتے ہیں حشر کا تو اور بھی سخت منظر ہے آج ہر مسلمان ایک طرف تو قائل ہے ان ساری باتوں کا پر چل اسی راستے پر رہا ہے حالانکہ یہ راستہ غیر مسلموں کا ہے

دوسرا راستہ اس کے مقابلے کا جو اس سے بالکل الگ ہے اس راستے کا اس راستے سے کہیں جوڑ نہیں ہے کہ پہلے محنت کر کے ہدایت حاصل کی جائے اتنی محنت کی جائے کہ ہدایت مل جائے ہدایت مال کے مقابلے میں ایک مایا ہے اس مایا کو لینے کے لیے مال کی محنت کے مقابلے میں ہدایت کی محنت ہے ہدایت کے مل جانے کے بعد پھر ایک محنت کی جائے گی عمل پر جیسے مال کے مل جانے کے بعد محنت کی جاتی ہے چیزوں پر کہ باہر سے چیزیں لا لا کر گھر میں ڈالتے ہیں اور گھر والے بھی محنت میں لگ جاتے ہیں کہ

کپڑے سل رہے ہیں

بستر بن رہے ہیں

گوشت بھن رہا ہے

اسی طرح ہدایت ملنے کے بعد محنت کی جاتی ہے اعمال پر کہ چوبیس گھنٹے اپنے عمل ٹھیک کیے جاتے ہیں کہ مسجدوں کے، کمائی کے، عدالتی، معاشرتی، خلوت اور جلوت کے عمل ٹھیک کرنے پڑتے ہیں جب یہ عملی محنت پوری ہو جاتی ہے اور انسان سر سے لے کر پیر تک عمل کا معیار قائم کر لیتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے کامیاب کر کے دکھاتے ہیں کہ پھر اسے عہدے اور مال دیتے ہیں پر پہلا مقابلہ یہی ہے کہ مال کی محنت سے اپنے آپ کو نکال کر ہدایت کے لینے کے لیے محنت کی جائے

ہدایت کس کا نام ہے

کہ جو کچھ چیزیں مال میں دکھائی دیتی ہیں وہ ساری کی ساری چیزیں اعمال میں دکھلائی دینے لگیں اس کا نام ہدایت ہے ابھی تو ہم نے اپنی محنت کا میدان مال کو بنایا ہوا ہے مال پر محنت کرنے سے ہدایت نہیں ملے گی ہدایت تو ہدایت والی محنت کرنے سے ملتی ہے ہدایت کے ملنے پر ہی اللہ جلِ شانہٗ ہمیں مال بھی دیں گے چیزیں بھی دیں گے اور اسی محنت پر کامیابی دیں گے اس لیے وہ عمل جو ہدایت والے عمل ہیں جب ہم ان پر محنت کریں گے تب اللہ جلِ شانہٗ ہمیں ہدایت دیں گے سارا قرآن پڑھو کیونکہ قرآن ہدایت ہے یہ ہدایت کی کتاب ہے اس کے اندر جو بتلایا گیا ہیا گر وہ تمہارے دل میں آ گیا تو سمجھو ہدایت مل گئی اور اگر نہیں آیا تو نہیں ملی قرآن میں اول تو اقوال کے ذریعے سب کچھ اعمال میں بتلایا ہے

اقوال میں یہ بتلایا کہ

مال سے چیزیں نہیں ملتیں

چیزوں سے حفاظت نہیں ہوتی

چیزوں سے عزت نہیں ملتی اللہ جلِ شانہ ہی زندگی بناتے ہیں اور وہی بگاڑتے ہیں حفاظت وہی کرتے ہیں اور وہی مطمئن کرتے ہیں اللہ جلِ شانہ نے اپنے اقوال کے اندر پوری کی پوری کامیابیاں جو چیزوں میں نظر آتی ہیں وہ عمل میں بتلا رکھی ہیں پورے قرآن کے اندر اول سے آخر تک زندگیوں کا بنانا ،اور زندگیوں کا بگاڑنا ،خوشخبریاں اور دھمکیاں ہیں

اکثریت تھی پر عمل خراب تھے تو زندگی بگاڑ دی

صنعت والے تھے پر عمل خراب تھے تو صنعت والوں کو ختم کر دیا

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے عمل اچھے تھے تو انکو کامیاب کر دیا

نمرود کی حکومت کی زندگی کو کیوں بگاڑا؟ اس لیے بگاڑا کہ ان کے عمل خراب تھے

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی تشریف آوری تک ساری تاریخ قرآن میں بیان کی ہے کہ عمل سے کامیابی ہوگی چیزوں سے کامیابی نہیں ہوگی اس لیے ہدایت کو حاصل کرنے کے لیے محنت کرنی پڑے گی ایک محنت مال کی ہے اور ایک محنت ہدایت کی ہے جہاں دو کا مقابلہ پڑ جائے وہاں ہدایت والی محنت کر لو مال والی محنت چھوڑ دو جو بات قرآن میں ہے وہ بات ہمارے دل میں آئے جیسے مثال کے طور پر کہ طاقت انجیکشن میں ہے تو انسان طاقتور کیسے ہوگا؟ کہ انسان طاقتور تب ہوگا جب انجیکشن کی تکلیف اٹھا کر انجیکشن کی دوا اپنے اندر لے لے ،اب اگر یہ چارپائی پر پڑا پڑا یوں کہتا رہے کہ ہمارے پاس ہزار انجیکشن ہیں تو اتنا کہنے سے اس کے اندر طاقت نہیں آئے گی قرآن میں ہدایت ہے تو ہماری زندگی میں ہدایت کیسے آئے؟

ہماری زندگی میں ہدایت تب آئے گی جب ہدایت اندر لانے کی تکلیف ہم برداشت کریں جیسے انجیکشن لگنے کی تکلیف سے ہم الگ ہٹ جائیں تو دوائی اندر نہ جائے گی ،اسی طرح ہدایت کی محنت سے تکلیف ہو اور ہم بھاگ جائیں تو ہدایت نہ ملے گی ہدایت روشنی ہے روشنی میں ہر چیز صاف صاف دکھائی دیتی ہے کہ نماز سے ،سچ سے ،ذکر سے یوں کامیابی مل جائے گی ،انصاف سے ،دعا مانگنے سے یوں ہو جائے گا ،یہ سب پھر ہدایت کی روشنی سے دکھائی دیگا پیسے سے کچھ نہیں ہوتا توکل پر ،تقویٰ پر ،حق پر ،حق کی حمایت کرنے پر یہ ہوگا وزارت سے کچھ نہیں ہوگا یہ دکھائی دیگا

وہ دکھائی دے جوقرآن دکھا رہا ہےقرآن کی روشنی آپ کے دل میں ہو، آپ کو صاف صاف دکھائی دیتا ہو کہ چیزوں سے کچھ نہیں ہوتا اگر یہ بات آگئی تو سمجھ لو دل میں ہدایت کی روشنی آگئی اب یہ سارے برے اعمال چھوڑ کر، اچھے عمل کرے گا کہ عملی محنت جلدی جلدی ہوتی ہے جیسے ۱۰۰۰ روپے حاصل کرنے میں بہت دیر لگتی ہے پر سامان جلدی جلدی لاکر ڈال دیا جاتا ہے کہ بیگم صاحبہ نے کہا بازار سے سودا لا دو تو یہ محنت آدھا گھنٹہ، پندرہ منٹ میں ہوجائے گی اسی طرح ہدایت ملنے کے بعد جو محنت ہے وہ آسان ہے ہدایت ملنے کے بعد معاشرتی محنت میں بہت جلدی تبدیلی پیدا ہوجائے گی یہ ہے ہدایت پانے والے، جواتنی محنت کرلے جائے کہ آزمائشوں میں سے نکل جائے پر اس صفت کے ساتھ کہ جب مال کی محنت اور ہدایت کی محنت کا مقابلہ پڑے تو مال کی محنت کو چھوڑ دے،

ہدایت کی محنت کیا ہے؟ کہ ہدایت کی محنت کے لیے مسجدیں بنوائیں، مسجدوں سے انبیاء والی محنت میں انبیاء والی ساری برکات، انوارات، اور غیبی مددیں یہ سب کچھ ایمان کو سیکھنے اور سکھلانے والے ان عملوں پر ہیں جو ہدایت کے لیے دیے گئے ہیں کہ ایمان کی مجلس، علم کے حلقے، ذکر اور نمازیں جتنے ہمارے طبقات ہیں، مزدوری، ملازمت، حکومت کے، ان سب کے لیے پہلی محنت یہی ہے اور یہ ساری لائنوں میں چلنے کی گھٹی ہے اگر یہ گھٹی نہیں پی تو مال والی محنت کو مقدم کردیگا اور ہدایت والی محنت کو موخر کردیگا، وہ عمل جنکی محنت کرنے سے اللہ پاک آنکھوں کی روشنی عطا فرمائیں گے اور آنکھوں کو جو کچھ چیزوں میں دکھائی دے رہا تھا اب وہ سب کچھ اسے عملوں میں دکھلائی دے گا،

میرے بھائیوں، دوستوں! انسان کے پاس سب سے زیادہ سرمایا عمل کا ہے، یعنی عمل کی مقدار چوبیس گھنٹے میں جتنی انسان کی تیار ہوتی ہے اتنی کوئی چیز تیار نہیں ہوتی، دیکھنے، بولنے، سننے، میں اعضاء جوارے کے عمل، اب انھیں سب اعمال کے اعتبار سے یقین بھی تیار ہوتا ہے زندگیوں کا تعلق حقیقت کے اعتبار سے انسان کے اعمال سے ہے اور یہ انسان اگر عمل کی طرف التفات نہ کرے اور چیزوں کو سیمنے رکھ کر ان کے ہی اعتبار سے چلتا رہے تو عمل کا سرمایا بگڑ جاتا ہے پھر اس کے اعمال کی خرابی رنگ لاتی ہے کہ زندگیوں میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے گھر کا سرمایا ہاتھ سے جاتا رہتا ہے جیسے ڈاکہ پڑ جائے، فاقہ آجائے، بیماری ہوجائے وغیرہ اور کبھی یہ شکل ہوتی ہے کہ سب کچھ ہاتھ میں ہے پر نہ بیوی کے ساتھ مزا آتا ہے نہ بچوں کے ساتھ مزا آتا ہے اعمال کے بگڑ جانے پر زندگیوں میں بگاڑ آتا ہے اگر عمل کی طرف سے توجہ بالکل ہٹ جائے تو زندگی کسی نہ کسی وقت بگڑ کر رہتی ہے، ہاں اگر اللہ توفیق دیدے اور یہ بات سمجھ میں آجائے اور آدمی اپنے عمل بنانے میں لگ جائے کہ عمل ہی میرا ذاتی جوہر ہے اسے بنانا ہے اور خارجی نقشوں کو عمل کے سرمائے سے حیات دینا ہے، اب عزت سمجھے عمل کو، اصل قرار دے عمل کو، تو پھر عمل انسان کی ذات میں اثرات ڈالتا ہے اگر اثر طبیعت میں آرہا ہے تو اسکے اندرون میں خوشبو اور نور پیدا ہوتا ہے،

جب انسان کا عمل ٹھیک نہیں ہوتا تو اسکے اندرون میں بدبو پیدا ہوتی ہے، غفلت پیدا ہوتی ہے، انسان چیزوں کے بنانے میں چاہے جتنا محنت کرے، اتنی چیزیں نہیں بنا سکتا جتنے عمل بنا سکتا ہے کہ چاہے جتنے عمل بنائے اگر عمل بنانے پر آجائے تو ہر لمحہ اور ہر سانس آدمی عمل بنا سکتا ہے چیزیں مستقل نہیں ہوتیں، عمل مستقل ہوسکتا ہے آپ اگر کسی دوسرے ملک میں جانا چاہو تو آپ کی آنکھ پر کسٹم نہیں لگے گا، آپ کی زبان پر کسٹم نہیں لگے گا، آپ کے کان پر کسٹم نہیں لگے گا، پر چیزوں میں بہت سا حصہ وہ ہے جو آپ دوسرے ملک نہیں لے جاسکتے، مکان نہیں لے جاسکتے، کارخانہ نہیں لے جاسکتے، باغ نہیں لے جاسکتے، اور ۵۰۰۰ روپے لے جاسکتے ہیں باقی نہیں لے جاسکتے

اب آپ اگر اپنے عملوں کو لے جانا چاہیں تو پورے کے پورے بلا کسٹم ہر ملک کے اندر لے جاسکتے ہیں اگر عمل کے ذریعے انسان کامیابی لینا سیکھ جائے تو جہاں بھی جائے یہ مزے کی زندگی گزارے، شہروں میں ہوگا، جنگل میں ہوگا، جہاں ہوگا کامیاب ہوگا، قبر میں، برزخ میں، محشر میں

،کامیاب ہوگا انسان جتنے عمل بنا سکتا ہے اتنا کسی اور چیز کو نہیں بنا سکتا اور عمل کو لے کر جتنا پھر سکتا ہے اتنا کسی اور چیز کو لے کر نہیں پھر سکتا ہے انبیاء کی جو لائن ہے وہ ساری اسی کے لیے ہے کہ خدا عملوں پر زندگی کو بناتا اور بگاڑتا ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں اکثریت ڈوب کر ختم ہوگئی کیا سبب بتایا قرآن میں؟ کہ انکے عمل خراب تھے اکثریت کے پاس کشتیاں تھیں انکے پاس صرف ایک کشتی تھی جن کشتیوں میں خراب عمل والے تھے وہ ڈوب گئی اکثریت کے پاس لاکھوں باغات تھے وہ بھی ڈبو کر ختم کر دیے گئے، حضرت نوحؑ کے پاس ایک چھوٹی ناؤ تھی جو آج تک چل رہی ہے ہمارے پاس کوئی جائداد نہ رہے یہ ناکامی کی دلیل نہیں ہے اگر جائداد ہاتھ میں آجائے تو یہ کامیابی کی دلیل نہیں، عمل خراب ہونگے تو ہم ناکام ہونگے عمل صحیح ہونگے تو ہمیں کامیابی ملے گی،

قوم ثمود کے عمل خراب تھے تو قوم صنعت کاری میں ناکام ہوگئی ساری تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ چیز تقریب ہے عمل کی، عمل بنیاد ہے کامیابی یا ناکامی کا، عمل کے ہونے میں چیز کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے ہمارے پاس اگر روٹی نہیں ہے تو صبر کا عمل کریں گے اللہ سے روٹی پائیں گے اگر صبر نہیں ہے تو جلدی کمانے کے لیے قدم اٹھائیں گے روٹی ہے تو کھا کر باقی رکھ دیں گے یا تقسیم کریں گے چیزوں کا ہونا بھی تقریب عمل ہے عمل بن گیا تو کامیابی مل جائے گی یہ کائنات چیزوں کی مشین ہے اس کا موضوع چیزوں کو بنانا ہے دیکھنے میں یہ نظر آتا ہے کہ چھوٹی مشین یعنی یہ انسان بڑی مشین کے تابع ہے یعنی کائنات کی چیزوں کے تابع ہے لیکن حقیقت میں یہ بڑی مشین اس چھوٹی مشین کے تابع ہے اگر چھٹی مشین کے عمل بہتر ہو جائیں گے تو عمل کے اندر چیزوں کا وجود بھی بڑھے گا، حفاظت، طاقت، صحت، تقسیم، بھی بڑھ جائے گی یہ انبیاءؑ کی دعوت کا خلاصہ ہے

انبیاء تشریف لائے اور بتلایا عمل پر یہ ہوتا ہے کہ عمل کی خرابی پر زندگی بگڑتی ہے اور عمل کی صحت پر زندگیاں بنتی ہیں چیزوں کی مشین سے جو کچھ بن کر تیار ہوا وہ چیزیں ہاتھ میں ہیں اور انسانی مشین سے جو چیزیں تیار ہویں وہ خراب تو اب خدا زندگی بگاڑ کر دکھلائیں گے ایک طرف کائناتی مشین کے نقشے ہاتھ میں ہیں اور دوسری طرف انسانی مشین کے عمل تو جنکے عمل اچھے ہیں انکو کامیاب کر کے دکھایا اور جنکے عمل خراب تھے ان کی زندگی کو بگاڑا

اسی بنیاد کو ساری دنیا میں چلانے کے لیے بیک وقت محمد ﷺ کو، تمام زبانوں، تمام ملکوں، تمام کچے اور پکے مکانوں قوی اور کمزور کے لیے نبی بنا کر بھیج دیا اب اگر اس دنیا میں کامیابی، انصاف، رحم، اخلاق، محبت کی حقیقت، خون کی حفاظت کے مبارک دن کو دیکھنا چاہتے ہو کہ، سیلاب نہ آئے لہلہاتے باغات کو دیکھنا چاہتے ہو، پیداوار ہزاروں گنی بڑھ جائے تو عمل پر محنت کا میدان قائم کرو انبیاء نے کبھی چیزوں پر محنت نہیں کی بلکہ عمل پر چیزیں دلوا کر دکھلائیں حضرت سلیمانؑ نے عمل شے ملک لیکر دکھلایا کہ چھوٹی سی حکومت میں لمبا چوڑا خرچا کر کے عجیب قسم کے گھوڑے منگوائے پر ان کے دیکھنے میں ایسے مست ہوے کہ نماز کا بھی خیال نہ رہا اور نماز قضاء ہوگئی حضرت سلیمانؑ خلوت میں جا کر روئے کہ عمل مالک کی منشاء کے خلاف ہوگیا خدا نے سلیمانؑ کا قصور معاف کر دیا اب مانگو کیا مانگتے ہو؟ تو اے خدا ایسا ملک اور اسکی حکومت مانگتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملا ہو اور نہ بعد میں کسی کو ملے

اے ملک پرستوں! اور ملک کے دیوانوں! دیکھ لو اگر عمل کر کے ملک مانگیں تو ملک یوں ملتا ہے حضرت سلیمانؑ کا تخت جا رہا ہے پرندوں نے سایہ کر رکھا ہے ایک آدمی کی زبان سے نکل گیا، اللہ اکبر کیسی حکومت خدا نے دی ہے اس بول کی ہوا نے جاسوسی کی تو حضرت سلیمانؑ نے ہوا سے کہا میرا تخت اتارو اور اس آدمی کو پکڑ لاؤ، کیوں جی تم نے ہمارے بارے میں کیا کہا؟ حضور میں نے تو صرف یہ کہا کہ اللہ اکبر کیا حکومت ہے؟ تو فرمایا تو اس اللہ اکبر کہنے کو کیا سمجھتا ہے، خدا پاک کی قسم ایک دفعہ اللہ کہنے میں جو اجر ملتا ہے اور اللہ کہنے پر جو مزا آتا ہے، وہ اس ساری دنیا کی

حکومت میں نہیں،

حضرت ایوب علیہ السلام نے دکھایا کہ عمل پر گھریلو زندگی یوں بنتی ہے عملوا الاانسان جسنے اپنے عمل کا معیار اتنا قائم کرلیا ہو کہ ہر مشقت برداشت کرتا ہو لیکن عمل کو بگڑنے نہیں دیتا کہ بدن سے نکلے ہوئے کیڑوں کو بدن میں ڈالتے رہتے تھے کہ ہمارے خدا نے بھیجا ہے ایک دن روئے چیزوں پر کبھی نہ روئے ،جان کی تکلیف پر کبھی نہ روئے پر اس دن روئے جس دن کھٹکا ہوا کہ شیطان ہمارے یقین پر اور عمل پر ڈاکہ ڈالنے کھڑا ہو گیا،

ایک روایت میں یہ ہے کہ ان کی بیوی مزدوری کر کے لایا کرتی تھی شیطان نے سب کے گھروں میں جا کر کہدیا کہ اس کے شوہر کے بدن میں کیڑے پڑے ہیں اس کے آنے سے تمہارے گھروں میں بیماری نہ پھیل جائے تو اس پر انھیں کہیں مزدوری نہ ملی ،ایک دن حضرت ایوبؑ نے پوچھا اے بیوی روٹی کہاں سے لائی ؟بیوی رونے لگی اپنے سر سے دوپٹہ ہٹایا تو دو حصے بال غائب ،حضرت ایوبؑ رونے لگے ایک روایت میں یہ ہے کہ شیطان نے پچھلا سارا نقصان دکھلایا کہ یہ بلا اس وجہ سے آئی ہے کہ ایوب نے مجھے نہ مانا میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے اللہ کی طرح مانے میں یوں کہوں کہ تھوڑا سا مجھے بھی اس عالم کے نظام میں شریک کرلے تھوڑا سا میرے کہنے پر بھی عمل کرلے پر ایوبؑ نے سارے نقشوں کی ،چیزوں کی ،جان کی ،مال کی ،آل کی پرواہ نکال دی اس بے نیازی پر اللہ نے انھیں پہلا سارا نقشہ واپس کر دیا یا قائدہ ٹڈیوں کی شکل میں سونا برساتھا ایوبؑ حرص کرتے تھے کہ آپ کی نعمت کی قدر کرتا ہوں

میرے دوستوں !بغیر چیزوں کے عمل پر زندگی بنتی ہے اور چیزوں کے ہوتے ہوئے عمل کی خرابی پر زندگی بگڑتی ہے کہ چیزوں کے اندر قارون کو دھنسا کر دکھلا رہے ہیں

حضورﷺ کی دنیا میں تشریف آوری انسانیت کی محنت کے رخ کو موڑنے کے لیے ہے کہ آپ تشریف لائے ساری دنیا کے انسانوں کو عمل کی طرف موڑنے کے لیے اور اسی کے لیے مسجدیں بنائی گئیں یہ مسجدیں انھیں عملوں کے لیے بنی تھیں دنیا میں چاہے جتنے قسم کے آدمی بستے ہوں سب کے لیے ایک آواز اللہ اکبر یعنی جو کچھ تم دیکھ رہے ہو یہ سب کچھ چھوٹا ہے اس سے کسی درجے میں بھی کچھ نہیں ہوتا جو بڑا ہے اسی سے سب کچھ ہوتا اور ہر وقت اپنی ذات سے کرتا ہے پانی سے نہیں ہوتا بلکہ اس خدا کی قدرت سے ہوتا ہے جس خدا کی قدرت سے پانی بنتا ہے جہاں سے تم ہوتا دیکھ رہے ہو وہاں سے ہونے کا تعلق نہیں ہے یہ ہونا قدرت سے تعلق رکھتا ہے صفات کا صفات سے تعلق ہے ،پیدا کرنا صفت ہے پیدا کرنے کا تعلق اللہ کی قدرت سے ہے پیدا کرنے کی صفت چیزوں سے نہیں ہے پیدا کرنے کی صفت قدرت سے ہے چھوٹے سے کچھ نہیں ہوتا بڑا کرتا ہے وہ اپنی قدرت کی صفت سے بیمار کرتا ہے وہ اپنی قدرت کی صفت سے صحت دیتا ہے اپنی قدرت سے چاہے آگ میں جلائے یا اپنی قدرت سے چاہے آگ کو گلزار بنا دے تجارتیں ،مل ،وزارتیں ،ایٹم ،راکٹ ،بہت چھوٹا ہے اللہ بہت بڑے ہیں جو چھوٹا ہے اس سے ہوتا ہی نہیں جو بڑا ہے اس سے ہوگا ،اللہ احد ،اور تو اور سب اس کے محتاج ہیں اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے جو بڑا ہے اس کی تحقیق کرو کہ وہ کیسے کرتا ہے اس کے کرنے کے کیا ضابطے ہیں؟اس نے ضابطے بتلانے کے لیے حضرت محمدﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کہ،

وزیر کے ساتھ کس عمل پر کیا کریں گے؟

تاجروں کو کون سے عمل پر کامیاب کریں گے کون سے عمل پر ناکام کریں گے؟

کاشت کاروں کو کون سے عمل پر کامیاب کریں گے کون سے عمل پر ناکام کریں گے؟

باغات والوں کو کون سے عمل پر کامیاب کریں گے کون سے عمل پر نا کام کریں گے؟

اس کے بتلانے کے لیے اللہ نے محمد ﷺ کو بھیجا ہے آپ کا موضوع یہ نہیں تھا کہ سونے چاندی کو بتلائیں، کاشت کاری کو بتلائیں، کہ نہیں سونا ،چاندی، ہیرے، ماتی، کاشت کاری، اور باغات سے کچھ نہیں ہوتا تجھے جو کچھ ان چیزوں سے ہوتا نظر آرہا ہے یہ تیرے دیکھنے کا نقص ہے اور انسان کے اسی نقص کو دور کرنے کے لیے خدا نے محمد ﷺ کو بھیجا،

ایمان و عمل سے پلنے کا رواج نہیں

اس زمانے کے اندر ایمان وعمل سے پلنے کا رواج نہیں عام آدمی تو اس سے بہت دور ہے یہ بیماری تو دینداروں میں اور اچھے پڑھے لکھوں میں گھسی ہوی ہے، عام آدمی تو بیچارا دینداروں، اور پڑھے لکھوں کو دیکھتا ہے اور دیندار اور پڑھے لکھے یہ سمجھتے ہیں کہ

محنت سے پیسہ

پیسے سے چیزیں اور

چیزوں سے پلنا

یہ کہتے بھی ہیں کہ زندگی تو پیسوں سے بنے گی اور پیسے اپنے ذریعے سے ملیں گے بس یہاں سے بات بگڑی ہے ساری بات کا بگاڑ یہیں سے ہے، پرورش کا ہونا، چیزوں کا چیزوں سے ملنا پیسوں کا پیسوں سے ملنا، سب کا سب متعارف طریقوں (پہچانے ہوے طریقوں) سے ہو رہا ہے کہ جب تک پیسہ نہ ملے گا چیزیں نہ ملیں گی، چیزیں نہ ملیں گی تو حالات ٹھیک نہ ہوں گے،

انھیں خیالات نے ہمارے ایمان وعمل کو برباد کیا ہے ایمان وعمل تو وہ مخصوص طریقہ ہے جو اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے ملا ہے، حکومت، پیسے، زمین و آسمان کے مقابلے میں اللہ کی قدرت سے فائدہ لینے کے لیے ایمان وعمل ہیں اللہ کو قدرت ہے کہ بغیر محنت کے مال دیدیں، بغیر محنت کے چیزیں دیدیں اور بغیر چیزوں کے حالات کو دور کردیں،

،ہاں! ایمان وعمل وہ سرمایا ہے جس پر محنت کے بغیر پیسے ملیں

پیسے کے بغیر چیزیں دیدیں

کھانے کے بغیر پیٹ بھر دیں

پانی کے بغیر سیراب کر دیں

اللہ کو اس پر قدرت ہے اور اللہ کی قدرت کسی نقشے کی پابند نہیں ہے، اللہ کی قدرت آزاد ہے، نقشے اللہ کی قدرت کے پابند ہیں، حق تعالیٰ شانہ دن رات اپنی قدرت کو دکھلا رہے ہیں، کہ بنے ہوے کو توڑ رہے ہیں اور بے بنے ہو بنا رہے ہیں، انسان کو چاہیے کہ وہ دونوں طرف دیکھے ادھر بنتا دیکھے اور ادھر ٹوٹتا دیکھے ادھر نقشوں کے اندر بنی ہوی زندگی بگاڑ کر دکھلا رہے ہیں ادھر وادئی غیر زیزرہ میں زندگی کو بنا کر دکھلا رہے ہیں،

آج کوئی یوں کہہ رہا ہے کہ بچے بہت ہیں کھائیں کہاں سے؟

کوئی یوں رو رہا ہے کہ بچے بہت ہیں چیزیں کم ہیں،

کوئی یوں کہہ رہا ہے کہ چیزیں بہت ہیں پر کوئی اولاد نہیں ہیں،

یہ سب اللہ کے مظاہرے ہیں، یہاں قدرت دکھلائی ہے تدریزن (دھیرے دھیرے) پر قیامت کے دن ایک دم سے اپنی قدرت دکھلائیں گے

،یہاں بیس ہزار سال میں جتنے انسان بنے ہیں اس دن ایک حکم سے سارے انسانوں کو بنا کر کھڑا کردیں گے،ایک حکم سے سارے جانوروں کو بنا کر کھڑا کردیں گے،ایمان وعمل کی بنیا دکائنات سے استفادہ نہیں بلکہ قدرت سے استفادہ ہے،اس لیے اس کا یقین پیدا کرو کہ ایمان وعمل اللہ کی قدرت سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ ہیں پھر تمہاری اسی بات سے خوش ہوکر اللہ رب العزت اپنی قدرت کی انتہائی خوبی سے تمہیں پالیں گے پیسہ،مکان،ملک سامنے نہ رکھو جو تحت القدرت ہے،جس خدا کے بنانے سے زندگی بنتی ہے اس کو سامنے رکھو،اسی سے پلنے کا یقین کرو،

چیزوں کے ملنے کا،مال کے ملنے کا محنت کے متعارف طریقوں سے یقین نہ کرو،قدرت سے یقین کرو جب کسی کی جڑ اور گٹھلی کائنات میں نہیں تھی تو درخت کہاں سے آئے؟

جب جانور کی جنس نہیں تھی تو جانور کہاں سے آئے؟

ایمان وعمل کی جو بنیاد ہے وہ یہ ہے کہ کھیتی سے نہ ملے گا،اللہ کی قدرت سے ملے گا چیزیں ہوں گی تو خدا کی قدرت سے پلوں گا اور جب چیزیں نہ ہوں گی تو بھی خدا کی قدرت سے پلوں گا،

محنت سے پیسہ ملے گا،

پیسوں سے چیزیں ملیں گی اور

چیزوں سے زندگی بنے گی،

اس یقین نے آج خدا کی قدرت کو مقید (قید کرنا) کردیا ہے،اب خدا کی حکمت کا تقاضہ ہے کہ انسانوں کو دکھلائیں کہ میری قدرت مقید (قید کرنا) نہیں ہے جس پیسے سے سمجھتا تھا کہ چیزیں ملیں گی اس پیسے سے دکھائیں گے کہ چیزیں نہ ملیں گی کل جتنے پیسے میں چیزیں ملتی تھیں آج اتنے پیسے میں چیزیں نہ ملیں گی کہ ایک پیسے کی چیز دو پیسے کی ہوگئی،کمائی بگاڑ دیں گے یا کمائی چلتی رہے پر پیسے میں بچت نہ ہوگی،چیزیں ہیں پر انسان خوف زدہ،بیمار،ذلیل،پریشان حال،اللہ رب العزت ساری لائنوں میں جہاں جہاں اس نے خدا کی قدرت کو مقید(قید کرنا) قرار دیا تھا انھیں چیزوں میں اس کی پرورش بگاڑ کر دکھائیں گے،اس نے اللہ رب العزت کے بارے میں وہ بول بولا جس سے اللہ رب العزت پاک ہیں اللہ رب العزت پاک ہیں اس سے کہ انکا کوئی فعل کسی پر موقوف ہو نبی تک پر ہدایت موقوف نہیں،

حضرت ابراہیمؑ کو ہدایت کیسے ملی؟بغیر نبی کے واسطے سے،

حضرت موسیٰؑ کو ہدایت کیسے ملی؟براہِ راست آواز لگائی،اللہ کا فعل ہدایت دینے کا جبرائیل پر بھی موقوف نہیں،

آج جسے دیکھو پریشان ہے کہیں سکون نصیب نہیں خدا کو یہ دکھانا ہے کہ میں خدا ہوں،میں آزاد ہوں تو یہ اچھی طرح سے سمجھ لے کہ تجھے جو کچھ چیزوں سے ہوتا دکھ رہا ہے یہ چیزوں سے نہیں ہوتا ہے میری قدرت سے ہو رہا ہے اگر سمجھ میں آجائے تو راستہ موڑ لے پھر میں تجھے چکا دوں،

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ ہی پالنے والے ہیں ہم چیزوں سے نہیں پلتے وہ اپنی قدرت سے پالتے ہیں،اللہ حفیظ ہیں وہ لال قلعے سے حفاظت نہیں کرتے بلکہ اپنی قدرت سے حفاظت کرتے ہیں اگر چاہیں تو ماں کے پیٹ کے بغیر اور باپ کی صحبت کے بغیر پیدا کر کے دکھادیں،

اللہ کی صفات کا صفات سے جوڑ ہے،خدا کی صفات خدا کی صفات پر ہی لگے گی مخلوقات پر نہیں لگے گی،خدا حفاظت کرتے ہیں لال قلعے سے حفاظت نہیں کریں گے،ایک پتھر جو کسی کام کا نہیں تھا پر اس کی ایک شکل بنا کر مندر میں کرھ دیا اب یہ خدا ہوگیا کہ اب یہ بچہ بھی دیتا ہے،

شفا بھی دیتا ہے،

کاروبار بھی دیتا ہے،

مال بھی دیتا ہے،

کہ جب شکل نہیں تھی پتھر تھا تو اس سے کچھ نہیں ہوتا تھا اب شکل ہے اس لیے سب کچھ کرسکتا ہے، آج ماشاءاللہ تو نے پتھر کی دکان بنائی، جنگل کو کھیت بنایا، شکر کی دوا بنائی، تو اب ان سے سب کچھ ہونے لگا، میرے بھائیوں! اس دھوکے سے خود بھی نکلو اور دوسروں کو بھی نکالو یہ ایک زبردست محنت ہے، یہ کیا کہ گھر میں پیسے لیکر آئے چیزیں سجادیں کہ اللہ اب پالیں گے، نہیں! تجھے دھوکہ لگا ہے چیزوں سے پلنے کا، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو مخلوق سے نہیں پالتے ساری مخلوقات اللہ کی عیال ہے، ان کا کنبہ ہے، وہ ساری مخلوقات کو اپنی قدرت سے پالتے ہیں اسے یوں سمجھ لے کہ تو جو قدم اٹھاتا ہے خدا نہ چاہیں تو اٹھیگا نہیں، اب تم خود یہ بتلاؤ کہ اس یقین کو سیکھنے کے لیے کون کون تیار ہے،

جمعه بعدنماز فجر

۲۸/ ستمبر ۱۹۶۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم

میرے بھائیو اور دوستو! دو راستے ہیں دنیا میں محنت کرنے کے۔ ایک پر ہم محنت کر رہے ہیں دوسرا کہنے سننے میں آرہا ہے۔ ہمارا کہنے سننے کا راستہ الگ اور کرنے کا راستہ الگ ہے۔ ایک راستہ پر بہت محنت ہے اور ایک راستہ وہ ہے کہ اگر اس پر محنت کرے اور اس پر چلنے والا بن جائے تو ہمیشہ کے لئے نعمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دنیا میں بھی، مرنے کے بعد آخرت میں بھی۔ جو محنت چالو ہے اور جس سے زندگی بنتی نظر آرہی ہے جو لوگ اس سے ہاتھ کھینچیں گے اور اس راستہ پر قربانیاں دے کر محنت کریں گے تو وہ راستہ بھی چالو ہوگا۔ اس لئے ان آدمیوں کو جو حضور ﷺ کے لائے ہوئے راستہ کی محنت کریں تو ایک آدمی کو پچاس صحابہؓ کے برابر ثواب ملے گا۔ اس لئے ایک آدمی جب محنت کرے گا تو جتنی مدد دنیا میں پچاس صحابہؓ کے ساتھ آتی تھی اس ایک انسان کے ساتھ اتنی مدد آئے گی۔ انبیاء علیہم السلام، صحابۂ کرامؓ، اولیاء یہ تینوں ایک لائن کے ہیں۔ ان کے علاوہ سارے ایک لائن کے ہیں۔ یہ دو لائنیں ہیں۔ مسلمان جو ہے وہ نبیوں والی لائن کا انسان ہے۔ وہ دوسری لائن کا انسان نہیں۔ اس واسطے آج محنت غلط جگہ ہو رہی ہے اس لئے ایک طرف مصیبت بھگتتے ہیں اور پھر بھی اس راستہ پر اپنی محنتوں کو خرچ کر رہے ہیں۔ ہم اپنے راستہ کو پہچان نہیں رہے ہیں۔ محنت کرنا، یہ بہت بڑی بات ہے۔ ہمارے سامنے ہمارا راستہ نہیں رہا۔ مسلمان ہوتے ہوئے اس لائن پر محنت کر رہے ہیں جس لائن کو غرق کرانے، نیست و نابود کرانے اور جس لائن کے چلنے والوں کی شکلیں بدلوانے (انبیاء علیہم السلام) آئے تھے۔ کہ انسان ہوں سور، بندر بن جائیں۔ انبیاء علیہم السلام جس واسطے آئے تھے ہم اس لائن پر چل رہے ہیں۔ جس لائن پر اپنی زندگی بنا رہے ہیں اس سے اپنے آپ کو موڑنا اور انبیاءؑ والی لائن پر ڈالنا یہ ہے کامیابی کا راستہ۔ اچھا بھئی جو راستہ چالو ہے وہ سب کے سامنے ہے وہ ملک و مال کا راستہ ہے۔ پہلے محنت کرو۔ پھر حکومت یا حکومت میں سے کچھ حصہ حاصل کرو۔ محنت کر کے مال اور مال سے اپنی زندگی بناؤ۔ یہ نبیوں والا راستہ نہیں ہے بلکہ نبیوں کا راستہ کیا ہے کہ پہلے اللہ کی بڑائی اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کی چھوٹائی دل میں بٹھاؤ۔ محنت بعد میں کچھو۔ پہلے ساتوں زمین، آسمان کی حیثیت پہچان لو۔ اللہ کو پہچانو کہ اللہ کیسے ہیں اور زمین و آسمان کے اندر جتنے نقشے پھیلے ہوئے ہیں ان کو پہچانو تو انبیاء علیہم السلام والا راستہ کونسا ہوا اللہ کو پہچاننے والا راستہ۔ اب انبیاء کرام علیہم السلام جو راستہ لائے ہیں اس میں سب سے پہلے اللہ اور زمین و آسمان اور اس کے اندر کی چیزوں کو بتایا ہے۔ اور جس کو پہلا قدم نہیں آئے گا اس کے آخر تک کے سارے قدم خراب ہو جائیں گے۔ اب پہلا قدم کیا ہے؟

لاالٰہ الااللہ یہ سب کا بلاتفریق کلمۂ محنت ہے۔ محنت کا کوئی اور عنوان نہیں۔ یہ کیا ہے کہ ساتوں زمین و آسمان اور درمیان میں جو کچھ ہے اس سے کچھ ہوتا نہیں اللہ کرتے ہیں۔ جو سامنے ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ یہ سارے اللہ کے بنائے ہوئے ہیں اور اللہ نے اپنی قدرت سے اس سب کو بنایا ہے اور جب تک چاہیں گے باقی رکھیں گے اور جب چاہیں گے ختم کر دیں گے۔ خدا نے اپنی قدرت سے بنایا ہے، غلہ سے غلہ، بیج سے درخت، انسان سے انسان نہیں بنائے بلکہ جو کچھ بنتا ہے اللہ بناتے ہیں۔ علاوہ سے بنتے نہیں اور اللہ اپنی قدرت سے بناتے ہیں اور اپنی قدرت سے ہی توڑتے ہیں۔ ہم کیا سوچیں ہماری محنت سے بنائے ہیں۔ جانوروں سے جانور اور ماں سے بچے بناتے ہیں۔

اس کا مطلب اللہ محتاج ہوگئے اور اللہ تو پاک ہیں ۔وہ عاجز نہیں محتاج نہیں، زمین و آسمان جب نہیں تھے کیسے بنائے اپنی قدرت سے ۔ہر جنس کے پہلے کو اللہ نے اپنی قدرت سے بنایا ہے اور قدرت خدا کی صفت ہے جس طرح پیدا کرنا خدا کی صفت ہے اسی طرح قدرت بھی اسی کی صفت ہے اور وہ اس کے اندر موجود ہے ۔اللہ پیدا کرنا چاہیں گے، پیدا کئے ہوئے کو ختم کرنا چاہیں گے اپنی قدرت سے کردیں گے۔اللہ، ذلیل کرنا، نفرت دینا، پالنا چاہیں گے اپنی قدرت سے کردیں گے ۔ماں کے پیٹ اور منی کے قطرے سے نہیں بن رہا بلکہ اللہ کی قدرت سے بن رہا ہے ۔جب قدرت سے ہے تو قدرت ہر جگہ چلے گی ۔چاہے سے جو چاہیں بنادیں ۔چاہے سے جو چاہیں نہ بنائیں ۔آگے چل کر اس دنیا میں جو کچھ ہوگا وہ اللہ کی قدرت سے ہوگا ۔انبیاء کرامؑ گویا یہ کلمہ لائے ہیں کہ اللہ کی ذات کے علاوہ سے کہیں کچھ ہوتا نہیں ۔انہیں کی قدرت سے کسی نقشہ ملتا اور چھینتا ہے مال کے نقشوں میں پرورش ہوتی ہے اور پرورش بگڑتی ہے ۔لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کوئی شریک نہیں ہے ۔جو اللہ چاہتے ہیں ان سب کے بغیر کریں گے۔اگر تم آگ میں گر پڑو ۔مچھلی کے پیٹ میں چلے جاؤ ۔تم پر ہزاروں تلواریں پڑیں اور اللہ مارنا نہیں چاہیں تو تمہارا ایک بال بھی نہیں ٹوٹے گا ۔اللہ اپنی قدرت سے آزاد ہیں چاہے اپنی قدرت سے ان میں کرکے دکھائیں چاہے اپنی قدرت سے کہیں اور کرکے دکھائیں ۔لہٰذا اب بتاؤ کہ کامیابی کا کیا راستہ ہے ۔جس سے ہوتا نہیں اس پر محنت کرنا ۔مری بھینس سے دودھ نکالنے کی محنت کرنا ۔بھائی دودھ نہ نکلے گا ۔ایسے ہی جتنی محنت کی جائے وہ بیکار ہے ۔جب ملک و مال سے ہوتا نہیں تو ہم جو محنت کررہے ہیں یہ بیکار جائے گی ۔اور کل کو ایسے آدمیوں کو خون کے آنسو رونا پڑیں گے جنہوں نے ایسے پر محنت کی جس سے کچھ نہیں ہوتا ۔چاہے وزیر ہو، صدر رہو، غریب ہو، امیر ہو، خواہ کوئی ہو ۔آخرت کا بھی عذاب اور دنیا کی بھی مصیبتیں اور بلائیں ہیں وہاں پر محنت کرنا جہاں سے ہوتا نہیں اور وہاں محنت نہ کرنا جہاں سے ہوتا ہے ۔ملک کے کتنے دیوانے اگر ملک سے ہوتا ہے تو ملک سے کرکے دکھا، میں تو تیرے ملک میں بدحالی لارہا ہوں اگر تجھ سے ہوتا ہے تو خوشحالی لاکر دکھا ۔یہ ہے تمہارے ہندوستان کا حال ۔یہ جوتے اللہ کی قدرت سے پڑرہے ہیں اور اس وقت تک پڑتے رہیں گے جب تک یا تو یہ آدمی ختم ہو جائیں یا ان کی آنکھیں کھل جائیں ۔جو اس طرح محنت کریں گے وہ سب مصیبتوں کا شکار ہوتے رہیں گے ۔بس یہ ہے نبیوں والا راستہ اللہ کے علاوہ کہیں سے ہوتا نہیں ۔نہ سونے نہ چاندی، نہ ریشم نہ راکٹ سے ہوتا ہے ۔میاں کہیں سے نہیں ہوتا اللہ کی قدرت اور ان کے چاہ لینے سے ہوتا ہے ۔زمین و آسمان میں ایک چیونٹی کے پلنے اور بگاڑنے کا بھی تو سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ایک آدمی کی بھی موت و حیات کا عزت و ذلت کا سوال نہیں ہے بلکہ سارے مسئلے اللہ کی قدرت سے ہورہے ہیں ۔کوئی کرنے کے اعتبار سے شریک نہیں ۔وہ بغیر شرکت کے اپنے فیصلے اسے کرتے ہیں اور حکم دے دیتے ہیں وہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔جو وہ حکم دیں گے سب جگہ وہ ہوگا ۔تو گویا حکم سے ہوگا جن پر حکم آرہا ہے ان سے کچھ نہیں ہوگا ۔ساری باتوں میں اللہ کی تعریف کرنی پڑے گی ۔کہ اللہ نے کیا ہے ۔وہی موت و زندگی کا نظام دوسروں پر چلاتا ہے لیکن وخود کبھی نہیں سوتا ۔لہٰذا اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا ۔ساری خبریں اس کے ہاتھ میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور سارا کا سارا نظام اللہ کی قدرت سے ہورہا ہے اور جب چاہیں گے اس کو بدلیں گے اور کوئی طاقت اس کو بدل نہیں سکتی ۔سارے سلسلہ وجود کے ایک اللہ سے چل رہے ہیں ۔جن سے ہوتا نہیں وہ محنت کرنے سے تو آئی نا کامیابی اور جس سے ہوتا ہے وہاں محنت کرنے سے آئے گی کامیابی ۔جو یہاں سے کامیاب ہونے کی محنت کریں گے تو چاہے سو کیوں نہ ہوں وہ کام تو ہو جائیں گے اور وہ لوگ جو وہاں کامیاب ہونے کی محنت کریں گے جہاں سے کامیابی نہیں ملتی تو چاہے سارا ملک کیوں نہ بھرا ہوا ہو ناکام ہوں گے ۔صرف وہ کامیاب ہوں گے جو وہاں سے کامیابی لینے کی محنت کریں جہاں کامیابی ہے ۔نہ لڑیں گے، نہ جھگڑیں گے ۔وہ ان کو فائدہ پہنچائیں گے کہ یہ ہے انبیاء علیہم السلام والا راستہ ۔نوح علیہ السلام نے اس پر محنت کی تو خدا نے اسّی آدمیوں کو چھوڑا جنہوں نے اس پر محنت کی ان کو بچالیا اور ساری دنیا کو پانی سے بھر دیا ۔لہٰذا جب وہ کشتی دنیا میں آئی تو ساری دنیا ان اسی آدمیوں

کو ملی جنہوں نے اصل کامیابی پر محنت کی تھی ۔اب حکومت کیا کہے کہ مچھر مارو ۔پورا محکمہ اسی کے لئے ہے، اب دوائیوں کو چھڑکتے ہیں اس واسطے کہ ان سے نظام صحت خراب ہوتا ہے ۔بالکل اسی طرح جن کی زندگی خراب ہو اللہ ان کو بھی اسی طرح خراب کرتے ہیں کہ ان سے انسانی زندگیوں کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔کن انسانوں کو ختم کرتے ہیں جو وہاں محنت کر رہے ہیں جہاں کامیابیاں نہیں ہیں اور وہاں سے محنت نہیں کر رہے ہیں جہاں سے کامیابی آتی ہے ۔یہ ہے **لا الہ الا اللہ** جو اس سے خالی ہے ۔وہ خدا کے یہاں مچھ کی سی حیثیت رکھتا ہے ۔جس طرح ہمارے یہاں مچھروں کے نظام کی کوئی حیثیت نہیں اسی طرح ان انسانوں کے نظام کی خدا کے یہاں کوئی حیثیت نہیں ۔لہٰذا اب تمہارا کام یہ ہے کہ لوہے، پیتل، دواؤں اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اس کی تردید کرو کہ بھئی دکان سے نہیں ہوتا کیا کام کرتے ہیں صاحب، میں دکان کرتا ہوں ۔تو صاحب اللہ کرتے ہیں ۔آؤ فلاں علاقہ میں کلمہ پھیلائیں ۔صاحب دکان نہیں کروں تو کھاؤں گا کہاں سے ۔پہلے تو دکان کی تردید کر ۔اب کلمہ کی تردید کردی ۔میرے بھائی اس کو کلمہ نہیں کہتے اسی واسطے ساری آفت آرہی ہے ۔یہ نبیوں والا کلمہ نہیں بن رہا ۔ہاں اگر ایک ذرہ بھی آئے گا تو اللہ ایک وقت میں جہنم سے بچالیں گے لیکن آسمانوں سے پتھر اتریں اور بے کلمہ والوں کی زندگیاں ختم ہوجائیں یہ بات نہیں ہونے کی ۔جہازوں کو دیکھ کر، سونا دیکھ کر بھی یہی کلمہ ہو ۔ان سے نہیں ہوتا خدا کرتا ہے ۔اپنی بھی تردید ہو، میں نہیں کرتا، اللہ کرتا ہے ۔بیوی کہہ رہی ہے کہ کہاں جارہے ہو ۔تو کہہ میں نہیں کرتا اللہ کرتا ہے ۔ہر جگہ یہ بول ہو کہ اس سے نہیں ہوتا اللہ کرتا ہے ۔یہ کلمہ سیکھنا زیادہ لمبا چوڑا کام نہیں ۔کامیابی کے لئے لوہے، پیتل، فوجوں، ممبروں، وزارتوں کی جن سے نہیں ہوتا ضرورت نہیں ہے بلکہ ان کی تردید کی ضرورت ہے ۔کلمہ نبیوں والا تو ہے ۔یہ اس زمینداری، دکانداروں نے اس کو کاہیں میں ڈھال لیا ۔انہوں نے اپنے اپنے نقشوں میں اس کلمہ کو ڈھال لیا ہے ۔میری ملازمت، زمین، دکان، اس سے نہیں ہوتا اللہ کرتا ہے ۔صاحب کریں گے تو اللہ، کیسے کریں گے؟ بھئی اپنی قدرت سے کریں گے ۔یوں کہیں صاحب پیسے نہیں ہوں گے تو کیسے ہوگا ۔تو بھائی یہ تو غیر مسلموں والا خدا ہے ۔ہمارا خدا کسی کا محتاج نہیں وہ تو بے نیاز ہے جو کرے گا ۔ایک حکم دے گا سب ہوجائے گا ۔یہ ہے **لا الٰہ الا اللہ** ۔یہ سیکھنا پڑے ہے ۔زبان سے بولنے کو سیکھنا نہیں کہتے یاد رکھو ۔زبان کہے کہ زہر سے نہیں ہوتا دل کہے کہ کھاوں گا تو مرجاؤں گا تو کلمہ نہیں آتا ۔زبان بولے یا نہ بولے تمہارا دل کہے جو شکل سامنے دیکھی اس سے نہیں ہوتا ۔بس یہ چاہئے ۔گورنر صاحب، وزیر وصدر صاحب جو کامیاب بننا چاہے اس کو یہ کلمہ چاہئے کہ جتنی یہ شکلیں پھیلی ہوئی ہیں ان سے کچھ نہیں ہوتا ۔خدا کے فعل کو غیر پر موقوف کرتے ہو شرم نہیں آتی ۔خدا جو کچھ کریں گے قدرت سے کریں گے ۔پیدا کرنے والے ہیں قدرت کے ساتھ کہ صاحب زمین و آسمان نہیں ہوگا تو کیسے پیدا ہوگا ۔معلوم ہوا اللہ زمین و آسمان کے ساتھ پیدا کرتے ہیں ۔تو اہمیت زمین و آسمان کی ہے خدا کی نہیں ہے ۔

انبیاء علیہم السلام کلمہ لائے اور کہا شہروں میں پھرو اور آواز لگاؤ اور اتنی آواز لگاؤ شکل سے نہ ہونے کی کہ تردید دل میں بیٹھ جائے ۔ جب تمہاری زبان کہے کھیتی سونے دکان سے نہیں ہوتا اور دل بھی یہ کہے تو آگیا کلمہ اور یہ کلمہ ساتوں زمین و آسمان کی کنجی ہے ۔مال سے، مالدار سے، ملک سے، ملک دار سے، زمین سے، زمیندار سے نہیں ہوتا اللہ سے ہوتا ہے ۔میاں کسی سے نہیں ہوگا اللہ کرتا ہے ۔ساری دنیا اسے روک نہیں سکتی جو اسے کرنا ہے اور جو اسے کرنا نہیں ساری دنیا اسے کر نہیں سکتی ۔یہ ہے **لا الٰہ الا اللہ** ایک دفعہ تو یوں کہا کہ اللہ کریں ہیں اور سو مرتبہ یوں کہے میاں کھیتی دکان نہیں ہوگی تو کیسے ہوگا ۔اس طرح سو برس بھی کلمہ نہیں آئے گا ۔میرے صاحبزادہ جب دوسروں کی دکان کی تردید کرو تو اپنی دکان کا بھی خیال کرلیا کرو ۔یہ نہیں کہ چلہ ختم ہوگا تو اپنی دکان کی خبر لوں گا ورنہ وہ خراب ہوجائے گی ۔زمین سے دکان سے نہیں ہوتا اللہ کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے قدرت سے کرتا ہے ۔زمین و آسمان تو بنا ہوا ہے ۔بنا ہوا اور ہے قدرت اور ہے ۔بنے ہوئے کو توڑے گا ۔قدرت آزاد ہے ۔قدرت کرے گی محنتوں کی بابت نہیں آپ ملک پیسے حاصل کرلیجئے ۔اللہ کو دینا ہوگا تو دیں گے ورنہ نہیں دیں گے اور دے کر چاہیں زندگی

بگاڑدیں یا بنادیں۔ اب ایک تو **لاالہ الااللہ** کی آوازیں لگانی پڑتی ہیں اور اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم جو آواز لگا رہے ہیں اس پر لوگ اٹھ جائیں۔ یہ ایک محنت ہے۔ زبردست محنت ہے۔ اب اس محنت کو کرتے پھرو اور محنت کرتے کرتے کم از کم تم تو بدل جاؤ۔ یہ نہیں کہ سب کا یقین بدل جائے تب ہی کچھ ہوگا لیکن نہیں اگر تیرا یقین ٹھیک ہوگیا تو تو ہی بچے گا اور سب بگڑیں گے۔ کلمہ محنت کرنے کا ہے اس کے واسطے ایک کام یہ دیا کہ جب تک کلمہ کی حقیقت آئے تو اس وقت تک تم یہ نہ سمجھو کہ تمہیں دکانیں، کھیتیاں کرنی ہیں جب تک کلمہ نہ آجائے اس وقت تک کبھی نہیں کرنا۔

مولوی صاحب انسان صورت کی خوف مائل ہوا کرے ہے، کوئی صورت بھی تو بناؤ، اچھا بھی صورت بھی لے لو نماز، نماز پڑھ اور اللہ سے مانگ، کلمہ والا یقین دل میں ہو اور محمد ﷺ نے طریقہ کے مطابق تیری ہو جائے نماز، کلمہ نماز سیکھ۔ اب سارے مسئلوں کے واسطے نماز ہے۔ روٹی، کامیابی مقدر کی چاہئے تو نماز پڑھ کر اللہ سے مانگ۔ وکیل کے پاس نہ جا۔ نماز پڑھ اللہ سے مانگ۔ یہ صورت جو نوح علیہ السلام نے اختیار کی۔ کلمہ کی محنت اور کلمہ کا یقین دل میں آیا۔ اب دعا مانگی کہ اللہ انہوں نے بہت ستایا اب تو انہیں تو ختم کر اور ہم کو باقی رکھ۔ اب اللہ نے آسمان کو بھی ایسا کر دیا کہ اس طرح پانی نکل رہا تھا جیسے پرنالوں سے نکلتا ہے اور زمین سے بھی اسی طرح پانی نکل رہا ہے جیسے سمندر سے نکلتا ہے۔ یہ تھا کلمہ نماز کا کمال۔ سارے احمق آج جس کی توہین کر رہے ہیں۔ جہاں جاؤ کہ مولوی صاحب صرف کلمہ نماز کی بات کر رہے ہو کچھ اور بھی تو ہونا چاہئے۔ اس احمق اور احمق نشین کو کیا معلوم اس نے کبھی سجدہ تو کیا نہیں۔ ان سب کا جواب اس کے ذمہ ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کا قائل ہے اور جواب یہ ہے کہ ہم کرا کر دکھائیں۔ تمہیں دکانوں اور کھیتوں کی لگ رہی ہے یہاں حضرت ﷺ کو اور انبیاء علیہم السلام کو بیوقوف بتایا جا رہا ہے۔ تمہیں بتاؤں کیسے توہین ہو رہی ہے۔ یہاں عرس ہوا، وزیر کو بلایا اور خوش ہو رہے ہیں کہ صاحب ہماری مجلس میں زینت ہوگئی۔ میرے عزیز! ایک مجلس میں گدھا آنے سے رونق گھٹتی ہے بڑھتی نہیں ایک انسان، دل میں کلمہ نہیں، اللہ کے یہاں پاخانہ سے بھی زیادہ پلید ہے۔ اس وزیر کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ بزرگ کی مجلس کی زینت بڑھ گئی۔

میرے عزیز! یہ تو اولیاء کی توہین ہے۔ کلمہ نماز کی توہین سارے اولیاء کی توہین ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کو کلمہ نماز نے ابو بکرؓ بنایا ہے۔ معین الدین چشتیؒ کو کلمہ نے خواجہ معین الدین چشتی بنایا ہے۔ یہ تو منی کے قطرے تھے۔ ہم تو جب جانتے کہ یہ کلمہ نماز نہ سیکھتے اور پھر بن کر دکھاتے ولی۔ تو بھی کیا ہم تم کسے کہہ دیا ہے کہ شیطان بنو ولی نہ بنو۔ ولایت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی زندگی ولی بنانے والی ہے۔ ساری شکلوں کو لات مارو اور **لاالہ الااللہ** کی شکلوں میں لینا طے کرلو اور اللہ سے کہو کہ اللہ وہی نماز سکھا جو حضرت ابو بکرؓ اور اولیاءؒ کو سکھائی تھی۔ جب کلمہ نماز نہ ہوگا تو ڈوبنے سے کیسے بچے گا۔ اگر آج ملک میں جنگ چھڑ جائے، بم پڑنے لگ جائیں تو بتا کہ ملک و مال سے خالی کیسے بچے گا۔ امریکہ اور روس آج جو خدا بنے بیٹھے ہیں جب وہ ان آگوں سے نہیں بچ سکتا جو جنگ سے لگے گی تو اسے ان کے پرستار ان کے پوجنے والے تو کیسے بچے گا خالی ملک و مال سے۔ اگر تو یہ نہیں جانتا کہ کلمہ نماز سے سب کچھ ہو جائے گا تو تو کچھ نہیں جانتا۔ میرے عزیز کلمہ نماز کے بغیر تو کچھ نہیں ہوتا لیکن ملک و مال کے بغیر سب کچھ ہوتا ہے۔ یوں بتا کہ تو مر گیا تو ملک و مال سے کیا ہوگا۔ کلمہ نماز سے تو قبر کے عذاب سے بچ جائے گا یا نہیں۔ جہنم سے بچ جائے گی یا نہیں۔ اگر تو نے یہ کہہ دیا کہ کلمہ نماز سے کیا ہو تو کہیں کل اللہ بھی یوں نہ کہہ دیں کہ تو ہی کہا کرتا تھا کہ کلمہ نماز سے کیا ہو جا دوزخ میں جا تیرے کلمہ نماز سے واقعی کچھ نہیں ہوتا۔ پہلے کلمہ نماز سیکھ لے۔ کلمہ ہے یہ کہ جو کچھ شکلیں ہوں ان کی تردید دل میں بیٹھ جائے کہ ان سے نہیں ہوتا۔ کائنات اور کائنات کے اندر کی شکلوں کی تردید بیٹھ جائے تو ہمیں کیا کرنا پڑے گا اور پھرنا پڑے گا۔ زبان تو نفاق کی جگہ ہے۔ زبان بولتی ہے دل نہیں بولتا نفاق ہے۔ زبان نہیں بولتی دل بولتا ہے تو ایمان ہے۔ زبان بھی بولتی ہے دل بھی بولتا ہے تو بھی ایمان ہے۔ زبان

بولتی ہے کہ میری محنت سے مال سے نہیں ہوتا تو آتا ہے کلمہ۔ تردید کرو اس سے نہیں ہوگا اللہ کریں گے۔ چاہیں گے پیسے سے کریں گے چاہیں اس پیسے کے بغیر کردیں گے۔ ان کا فعل کسی چیز پر موقوف نہیں۔ کتنے ہی وزیر ہماری نظروں کے سامنے اسپتالوں میں سڑسڑ کے مرے ہیں۔ سارا ملک انہیں روک نہیں سکا۔ میاں کارخانہ بنالو کامیاب ہوگے۔ تم کہو کہ کارخانہ سے کیا ہوگا۔ یقین ٹھیک کرو اللہ کرتا ہے۔ عمل ٹھیک ہوں گے اللہ کر دیں گے۔ یہ نہیں کہ صاحب ہاں کارخانہ ہونا چاہئے اس سے یہ ہوجائے گا۔ مندر میں پہنچے مندر والی بات، گرجا میں گرجا والی بات کہہ دی اس سے کلمہ نہیں آئے گا۔ بلکہ ہر جگہ یہ ہو اس سے نہیں ہوتا اللہ کرتے ہیں۔ وہ قومیں ابھریں گی جن کے وہ ابھرنے کا فیصلہ کرے گا، لوٹیں گی جن کے وہ لوٹنے کا فیصلہ کرے گا۔ نبیوں والا راستہ ہے یہ وہ کبھی ملک میں مال میں نہیں گھسے۔ انہوں نے یوں کہا کہ مال والوں مال اس طرح خرچ کرو ورنہ برباد ہوجاؤ گے۔ یوسف علیہ السلام نے یوں نہیں کہا تھا کہ تمہارے ملک سے ہوجائے گا بلکہ انہوں نے یوں کہا تھا کہ اگر تم اپنے ملک کی فلاح چاہتے ہو تو میں ایک کو سامنے رکھ کر اس کے مطابق ملک کو چلاؤں گا پھر تم قحط سے بچ جاؤ گے۔ ارے نبیؑ تو بڑی چیز ہے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی ملک و مال نہیں چاہا۔ انہوں نے ملک کو خطرہ سے نکالنے کے لئے کہا تھا کہ ملک کو میرے ہاتھ میں دو میں صحیح طریقہ پر چلاؤں گا۔ تم خطرہ سے بچ جاؤ گے۔ نام حضرت یوسف علیہ السلام کا رکھیں کہ وہ بھی تو وزیر اور بادشاہ بنے تھے اور ان کے کلمہ کا مذاق کلمہ کی قدرت والے کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جس وزارت اور بادشاہت پر بیٹھ کر ان کے کلمہ کا مذاق خود اڑائیں۔ یا بیٹھ کر اس کا مذاق سنیں اس وزارت کا اس وزارت سے کیا تعلق۔ ہمیں تمہیں یہ جذبہ بنانا چاہئے کہ ہم تو کلمہ چاہتے ہیں ملک و مال نہیں چاہتے۔ یہ رہے یا نہ رہے ہمیں تو یہ ہے کہ کلمہ نماز پھیل جائے اور دل میں آجائے۔ ان ہی دو پر ساتوں زمین و آسمان کا زوال ہے۔ جب کلمہ نہیں رہے گا سب ختم ہوجائے گا۔ تم تو اپنی چھوٹی چھوٹی دکانیں لئے پھر رہے ہو کہ یہ ختم نہ ہوجائیں۔ میں کہوں کہ پورا ملک بھی ختم ہوجائے تو پرواہ کی بات نہیں کلمہ نماز آجائے۔ جس کے اوپر کے یقین کو ایمان کہتے ہیں وہ ہمارے کان سن رہے ہوں اور ہمارے دل میں یہ بیٹھے۔ ایک طرف دعوت ہوگی ایک طرف علم کے حلقے ہوں گے۔ علم کا ہے کا کہ کلمہ سے کیا کیا ہوسکتا ہے۔ ابھی تو جہالت جاتی ہے، علم تو جانا ہی نہیں۔ لمبا چوڑا علم نہیں، بس کلمہ کا علم اور نماز کا علم۔ ہمیں علم چاہئے تردید کا اور اعمال کا۔ اور پھر ذکر کرو خوب یہاں تک کہ اللہ کا دھیان رہ جائے۔ باقی سب کا دھیان نکل جائے۔ اب کیا ہے کہ ذرا سفید چمڑی کی عورت، ذرا پستان ابھرے ہوئے ہوں یہ پتہ نہیں کہ کتنا گو بھرا ہوا ہے۔ پیشاب بھرا ہوا ہے۔ زنا بھرے ہوئے ہیں، کتنے عاشقوں کے قتل بھرے ہوئے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں بس ذرا سفید چمڑی دیکھی اب جہاں جا رہے ہیں اس کا خیال ہے۔ اب نماز میں بھی یہ خیال ہے۔ نماز میں کہاں ہے خدا کا دھیان۔ یہ کہاں ہے خدا کی نماز۔ یہ تو گدھوں کی نماز ہے۔ گدھوں کا دھیان ہے تجھ کو۔ بس اس واسطے ذکر کرو خوب۔ پھر خدا کا ہی دھیان ہر جگہ آئے گا۔ دیکھنے میں بھی خدا دھیان آئے گا۔ جب کسی عورت پر نگاہ پڑے تو تیرے اندر دھیان آئے منی کا قطرہ ہے۔ پتہ نہیں کتنی خرابیاں بھری ہوئی ہوں گی۔ اگر بہت زیادہ نیک سیرت بھی ہو تو یوں سوچ لے کہ کیوں دیکھوں۔ دیکھنا حرام ہے۔ میں تو جنت میں حوریں لوں گا۔ ایک وزیر آرہا تھا۔ سب استقبال کر رہے۔ ایک دل جلا کھڑا تھا جسے نماز اور کلمہ آگیا تھا۔ ایک بادشاہ اپنی خوبصورت عورت سے صحبت کر رہا تھا۔ ا: ینہ ڈھکنا بھول گیا۔ بادشاہ کی نگاہ پڑی تو ہیئت سے ایسی طبیعت خراب ہوئی کہ مرتے مر گیا صحبت نہ کی۔ بادشاہ نے کہا اے مرد مومن، سب نے مجھ کو دھوکہ دیا تو نے ہی مجھ کو پہچانا اور کہہ کر اس کے پیر پکڑ لئے۔ یہ کاریں پر پکڑے پیر کیا مالدار کو دیکھ کر خدا کا دھیان آیا تو میرے عزیز ذکر اور اللہ کے دھیان پر یہ سارے وزیر تیرے پیر پکڑیں گے۔ نماز آتا نہیں لیکن آنا بہت آسان ہے۔ چار چھ آٹھ مہینے اس طرح لگا دو کہ کلمہ نماز آجائے۔ پھر اپنی لائنوں میں چلو۔ ملے تو دکان سے نماز تھی اور اب نماز سے دکان ہے۔ جب میں کمائی میں رہتے ہوئے کمائی کی تردید کرتا رہوں گا کہ یہاں خدا کے کلمہ کی وجہ سے بیٹھا ہوں۔ جب خدا کا دوسرا حکم آئے گا اس وقت چل دوں گا۔ آگئی اذان کی آواز، لو دیکھو خدا

کا حکم آ گیا میں چلا۔خدا پرورش کرتے ہیں۔پھر قرآن وحدیث پیسے کے ساتھ لیجئے کہ کہاں پر کتنا خرچ کرنے کو بتایا ہے۔جتنا خود پر بتایا وہ خود پر۔بیوی بچوں کا ان پر غریبوں، مسکینوں محتاجوں، بیواؤں کا ان پر خرچ کرو۔پیسہ خرچ کر علم کی صورت کے ساتھ۔آگے چلو تم کسی کے نہ بنو اللہ کے بنو۔اب دنیا میں جو تمہاری زندگی گزرے خدا کے بندے ہونے کی حیثیت سے گزرے۔ہم مسلمانوں کے طرفدار نہیں یا د رکھو۔کس طرح جس طرح آج پارٹیوں کی طرفداری ہے کہ اس میں پارٹی کا مفاد ہے۔سب پارٹیوں نے مفاد کی سوچی اور آج ہر پارٹی ظالم ہے۔کبھی ہم ملکی، غیر ملکی کی، کبھی یہودی کبھی نصاریٰ کی، کبھی مسلم کی کبھی غیر مسلم کی طرفداری کریں گے۔کسی ایک کی طرفداری نہیں کرنی۔اگر ظالم مسلمان ہے تو غیر مسلم کا ساتھ دینا ہوگا۔اگر ملکی ظالم ہے تو غیر ملکی کا ساتھ دینا ہوگا۔یہ دیکھئے کہ ظالم کون ہے اس مسئلہ میں اور مظلوم کون ہے۔مظلوم کا ساتھ دینا اور ظالم کا مقابلہ کرنا ہے۔اب دنیا کھینچے گی کلمہ نماز کی طرف اور جو نہیں کھنچے گا وہ اپنے آپ ختم ہوتا چلا جائے گا۔بڑی بڑی حکومتیں ہوں گی انہیں خدا مچھروں کی طرح برباد کریں گے۔اگر بڑے بڑے مالدار ہیں ان قارون کی طرح خدا زمین میں دھنسا کر دکھائے گا۔

☆☆☆

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد

یکم ربیع الاوّل ۱۳۸۴ ہجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

میرے عزیزوں اور دوستوں! اللہ رب العزت نے انسانوں کی دنیا و آخرت کی کامیابی اور نا کامی کے لیے کچھ اصول اور شرائط طے کر دیے ہیں جو انسان اصول اور شرائط کو پورا کریں گے وہ کامیاب ہوں گے اور جو انسان ان اصول اور شرائط کو نظر انداز کر کے زندگی گزاریں گے وہ نا کام ہوں گے، اللہ کے طے کیے ہوے ان اصول اور شرائط کا تعلق انسان کے جسم کے اعضاء سے ہے کہ اس کی آنکھ، کان اور زبان ان سب کا تعلق اصول اور شرائط سے ہے انسان دنیا کے چاہے جس شعبے میں جائے یہ وزیرِ اعظم ہو یا لکھپتی یا کروڑپتی ہی کیوں نہ ہو یہ کتے کے جنس میں داخل نہیں ہوگا انسان ہی رہے گا اگر یہ چاند پر جا کر رہنے لگے تو بھی یہ انسان ہی رہے گا، اس کی کامیابی اور نا کامی کا فیصلہ انہی اصول اور شرائط پر ہوگا جسے اللہ نے اس کے لیے طے کر دیا ہے،

اس کی عزت یا ذلّت کا فیصلہ،

اس کے نقشوں کی کامیابی یا نا کامی کا فیصلہ،

ان سب کا تعلق اصول اور شرائط کے ساتھ زندگی گزارنے اور نہ گزارنے پر ہے، اگر انسان دنیا کے ہی نقشے بنانے میں لگا رہے اور زندگی گزارنے کے جو اصول اور شرائط ہیں ان کی تحقیق کیے بغیر ان اصول اور شرائط کے خلاف زندگی گزارتا رہے تو یہ دنیا کے جس نقشے میں بھی ہوگا وہاں نا کام ہوگا،

دنیا کے تمام انسان، انبیاء، صحابہ، اولیاء، مشائخ، اور مریدین سب اسی ضابطے میں آتے ہیں، ہر انسان کے وجود میں دیکھا جایے گا کہ اس نے کون سے اسباب اختیار کیے ہیں کامیابی کے یا نا کامی کے؟ اگر یہ اپنی ذات میں کامیابی کے اسباب لیے پھر رہا ہے تو گدھے پر، اونٹ پر، کھچر پر بھی کامیاب، اور اگر نا کامی کے اسباب لیے پھر رہا ہے تو راکٹ میں، جہاز میں، موٹر میں بھی نا کام، اللہ پاک نے کامیابی کے اسباب سارے انسانوں کو برابر دیے ہیں اور جن نقشوں سے کامیابی، نا کامی کا کوئی تعلق نہیں ہے وہ انسانوں کو کم یا زیادہ دیے ہیں، آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پیر، روح اور شرمگاہ سب کو برابر دیے ہیں یہ سارے اسبابِ عمل اللہ نے انسانوں کو برابر تقسیم کیے ہیں، انسانی سرمایا جتنا ملک کے صدر کے اندر ہے اتنا ہی سرمایا جیل خانے میں بند مجرم کے اندر بھی ہے، حقیقت اور واقعات کے اعتبار سے کامیابی کے اسباب انسانوں کو برابر دیے ہیں جیسے،

دو آنکھیں فقیر کے پاس بھی ہیں اور بادشاہ کے پاس بھی،

ایک زبان تاجر کے پاس بھی ہے اور کاشت کار کے پاس بھی،

دو کان مزدور کے پاس بھی ہیں اور مالدار کے پاس بھی،

اگر انسان اپنی ذات کے سرمایوں کو ذائع کرے گا تو اگر وزیرِ اعظم بھی ہوگا اس کے سر پر جوتے پڑیں گے اور اسے آگ کا بھی شکار ہونا پڑے گا آج انسان جن مصیبتوں اور بلاؤں کا شکار ہے وہ دھوکے کی محنت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہے انسانوں نے آج کامیابی نقشوں میں قرار دے

رکھی ہے خود اپنی ذات میں نہیں، بس یہی ان کی سب سے بڑی حماقت ہے،

نا کامی کی محنت

میرے عزیزو! ایک محنت نا کامی کی ہے اور دو محنتیں کامیابی کی ہیں، نا کامی کی محنت یہ ہے کہ انسان رات، دن نقشے بنانے میں لگا رہے کہ حفاظت کا نقشہ بن جائے، پرورش کا نقشہ بن جائے، پیداوار کا نقشہ بن جائے، نہ عمل کا کوئی معیار قائم رہے نہ خدا کی ذات کا یقین دل میں باقی رہے، بس نقشے ہی کے اعتبار سے بولے، اسی کے اعتبار سے سوچے اور اسی کے اعتبار سے دیکھے، جس کا سونا، جاگنا نقشے ہی کے اعتبار سے ہوگا اور جو اس نقطے پر محنت کرے گا وہ نا کامیوں کا شکار ہوگا، یہ چاہے جمہوریت میں رہ رہا ہو، چاہے ڈکٹیٹر میں رہ رہا ہو، موت سے پہلے پہلے اگر انکی آنکھ نہ کھلیں تو خدا قبر میں ڈال کر آگ بجھوائیں گے، سانپ کاٹنے آئیں گے پھر یہ چیخیں مارے گا، حضور نے فرمایا کہ تم اگر مردے کی چیخیں سن لو تو تمہاری جان نکل جائے پھر اس کے بعد جہنم میں دال دیا جائے گا، یہ ہے نقشوں والوں کا انجام، چاہے مال والے ہوں یا ملک والے ہوں، آج ہمارے سامنے جتنے بھی عیش کرتے پھر رہے ہیں وہ کل کو مصیبتوں کا شکار بننے والے ہیں، آج جتنے با اختیار نظر آتے ہیں کل کو بے اختیار بننے والے ہیں ملک و مال کے نقشوں پر محنت نا کامی کی محنت ہے اور دو محنتیں وہ ہیں جو انسان کو کامیابیوں تک پہنچاتی ہیں، پر ان میں سے ایک محنت ادنیٰ قسم کی ہے اور ایک محنت اعلیٰ قسم کی ہے،

کامیابیاں لینے کے لیے ادنیٰ قسم کی محنت

ادنیٰ قسم کی محنت یہ ہے کہ انسان نقشوں کو چھوڑ کر ان کا یقین دل سے نکالے اور پھر نقشوں کے خلاف یقین حاصل کر کے عمل کی ترتیب پر آئے پھر ان عملوں کو اس خاص یقین کے ساتھ اپنے نقشوں میں چلائے تو یہ ادنیٰ قسم ہوگی،

کامیابیاں لینے کے لیے اعلیٰ قسم کی محنت

اعلیٰ قسم کی محنت یہ ہے کہ انسان نقشوں کو بالکل لات مار کر اپنے اندر ان نقشوں کو چن چن کر پیدا کرے جو اسے کامیابی تک پہنچادیں تو پھر اسکی بغیر نقشہ پرورش کے پرورش ہوگی اور بغیر نقشہ حفاظت کے حفاظت ہوگی نقشوں پر لات مار کر اللہ سے کامیابی لینے کے لیے ہم اپنی ذات پر دن رات محنت کرنے والے بن جائیں تو یہ اعلیٰ قسم ہوگی،

اب نقشوں کو بالکل چھوڑ دیں یا نقشوں کی بیڑیاں نہ رہیں ان دونوں قسموں کے لیے حق تعالیٰ شانہ نے دنیا میں مسجدیں بنوائی ہیں، جن مسجدوں کو آج ہم نے راحت کدے بنا دیے ہیں کہ ان کے اندر آمد بہت ساری بنوا دی گئیں کہ یہ مسجد اتنی مال دار ہے، یہ مسجد غریب ہے اور یہ مسجد چھوٹی سی ہے، جن مسجدوں میں آمدنی کی شکلیں ہیں اسے کہتے ہیں کہ یہ مسجد بہت مالدار ہے اور جو مسجد پرانے زمانے کی بہت لمبی چوڑی بنی ہوی ہے ان میں آمدنی کی شکلیں نہیں ہیں اسے کہتے ہیں کہ یہ مسجد بہت غریب ہے، حضرت محمد ﷺ کی مسجد نقشوں سے پاک تھی اس لیے کہ وہ مسجد عملوں سے لینے کے لیے بنی تھی،

جہاں اندھے کھیتی والوں،

اندھے دکان والوں،

اندھے حکومت والوں کو اس مسجد سے دلوں کی روشنی ملتی تھی یہ دلوں کی روشنی نقشوں کا یقین دل سے نکلنے پر حاصل ہوتی تھی نقشوں کے یقین کے مقابلے پر اللہ کی ذات سے کامیابی لینے کا یقین پیدا کیا جاتا تھا، پھر اللہ کی ذات سے کامیابی لینے کے لیے عمل درست کیے جاتے تھے لیکن آج

مسجدیں نقشوں کا نقشہ بن گئیں ہیں آج مسجدوں کے اندر لڑائیاں ہورہی ہیں اماموں کی اور باہر لڑائیاں ہورہی ہیں مالداروں کی کہ متولّی کون بنے؟ آج اگر مسجد کی دکانیں توڑدی جائیں اور مسجد کے نام جو جائدادیں ہیں انھیں ختم کردیا جائے بجلی نکال لی جائے، یا پنکھے نکال کرا سے حضرت محمد ﷺ کے زمانے کی مسجد بنادی جائے جسمیں امام کا کام یہ ہے کہ صبح کو ایمان کی مجلس قائم کرے ایمان سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے تعلیم کا حلقہ قائم کرائے جس خدا سے ایمان کے راستے فائدہ حاصل کرنا ہے اس خدا کا ذکر کے ذریعے دھیان پیدا کرائے پر یہ ساری ذمہ داری متولّی کی ہیں کہ وہ امام سے حضرت محمد ﷺ کی مسجد والے سارے کام کرائے، آج اگر مسجد کو نقشوں سے خالی کردیا جائے اور آمدنی کی کوئی شکل نہ رہے تو کوئی امام بننے کو تیار نہ ہو متولی بننے اور موذن بننے کو بھی تیار نہ ہو یہ امام اور متولی مسجدوں میں نماز پڑھنے کے بجائے شاید گھر میں ہی نماز پڑھ لیں کہ مسجد میں کہیں کوئی جھاڑو نہ پکڑوا دیں حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں ان کی مسجدوں میں وضو کا پانی بھی نہ تھا لیکن ان مسجدوں میں وہ اعمال تھے جن اعمال پر چوہے دینار لیکر آتے تھے،

آسمان سے پکے پکائے کھانے اترتے تھے۔

اندھیروں میں انگوٹھوں سے روشنی نکلا کرتی تھی۔

پانی کی ضرورت پر بادل آکر برستے تھے۔

میرے عزیزوں! آج اعمال کی محنت مسجدوں سے نکل گئی تمہارا دل یقین کی، محبت کی اور نیت کی جگہ ہے۔ سب سے پہلے دل پر محنت کرو کہ نقشوں کا یقین دل سے نکلے پھر اعمال سے کامیابی ملنے کا یقین دل میں پیدا کرو، یہ یاد رکھنا کہ پریشانیوں کا خاتمہ عمل پر ہوگا۔ انسانیت کے اندر خدا کی قدرت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے دل سے لیکر اعضاء جوارے تک جسم کے ہر عضو پر محنت کرنی ہوگی یہ مسجدیں تم فقیروں سے، بھیک منگوں سے بھیک مانگنے کے لیے نہیں بنوائی گئیں ہیں بلکہ یہ مسجدیں تم فقیروں کو خدا کے خزانوں سے دلوانے کے لیے بنائی گئی ہیں جس غنی کی طرف اس گھر کی نسبت ہے وہ وزیروں کو بھی، صدر کو بھی، عالم کو بھی، مالداروں کو بھی، بادشاہوں کو بھی فقیر قرار دیتا ہے۔

وَ اللّٰہُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

ذرا جواب دو کہ غنی کا گھر فقیروں سے لینے کے لیے بنتا ہے یا فقیروں کو دینے کے لیے بنایا جاتا ہے؟

یہ مسجدیں وزیروں کو، فوج کو، زمینداروں کو، مالداروں کو دینے کے لیے ہی بنی ہیں کہ یہاں سے ملے گا۔ یہ مسجدیں مال کی تقسیم اور چیزوں کی تقسیم کے لیے ہی بنیں ہیں،

قحط سالی دور کرنے کے لیے،

پیداوار کو کیڑوں سے بچانے کے لیے،

سیلاب کو رکوانے کے لیے،

جنت لینے کے لیے اور جہنم سے بچنے کے لیے،

دنیا و آخرت کی ساری مصیبتوں سے بچنے کے لیے یہ مسجدیں بنائی گئیں ہیں، تم یہاں سے لینے کی محنت کرو، آنکھوں کے، زبان کے، کانوں کے عمل پر محنت کرو، کھڑے ہونے پر محنت کرو، جھکنے پر محنت کرو، ماتھا ٹیکنے پر محنت کرو کہ خدا کو کون سی نقل و حرکت پسند ہے، کامیابی والے اعمال زندگی میں پیدا کرو اور ناکامی والے اعمال زندگی سے نکالو، یہ محنت کرنے کا ایک راستہ ہے اس راستے پر محنت کرو،

بازاراور مسجدیں

آج زمینوں پر،مزدوریوں پر،چیزوں پر محنت ہے کہ جس طرح چیزوں کے نقشے بنابنا کرلوگ بازار میں جا کرپیش کرتے ہیں اوراس کے بدلے چند کوڑیاں اور چند پتھر اپنے گھروں میں خوش ہوکرلے آتے ہیں نقشے والوں کا مرکز بازار ہے کہ ہم نے یہ کپڑے بنائے ہیں،یہ برتن بنائے ہیں ،یہ دھاگہ بنایا ہے،یہ سوئی بنائی ہے پھران بنائی ہوئی چیزوں کو بازار میں لاکر پیش کیا اب خریدنے والا ان چیزوں کو ہم سے خرید کر پیسے دے گیا پھراس پیسے کو لے کراسی بازار میں ہم نے کسی چیز کا انتخاب کر کے کہ اس سے سردی میں حفاظت ہوگی اسے گھرلے چلو پھراس چیز کوخرید کر ہم اپنے گھر لے آئے آج ایک سپاہی سے لے کرملک کے وزیراعظم تک بازار سے چیزیں لالا کراپنی زندگی بنارہے ہیں یہ بازار سے بڑے بن کر لیتے ہیں ہم چھوٹے بن کربازار میں انھیں وہ چیزیں بیچ دیتے ہیں.بازاری زندگی حقیر ہے اللہ کے یہاں گدھا اتنا حقیر نہیں،رنڈی اتنی حقیر نہیں جتنا حقیر بازاری آدمی ہے.

ادھر بازار کے مقابلے پر مسجد بنوائی گئیں ہیں جہاں عملوں کو بنا کراللہ کے سامنے پیش کروکہ اے اللہ میں نے تیرے والے عمل بنائے ہیں وہ تجھے پیش کررہاہوں اب تو اپنی قدرت سے میری زندگی بنادے.جوفرشتے فجر کی نماز سےلیکرعصر کی نماز تک اس کے ساتھ ہوتے ہیں جہاں کہیں بھی اس نےعمل بنائے وہ اعمال کو لے کروہاں جاتے ہیں جہاں اللہ کے سامنے انسان کے عمل پیش ہوتے ہیں،اس لیےاللہ کی مرضی کے مطابق عمل پیش کر کےاللہ سے اطمنان،حفاظت،سکون اور پرورش مانگوعمل پیش کر کےاللہ سے ہدایت مانگو.یہاں زمیدار،کاشتکارکوبھی عمل پیش کر کے مانگنا ہوگا،فقیراور مال دارکوبھی عمل پیش کر کے مانگنا ہوگا.

کان صحیح سنیں گے یاغلط سنیں گے،

بدن صحیح بیٹھے گایاغلط بیٹھے گا،

آنکھ صحیح دیکھے گی یاغلط دیکھے گی،

زبان صحیح بولے گی یاغلط بولے گی،

دماغ صحیح سوچے گایاغلط سوچے گا،

جویہاں آیانہیں اس کاپتہ تو پہلے ہی کٹ گیا کہ جوعدالت کے سمن پرنہ آئے اس کا وارنٹ کٹ جاتا ہے،جومسجد میں نہ آیا اس کے لیے طے ہوجاتا ہے کہ،

اس کےاوپر مصیبتیں ڈال دو،

اس کےاوپر بیماریاں ڈال دو،

اس کےنقشوں میں آفتیں ڈال دو،

اس کےاوپرغم اورفقر ڈال دو،

اس کےاوپر پریشانیاں اورتنگی ڈال دو،

مسجد سے سمن آیا تھا،اللہ اکبر،اللہ اکبر،بن کربھی یہ نہیں پہنچا تو اب ہوسکتا ہےاس کےزمیدارا میں کیڑے پڑجائیں،یابازار میں آگ لگ جائے یادکان میں آگ لگ جائے اس کی زندگی کی بربادی کے فیصلے کے لیے،کاروبار کے اجڑنے کے لیے،ذلیل،رسوااور پریشان حال ہونے کے

لیے اتنی بات کافی ہے کہ

ہم نے تم کو بلایا تھا تم کیوں نہیں آئے؟

ایک تاجر آدمی، اللہ اکبر، اللہ اکبر، سن کر آ گیا تو پیش کر و تم نے تجارت میں کون سے عمل کیے؟

غیر اللہ کے اعتبار سے عمل کیے کہ ہمارے اعتبار سے عمل کیے؟ اگر عمل خراب نکلے تو مسجد میں آ کر بھی فیصلہ نا کامی کا ہوگا کہ مسجد کا نمازی ہے پھر بھی اس کی نا کامی کا فیصلہ کیا جا رہا ہے، آج جیل خانے میں نمازی جا رہا ہے کیوں؟ اس لیے کہ یہ نمازی تو ہے پر بدعمل انسان ہے، اس کے پاس نماز کی صورت تو ہے نماز کی حقیقت نہیں ہے کہ شیر تو ہے پر مردہ ہے، آج مسجد میں آنے والے نمازیوں کا عمل سے پلنے کا ذہن نہیں ہے بلکہ نقشوں اور چیزوں سے پلنے کا ذہن بنا ہوا ہے یاد رکھنا کامیابی کی شروعات نماز سے ہوگی، دنیا و آخرت کی ساری فلاح و بہبود اور حفاظت نماز پر ہے،

حضرت نوحؑ کے زمانہ میں اقلیت چمکی اور اکثریت ڈوبی کہ سارا قصہ نماز کا ہے، نبیوں کے زمانے میں جو نقشوں کی تبدیلی ہے وہ ساری نماز پر ہے جن کے نقشے بنے ہوئے تھے ان کے نقشے بگڑے اور جن کے نقشے بگڑے ہوئے تھے ان کی زندگی بنی یہ ساری بنیاد نماز پر تھی وہ نماز جس نماز سے نمازی کھاتا ہے، نماز سے پیتا ہے، نماز سے حفاظت لیتا ہے،

وہ وزیروں کے مقابلے میں بغیر وزارت کے کامیاب،

وہ کوٹھی، بنگلے والے کے مقابلے میں بغیر جھوپڑی کے کامیاب،

اس کی ضرورت پر آگ گلزار ہو جائے گی، پانی میں سڑکیں اتر آئیں گی، دشمن کی نگاہیں اور دل بیٹھا دیے جائیں گے، یہ سب ان کے ساتھ ہوگا جو نمازی نماز سے پہلے تین محنتیں کرے اور نماز کے بعد بھی تین محنتیں کرے۔ جو نماز نہیں پڑھ رہے ہیں ان کی ساتوں گئیں اور جو نماز پڑھ رہے ہیں ان کی چھ محنتیں چھوٹی پڑی ہیں،

نماز کی پہلی محنت

نماز کی سب سے پہلی محنت نقشوں سے ہونے کا یقین دلوں سے نکالو کہ پیدا ہوتے ہی پہلی آواز جو کان میں ڈالی گئی، اللہ اکبر، اور آج بھی روزانہ تمہارے کانوں میں پانچ مرتبہ یہی آواز پہنچائی جا رہی ہے ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' کہ جہاں تک تیری نگاہ پہنچا اسے دیکھ کر سمجھو اور سیکھو کہ اللہ بڑے ہیں ایک آدمی کے بارہ بچے ہیں ہو بچہ اپنے بعد والے سے بڑا ہے اب اگر سب سے بڑا والا ابا کی بڑائی میں خود کو برابر کرنے لگے کہ میں تو گیارہ سے بڑا ہوں تو دو چار دفعہ تو باپ برداشت کر لیگا آخر میں ایک دن کہ دیگا کہ میرا تیرا کوئی جوڑ نہیں تو میرے گھر سے نکل جا، باپ ہونا بڑی جنس ہے بیٹا ہونا چھوٹی جنس ہے۔ آج بڑا بڑا کہتے کہتے باپ کے مقابلے میں اپنی بڑائی بیٹھ گئی، باپ کے مقابلے میں اپنی چلانے لگا تو باپ کی جائدادوں سے محروم، دکان سے محروم، دن رات جو بڑائی کانوں میں پڑتی ہے وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑائی ہے ایک چپراسی سے لے کر ملک کے وزیر اعظم اور صدر تک، کوئیں سے سمندر تک کی بڑائی جو کانوں میں پہنچ رہی ہے وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑائی ہے، دنیا کے یہ سارے بڑے ایک فرشتے کے برابر بھی نہیں کہ جب ایک فرشتہ پھونک مارے گا تو ساتوں زمین و آسمان ٹوٹ کر گر پڑیں گے، ایک فرشتے کا قد ساتوں زمین و آسمان سے بڑا ہے وہ فرشتہ جو سارے انسان کی روح نکالتا ہے اللہ اس سے فرمائیں گے کہ تو مر جا وہ بھی مر جائے گا کہ بڑے کی مان کر مر گیا اب جو بڑا ہے اکیلا وہ باقی رہے گا،

اللہ اکبر، اللہ کی ذات کے سوا مخلوق ہے اور مخلوق چھوٹی جنس ہے اللہ رب العزت سب کے خالق ہیں ان کے بنانے والے ہیں اللہ کے علاوہ

سب چھوٹے، یہ سب اللہ کے مقابلے میں اس سے زیادہ چھوٹے ہیں جیسے ساتوں زمین وآسمان کے مقابلے میں ایک ذرّہ یہ اتنے چھوٹے ہیں کہ ان کی چھوٹائی کی حد نہیں، اللہ اتنے بڑے ہیں کہ ان کی بڑائی کی کوئی حد نہیں۔ پہلا قرآن مکہ میں، اللہ اکبر، کے متعلق اترا تھا، مکہ میں نماز نہیں تھی تو وہاں نماز کے حصّے کا قرآن بھی نہیں آیا تھا۔ آج تو بہت بڑا ملک، بہت بڑا صوبہ کہ بڑا کہتے کہتے ہم غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہے

اس لیے سب سے پہلے ان غلط فہمیوں کو نکالو کہ ان میں سے کوئی بڑا ہے، ارے! یہ سب چھوٹے ہیں اللہ ہی بڑے ہیں زمین اور زمین پر رہنے والے فرشتوں کے مقابلے میں بہت چھوٹے ہیں یہ فرشتے زمین پر رہنے والے کمینوں کو، سرمائے داروں کو، وزیروں کو نہیں پوچھتے کہ تم کون ہو اور کیا ہو؟ اب اگر تم چاہتے ہو کہ یہ فرشتے تمہارے پیروں میں جھکیں تو اللہ کی بڑائی کو دل میں بٹھالو، پہاڑوں کی بڑائی، حکومتوں کی بڑائی دل سے نکل جائے اور اللہ کی بڑائی دل میں گڑ جائے، اللہ اکبر، یہ پہلی بات ہے دوسری بات جو تمہارے کانوں میں ڈالی گئی اور ڈالی جارہی ہے وہ ہے ،**لَا اِلٰہ اللہ** کہ ماسوا خدا سب چھوٹے ہیں چھوٹوں سے نہیں ہوتا اللہ سے ہوتا ہے پیدائش چھوٹے سے نہیں ہوتی بڑے سے ہوتی ہے، عزت ،ذلت، خون کی حفاظت چھوٹے سے نہیں ہوتی بڑے سے ہوتی ہے بڑے سے ہوتی ہے اس لیے پہلے چھوٹے ہونے کا یقین جماؤ پھر چھوٹے سے نہ ہونے کا یقین جماؤ، یہاں مسجد میں آکر اپنے کو بیمار سمجھ کر بیٹھو پھر اتنا غیب پر تذکرہ کرو کہ غیب مشاہد ہو جائے ہر وقت ہمارے ساتھ رہنے والے فرشتے مشاہد ہو جائیں، انبیاءؑ کے تذکرے کرتے کرتے سرمائیداروں اور وزیروں کی حیثیت ہمارے دل سے نکل جائے، نبی کے مقابلے میں وزیر ہو تو تمہیں کتے اور وزیر میں کوئی فرق نظر نہ آئے، اگر فرق نظر نہیں آتا تو خدا کی قسم! تمہارے ایمان میں فرق ہے اللہ کی بڑائی دلوں میں تب بیٹھے گی جب اللہ کی ذات اور اسکی صفات کو سنو گے اور اللہ کے نبی کی بڑائی دلوں میں جب بیٹھے گی جب باقی سارے نبیوں کی بڑائی کے بعد نبی ﷺ کی بڑائی بیان کرو گے۔ یہ ربیع الاول کا مہینہ حضور ﷺ کے تذکرۂ حالات کا ہے، نبوت سے پہلے آپ ﷺ جتنے بڑے تھے نبوت کے بعد آپ ﷺ اس سے بہت بڑے ہو گئے اب اتنے تذکرے کرنے ہیں جسے سن کر نبی ﷺ کی بڑائی دلوں میں بیٹھ جائے یہ نبیوں کی بڑائی خدا کی دین تھی نبیوں کی بڑائی کے تذکرے اس طرح کرو کہ فلانے نبی کے ساتھ اللہ نے یہ کیا اور فلانے نبی کے ساتھ یہ کیا حضرت محمد ﷺ سارے نبیوں کے سردار ہیں سردار ماتحتوں سے کمالات میں افضل ہوا کرتا ہے اللہ نے حضرت محمد ﷺ کے ساتھ کیا کیا کمالات کیے اس کے تذکرے کرو اور نبیوں کی محنت کے تذکرے زندگی کو ان اعمال پر کھینچنے کے لیے کرو جن عملوں پر آنے سے دنیا و آخرت کی فلاح مل جائے۔

یہاں مسجد میں آؤ جہاں سے،

اللہ اکبر لَا اِلٰہ اللہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللہ

دل میں بیٹھے اب اپنے اندر دیکھو کہ چاندی، سونے کی محلوں کی چھوٹائی دل میں آگئی یا نہیں؟ تمہیں چھوٹی بڑی ساری شکلیں اللہ کے ہاتھ میں نظر آئیں کہ ہر چیز کی ابتداء اور انتہاء پر غور کرو، وجود میں کہاں سے آیا اور پھر کہاں گیا؟ ہماری بیماری یہی ہے کہ ہم اصل چیز نہیں دیکھتے، غیروں کی بڑائی دلوں میں اترنے کی یہی وجہ ہے کہ ہم اصل سے ناواقف ہیں، ابھی وقت ہے کہ اپنی بیماری پہچان جاؤ اس لیے خدا کی اتنی بڑائی سنو کہ اس اکیلے سے مسئلوں کا حل ہونا سمجھ میں آجائے پھر باقی سب سے مایوس ہو جاؤ کہ یہ ساری کائنات سر کٹے سانپ کی طرح ہے اس سر کٹے سانپ سے کیا ڈرنا کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا تمہاری زندگی کے عمل خدا کی بڑائی کی علامت ہونگے اگر تمہاری زبان نے ایک لفظ بھی جھوٹ بولا ہے تو یہ علامت ہوگی کہ خدا کی بڑائی تمہارے دل میں نہیں بیٹھی جن امتوں نے نبی کی نہیں مانی وہ کس طرح برباد ہوئی ہیں

اگر ہم نے بھی نبی کی نہیں مانی تو اسی طرح مصیبتیں آجائیں گی اس لیے نبی کی مان لولوگوں کومسجد میں بلا کرلاؤ اس بلانے کے تمہیں خدا سے انعامات ملیں گے ایمان کی مجلس میں بیٹھ گئے تو بیٹھنے کے بقدر انعام ملے گا یہاں بیٹھ کر ایمان سے کیا کیا ہوسکتا ہے اس کو تعلیم میں بیٹھ کرا تنا سنوا تنا سنو کہ،

ملک سے ہونے کا،

تجارت سے ہونے کا،

وزارت سے ہونے کا،

زمیندارہ سے ہونے کا،

مال سے ہونے کا اور

فوج سے ہونے کا یقین ہمارے دلوں سے نکل کرعملوں سے ہونے کا یقین بیٹھ جائے۔صحابہ کرام کے یہاں مجلس ایمانیاں کا بہت زور تھا اللہ کرتے ہیں وہ یہ دیکھتے تھے کہ ہم نے اللہ کی مانی تھی اللہ نے فرشتوں کو اتارا تھا،چوہے سے اشرفیوں کو بھجوایا تھا،جیل خانے میں بادل کو بھیج کر پانی پہنچایا تھا،دریا،سمندروں کو پیروں سے پار کرایا تھا،یقین کے لیے قرآن سنو،مکہ میں اعمال بہت تھوڑے آئے سارا کا سارا قرآن ایمانیات والا آیا قرآن میں انبیاء کے واقعات کو صحابہ غور سے سنتے تھے پر آج یقین بدلنے کے لیے قرآن سننے کا رواج نہیں ہے آج راکٹ کو کتنے انسانوں نے دیکھا ہے؟امیر کہ کتنے انسانوں نے دیکھا ہے؟اپنے جیسے اندھے سے سن کر یقین کرلیا پر خدا کے رسول سے سن کر یقین کرنے کی توفیق نہیں ہوتی،چلو گے پھرو گے،نقشے دیکھو گے،اخبار میں نقشوں کو پڑھو گے،ان کی ہی سنو گے اس لیے اسی کا یقین سننے سے،پڑھنے سے ،دیکھنے سے آرہا ہے تم یقین بدلنے کے لیے نماز کی یہ پہلی محنت کرو۔

نماز کی دوسری محنت

نماز کی دوسری محنت مسجد میں تعلیم ہے۔ایک علم آتا ہے دیکھ کر اور ایک علم آتا ہے سن کر،جو سن کر آتا ہے وہ اللہ کی ذات وصفات کا علم ہے جس علم کو اللہ نے جبرائیل کو اور جبرائیل نے محمد ﷺ کو سنایا اور محمد ﷺ سے ہم تک سلسلہ چل رہا ہے،اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے کہ حکومت سے یوں ہوگا تو قرآن وحدیث میں ملے گا کہ عملوں پر اللہ پاک حکومت کو تمہارے پیروں میں ڈال دیں گے۔اب یقین یہ جماؤ کہ اللہ والے علم میں جتنا لگوں گا اس علم پر خدا پرورش فرمائیں گے اس طرح دیکھنے والے علم پر سننے والے علم کو غالب کرو۔

یہ سائنس والے،تاجر،دکاندار،زمیندار اور کاشتکار اللہ کی بڑائی دیکھنے کے اعتبار سے اندھے ہیں انھیں چند کوڑیاں نظر آرہی ہیں خدا کے خزانے دیکھنے کے اعتبار سے اندھے ہیں اندھے کو لے کر چلنے کے لیے آنکھ والے کی ضرورت ہے'' **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللهِ** ''محمد ﷺ نے خدا کی ذات کو دیکھا ہے اس لیے اپنی آنکھ سے دیکھ کر فیصلہ نہ کرو کہ گھر میں مال آگیا تو کامیابی مل جائے گی یہ فیصلہ اندھے پن کا ہے محمد ﷺ نے عمل کے اثرات دیکھے ہیں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوے ہیں بدبو محسوس ہوئی تو فرمایا!یہ غیبت کی بدبو ہے آپ ﷺ نے اعمال پر جو کچھ ہوتا ہے وہ آسمانوں پر بھی جا کر دیکھا ہے اور یہاں بھی دیکھا ہے،فرمایا!تو نے جو یہ بول بولا ہے اگر سمندر میں اس کی ظلمت کو ملا دیا جائے تو سمندروں کا

پانی سیاہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا! سارے لوگ آج روزہ رکھو پر میری اجازت کے بغیر کوئی روزہ نہ کھولے دو عورتوں کی اجازت کے لیے ایک آدمی آیا، آپ ﷺ نے فرمایا! ان کا روزہ ہی کہاں ہے انھوں نے تو غیبت کی ہے پھر پیالے میں قے کرایا تو اس میں تازہ گوشت و خون کے لوتھڑے نکلے۔ فرمایا! اگر میں یہ نہ نکلواتا تو اسی پر عذاب ہوتا کیونکہ ان دونوں نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھایا ہے انصاف میں کیا کامیابیاں ہیں یہ ہمیں نظر نہیں آتا ظلم میں کیا ناکامیاں ہیں یہ بھی ہمیں نظر نہیں آتا۔

سارے زمیندار، کاشتکار، جائدادوں والے اندھے ہیں خدا کی قسم! ایسے اندھے ہیں کہ ان کو اپنے اندھے پن کا احساس بھی نہیں ہے، بینا ایک نابینا کا ہاتھ پکڑ کر چل دیا تو جہاں بینا پہنچے گا وہاں نابینا بھی پہنچ جائے گا، پہنچنے کے بعد آنکھ کھلی موافقت میں تو مزے آجائیں گے اور اگر پہنچنے کے بعد آنکھ کھلی مخالفت میں تو مصیبت آجائے گی وزیر کی بھی کھلے گی اور فقیر کی بھی کھلے گی تم اندھے ہو تمہاری طرف بینا آپ ﷺ کو بھیجا ہے وہ تم کو اعمال کی ترتیب بتائیں گے ایک ترتیب حکومت، تجارت، معاشرت، معاملات اور مال پر ہے اور ایک ترتیب عمل پر ہے، مال کی ترتیب سے ہٹ کر عمل کی ترتیب پر آجاؤ۔ باپ نے گود میں لیا بعد میں پہلے آواز لگوائی، اسی دن سے آواز برابر کان میں پڑ رہی ہے'

'**اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللہ** '' دھوکے میں نہ رہو ایک دن دھوکہ سامنے آجائے گا تب تم اپنی آنکھ سے دیکھ لوگے کہ کامیابی مال میں نہیں کامیابی اعمال میں ہے محمد ﷺ نے مدینہ میں وہ ماحول بنایا تھا یہاں کے تذکرے ہی کیا پچھلی آسمانی کتابوں کو بھی پڑھنے، سننے سے منع کر دیا تھا حضرت عمرؓ حضور ﷺ کو کتنے پیارے تھے حضرت عمرؓ کو علم کا مقام عطا ہوا تھا ایک بار حضرت دانیالؑ کی کتاب مل گئی اس کو نقل کرا کر خوشی خوشی لائے حضور ﷺ نے پوچھا، عمر تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت دانیالؑ کی کتاب لایا ہوں تاکہ ہمارے علم میں اضافہ ہو جائے یہ سن کر حضور ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا یہ دیکھ کر کسی نے آواز لگا دی تو انصار ہتھیار لگا کر آگئے کہ آج جس کی گردن کاٹنے کو آپ فرمائیں گے کاٹ دیں گے انصار ہتھیار لگا کر آپ ﷺ کے چاروں طرف کھڑے ہو گئے، حضور ﷺ نے فرمایا میں جو کچھ تمہارے پاس لے کر آیا ہوں تمہارے لیے چمکتا ہوا سیدھا راستہ بس وہی ہے اس کے علاوہ تمہیں کسی علم کی طرف دیکھنا بھی نہیں ہے، سننا بھی نہیں ہے اور بولنا بھی نہیں ہے اگر موسیٰؑ بھی آجائیں تو وہ بھی میرے علم پر چلیں گے یہ حضرت عمرؓ پر غصہ ہے، صحابہ کو تو ساری دنیا میں پھرنا تھا ویسے تو انھیں نجوم بھی آتا تھا درختوں کی باتیں بھی آتی تھیں پر سب منع۔ آج تو علم ایسا لفظ بن گیا ہے کہ ہر بات کو علم سمجھا جا رہا ہے جب کہ حضور ﷺ نے اسے سب طرف سے روک دیا ہے اب تو مولوی صاحب نے مدرسوں میں طلبہ کے ہدایت لکھے اور لوگوں میں مولانا کہلائے جانے لگے، ہدایت النحو، ہدایت القرآن، ہدایت الاعمال، آٹھ سال تو منطق، فلسفہ، ہدایت النحو، نحو پڑھ کر مولوی بن گئے، ایمانیات کا تذکرہ غیب کا تذکرہ ہوتا تو آٹھواں سال فصاحت و بلاغت کی تحقیق میں گزر گیا اور دو رسال کے آخری وقت میں ایمانیات کی مختلف بحثوں کے فرق

میں گزر گیا۔استاد نے مطالعہ کرنے کے لیے جو پڑھایا تھا تاکہ اللہ کی بڑائی اور اللہ کی ہیبت دل میں آئے، جنت، دوزخ کی کیفیت دل میں پیدا ہوتو ان کے کان میں ایک سال تک یہ آواز پڑی پر بس! لیکن ان غریبوں کے کان میں تو یہ آواز بھی نہیں پڑی جو مسجدوں سے دور ہیں وہ بیچارے دنیا میں پیدا ہوے اور دنیا کہتے کہتے مر گئے کہ پوچھو تو کہتے ہیں کہ مجھے پتا نہیں قبر میں کیا ہوتا ہوگا؟ اس لیے اللہ والے علم کو محتاج بن کر تعلیم کے حلقوں میں سنو کہ یہ نماز کی دوسری محنت ہے۔

نماز کی تیسری محنت

نماز کی تیسری محنت دھیان کی ہے دھیان کی تبدیلی کی ایک محنت ہے اس لیے کہ ایک دھیان دیکھ کر بنتا ہے اور ایک دھیان سن کر بنتا ہے کہ دلی آئے چاندنی چوک میں پھر رہے تھے کہ ایک چمکیلا دھوکہ سامنے آ گیا کہ سوجر لینڈ کی عورت سامنے آ گئی اب جب بھی بیٹھیں اس کا دھیان آ جائے۔ پر اللہ کا دھیان محنت کرنے سے بنتا ہے سب سے کٹ کر تنہائیوں میں بیٹھ، بیٹھ کر اتنا ذکر کرو کہ جب اللہ کا نام آئے اللہ کا دھیان بن جائے۔لال قلعے کا، جامع مسجد کا یا کارخانے کا نام آیا تو اس کا دھیان بندھا۔جب اللہ کا نام لو تو اللہ کا دھیان آ جائے۔یہ تین محنتیں نماز سے پہلے کی ہیں کہ اتنا دھیان بنا لو کہ اگر تمہارے سامنے شیر آ جائے تو تمہیں شیر کے بنانے والے اللہ کا دھیان آ جائے تم نے صحابہ کے قصّے سنے ہیں کہ شیر کو تھپڑ مار دیا یہ ذکر کے قصے ہیں۔اب وزیرِ اعظم آ گیا آپ کے اندر گھس گیا تو پلے ہوے کتوں کی طرح اس کے آگے پیچھے پھر رہے ہیں اگر اللہ کا دھیان آ جائے اور وہ ذکر تم کو آ جائے جو اولیاء نے بتایا ہے تو خدا کی قسم! پھر کہیں کا وزیر آ جائے اور اس کا دھیان تمہارے اندر نہ آئے تو وہ تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوگا۔

اس یقین کے ساتھ جو نماز پڑھے گا اس نماز سے اسے روزی ملے گی، اس نماز سے حکومت کی خونخاریوں سے محفوظ رہے گا، اس لیے ایمان کی اور ذکر کی محنت کرو پھر علم کی محنت کرو اس کے مطابق نماز بناؤ اور اسی کو دنیا میں پھیلاؤ اسی کو لوگوں کو سمجھاؤ تمہاری کامیابی خارج میں نہیں ہے تمہاری کامیابی داخل میں ہے جب عملوں پر پلنا آئے گا تو گھریلو زندگی کیسی مزے کی بنے گی، آج تو کمائی چھ گھنٹے اور خرچ چوبیس گھنٹے آج کل کی معاشرت میں سوتے سوتے بھی خرچا، آمد تھوڑی سی پھر یہ رشوت نہ لے گا، گبن نہ کرے گا تو اور کیا کرے گا؟ اگر چوبیس گھنٹے کی زندگی محمد ﷺ کے طریقے پر لے آئی جائے تو کھانا بھی آمد ہے پہننا بھی آمد ہے۔نقشوں سے ملنے کا ذہن توڑو عمل سے ملنے کا ذہن بناؤ تو اللہ ان عملوں پر اپنی ذات سے ہماری پرورش فرمائیں گے۔

اللہ چیزوں پر ناراضگی کے طور پر پالتا ہے اور عمل پر رضا کے طور پر پالتا ہے اب اس مشین سے جس سے عمل تیار کر رہے ہو، دعوت کے، تعلیم کے، ذکر کے عمل تیار کرتے ہوے نماز پڑھو اللہ اسی پر تمہاری پرورش کریں گے، اب اگر کمائی میں نہ بھی گھسو تو تھوڑی سی محنت یہ کرنی پڑے گی کہ چاہے جتنے فاقے آ جائیں کسی کے سامنے اظہارِ حال نہ کرو، خیانت نہ کرو، شکوہ شکایت نہ ہو کہ جدھر مولا ادھر شاہ دولہ اگر کمائی کرو تو سمجھ لو کہ کمائی کے اندر بھی ایمان پر ملے گا۔کمائی میں ایمان کا لو، کمائی

میں علم کا اور ذکر کا لو، کمائی میں اس یقین سے جاؤ کہ ہم کمانے سے نہیں پلتے خدا پالتا ہے اب اس یقین کو محفوظ رکھ کر دکھاؤ جب تم کہہ رہے ہو کہ عورتوں سے مجھے محبت نہیں نفرت ہے تو کسی وقت اکیلے میں عورت لا کر بٹھا دی جائے گی کہ دیکھیں اب کیا کرتا ہے؟

نماز کے بعد کی پہلی محنت

نماز کے بعد کی پہلی محنت یہ ہیکہ اب کمائی میں یہ یقین بھی لے جاؤ، ذکر بھی لے جاؤ اور علم کی شکل پر پیسہ کماؤ اس کے لیے مسجد میں ایمان سیکھو یہاں قرآن کی وہ سورہ پڑھو جس میں یہ کہا گیا ہے کہ کمانے سے نہیں ملتا بلکہ خدا کے فیصلے سے ملتا ہے پھر کمانے کی حدیث پڑھو کمانے کا علم لو اور باہر جا کر اس علم پر عمل کر کے دکھاؤ خدا اس علم پر کمائی کا معاوضہ دے گا جھوٹ پر ہزار روپیہ مل رہے ہیں پر مجھے جھوٹ نہیں بولنا سچ بولنا ہے تا کہ خدا سے لوں اب وہی مسجد کی چیزیں کھینچ کر بازار چلی گئیں تو دکان مسجد کی شاخ بن گئی جب خدا تم کو یہ دکھلا دے کہ تمہارے مسئلے نماز پر حل ہونے لگے تو اب تمہارے ذمے یہ لازم ہے کہ اپنی کمائی کی شکلیں بند کر دو، تم نے نماز پر ہونا دیکھ لیا تو اب حجت قائم ہوگئی، جب وکیلوں نے اور ججوں نے جواب دیدیا تو تم نے نماز پڑھ کر مانگا خدا نے تمہارا کام کر دیا اب تمہارے ذمے ہو گیا کہ کمائی میں تغیر کرو ورنہ آفت آجائے گی۔

نماز کے بعد کی دوسری محنت

نماز کے بعد کی دوسری محنت یہ ہے کہ اب گھر میں بھی یہی یقین لے جا، ذکر بھی لے جا اور علم کی شکل پر پیسہ خرچ کر کہ جتنا فقیروں پر، پڑوسیوں پر، خدا کے راستے کی نقل و حرکت پر خرچ بتلایا گیا ہے اتنا پیسہ وہاں خرچ کرو اس کے لیے قرآن کا علم لو محمد ﷺ کی زندگی عملی قرآن ہے، محمد ﷺ کی زندگی کا علم لے کر مال کو اس علم پر خرچ کرو، اپنی شادی میں کتنا لگانا ہے؟ دوسرے ناداروں کی شادی پر کتنا لگانا ہے؟ علم کے مطابق مال کی ترتیب قائم کرو اگر میرا پیسہ حضرت محمد ﷺ کی ترتیب پر خرچ ہو گیا تو خدا میرے واسطے انعامات کے دروازے کھولے گا، پڑوسی پر، رشتے داروں پر مثلاً سو خدا کے راستے کی نقل و حرکت پر بتلایا، ڈھائی سو تعلیم و تربیت پر اور ڈھائی سو میں اب سب کو شامل کرو۔

نماز کے بعد کی تیسری محنت

آخری محنت اب کیا رہ گئی کہ معاشرت بناؤ علم والی معاشرت بناؤ ایمان والی معاشرت بناؤ اور ذکر والی معاشرت بناؤ تم کسی پارٹی یا قوم کے بن کر زندگی نہ گزارو، الیکشن اسلام مٹانے کے لیے ہوتا ہے کیونکہ پارٹی کا مفاد یہ ہے کہ اس کو قید کراؤ، پارٹی کا مفاد یہ ہے کہ اس کی پٹائی کر ڈالو، پارٹی کے اعتبار سے گواہی دو، یہ سب پارٹی کے اعتبار سے کرتے ہیں یہ یہ نہیں دیکھتے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے حکومت کے نقطے پر زندگی اٹھانا، قوم کے نقطے پر زندگی اٹھانا یہ سب خدا کو پسند نہیں ہے تم نے اپنی پارٹی کی بنیاد پر کسی ظالم کی حمایت کر دی تو یاد رکھنا جیسے کسی گھر پر بجلی گر کر آگ لگ جائے اسی طرح تمہارے سارے عمل شروع سے آخر تک سب جل جائیں گے جو مظلوم ہیں انکے ساتھ لگنا ہوگا اگر اپنے کو بے بس پاتے ہو تو

کم از کم اتنا تو کرنا ہوگا کہ ظالم کا ساتھ نہ دو،

با اعتبار پارٹی کے آج عیسائیت اور ہندوئیت پھیلائی جارہی ہے کہ اپنی پارٹی والوں کی ترقی ہو، تنخواہ میں اضافہ ہو۔ جب کہ اسلام اس قسم کا مذہب نہیں ہے اسلام یہ ہے کہ اپنا پیسہ سب پر لگاؤ اپنا پیسہ معاشرتِ اسلامیہ کے اعتبار سے خرچ کرو تمھیں سونے چاندی کے مکان ملنے والے ہیں اپنے پیسے کو اس سونے چاندی اور مکان پر نہ ضائع کرو ، ان کم بختوں کی نقل مت کرو ہر آدمی یہ یقین کرے کہ میرا پیسہ اللہ کے حکم پر اور محمد ﷺ کے طریقے پر خرچ ہوگیا تو اس کا انعام ملے گا، ایمان کی مجلسوں کی ،تعلیم کے حلقوں کی ، اللہ کے ذکر کی پابندی کرنی ہے، اپنے گھروں کو، کمائی کو اور معاشرت کو ایمان ،علم، ذکر پر لانا ہے اس سب کے مقابلے کی صورت کیا ہے کہ نماز پڑھ کر ہاتھ پھیلا کر مانگ لو، اب تم ہتھیاروں ،عہدوں اور مال کے چکر میں نہ پڑو جوان سے ہونا ہے وہ نماز پڑھ کر دعا مانگنے سے ہوگا، گھروں کمائیوں اور معاشرت کو علم کی شکل پر لانا ہے ایمان کی بنیاد پر لانا ہے۔

یہ اخلاق تجارت میں، زراعت میں ،فقیری میں اور محکومیت میں بھی ہے ہمارے اور خدا کے درمیان کے اعمال ٹھیک ہو جائیں تو آخرت میں تم اپنی ذات میں کمالات لے کر پہنچو گے قبر میں فرشتے کی گردن جھکتی چلی جائے گی یہاں بھی مزے کیے وہاں بھی مزے کرو گے اب پہلی تین محنتوں کے واسطے ہم تین چلّے مانگ رہے ہیں، مسجدوں میں چھل پہل ہو ایمان کی دعوت سیکھ جائے علم کے حلقے لگانا سیکھ جائے اللہ کا ذکر کرنا آجائے تو پہلے ان عملوں سے پلنے کا ذہن بنانا ہے اس کے بعد باہر کی معاشرت میں تبدیلی آئے گی یقین کی تبدیلی موقوف ہے، اس لیے چار چار اور چھ چھ مہینوں کے لیے نقشوں کٹ چھوڑ کر نکل جاؤ اور نقشوں کے مقابلے میں یقین جماؤ پھر عمل کی قیمت اتنی بڑھ جائے گی کہ ساری دنیا بھی عمل کے مقابلے میں پیش کی جائے تو اس کو اختیار نہ کرو گے۔

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد
۴ ۔ربیع الاوّل ۱۳۸۴ ھجری
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

جان کے استعمال کا نام اسلام ھے

میرے بھائیوں، بزرگوں اور دوستوں! اسلام اللہ کے خزانوں سے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے طریقے کا نام ہے انسان کے بدن کے حصوں کے استعمال کا وہ طریقہ جس سے جب تک یہ دنیا میں ہے یہاں فائدہ حاصل کرے اور قبر میں جنت میں فائدہ حاصل کرتا رہے، یہ طریقہ آسان ہے آسان اس لیے ہے کہ اس میں کائنات کے کسی بھی سرمائے کی ضرورت نہیں پڑتی فقیر سے فقیر آدمی ہر وقت کامیاب بن سکتا ہے اس طریقے کا تعلق انسان کی جان سے ہے اور جان لگانے سے ہی انسان کے اندر اسلام آتا ہے حقیقت میں جان کے استعمال کا نام ہی اسلام ہے ۔مکان، کپڑے، زمین، آسمان دین نہیں بنیں گے بلکہ ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، اور زبان کے استعمال کے طریقے دین بنیں گے چاہے صدر ہوں، وزیر ہوں، گورا ہو، کالا ہو، کسی قوم کا ہو ان سب کے سر سے لیکر پیر تک جو اعضاء ہیں ان کے استعمال کے ایک خاص طریقے کو اسلام کہتے ہیں اگر اس خاص طریقے سے اپنے ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، اور زبان کا استعمال کرنا آگیا تو انسان کامیاب ہو جائے گا،

چاہے وزیر ہو یا فقیر ہو،

چاہے گورا ہو یا کالا ہو،

چاہے محل میں رہتا ہو یا جھوپڑی میں رہتا ہو،

چاہے اس زبان کا ہو یا اس زبان کا ہو،

چاہے غار میں جا کر پڑ جائے یا جنگل میں جا کر پڑ جائے،

چاہے کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو پر اس کو عزت ملے گی غیبی طاقتیں اس کے سامنے پامال ہو جائیں گی اور ظاہری طاقتیں شکست کھا جائیں گی یہ جہاں جائے گا ہاتھ، پیر، آنکھ، کان اور زبان کو لیکر جائے گا اور ان چیزوں کے دینے والے خدا کا غیبی نظام ہر وقت ہر جگہ اس کے ساتھ ہے اگر انسان دنیا کے چکر میں پڑ کر وہ طریقہ نہ سیکھے اور وہ طریقہ اس کی زندگی میں نہ آئے یہ بس بیل، دکان، زمین اور مکان میں لگا رہے تو یہ چیزیں آدمی کے ساتھ ہر جگہ نہیں جاسکتیں اپنے گاؤں کو چھوڑ کر شہر میں رہنے چلے جاؤ تو گاؤں میں جو کچھ تم نے بنایا ہے وہ سب شہر نہیں لے جاسکتے کہ کچھ سامان لے آو پر سب جگہ وہ بھی نہیں لے جاسکتے اگر دوسرے ملک میں رہنا چاہو تو وہاں اتنا بھی سامان نہیں لے جاسکتے اور جس سامان کے ساتھ تم سارے ملکوں میں لے جا کر پھر سکتے ہو اسے قبر تک نہیں لے جاسکتے کہ جن چیزوں سے تمہاری موت و حیات کا،

بیماری و تندرستی کا اور

کامیابی و ناکامی کا کوئی تعلق نہیں وہ کہیں ہے کہیں نہیں ہے کہیں لے جاسکتے ہو کہیں نہیں لے جاسکتے ہو پر ہاتھ، پیر

،آنکھ، کان اور زبان جس کے ٹھیک ہونے یا بگڑنے سے

تمہاری عزت ہوگی یا ذلیل ہو گے

کامیاب ہو گے یا ناکام ہو گے

پٹائیوں سے بچو گے یا پٹائیاں ہوں گی

ان کو کہیں لے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا کہ ہوائی جہاز میں، پانی کے جہاز میں، خچر پر، گدھے پر یا پیدل ہو یہ سب تمہارے ساتھ جائے گا فقیر، صدر، وزیر سب کے ساتھ جائے گا جس سے اسکی راحت و تکلیف کا، موت و حیات کا صحت و بیماری کا تعلق ہے وہ ہر ایک کے ساتھ سارا کا سارا جائے گا، حق تعالٰی شانہ نے ہر آدمی کو کامیابی کے اسباب دینے میں کوئی تفریق نہیں کی. کامیابی کے اسباب

جہاز اور ریل نہیں ہیں،

گیہوں، جو، اور جوار نہیں ہیں،

کارخانے، کوٹھی اور دکان نہیں ہیں،

سونا، چاندی، ہیرے اور جواہرات نہیں ہیں،

کامیابی کے اسباب آپ کے سر سے لے کر پیر تک کے بدن کے اعضاء سے نکلنے والے عمل ہیں. وہی دو کان اور دو آنکھیں سب کی ہیں ان آنکھوں، کانوں سے جو عمل نکلیں گے ان پر کامیابی یا ناکامی ہوگی. اگر فقیر اندھا ہو سکتا ہے تو وزیر بھی اندھا ہو سکتا ہے اگر ہم نے محنت کر کے جان لگا کر، جان جھونک کر محنت کر کے اپنے بدن کے اعضاء کے عمل کو درست کر لیا تو ہم کامیاب ہو نگے اور اگر خدا نخواستہ آنکھ بن گئی ایسی جس پر پٹائی ہو،

زبان بن گئی ایسی جس پر ذلیل ہوں،

کوئی جھٹکا آئے گا کہ سرمائیداری کا نقشہ ٹوٹے گا،

وزیر کی وزارت کا خاکہ بگڑے گا ٹوٹ کر گرے گا،

دنیا میں بھی مصیبتیں اٹھائے گا اور آخرت میں جہنم جائے گا خدا آدمیوں کو جو کچھ بھی دیتے ہیں اسکی محنت پر دیتے ہیں، محنت کی مال پر تو مال مل جائے گا لیکن آپ بھی محتاج اور مال بھی محتاج کہ اندھے کو راستہ دکھانے کے لیے اندھے کو ساتھ کر دیا لنگڑے کو لنگڑا دیدیا، بھوکے کو بھوکا دے دیا لنگڑے کو لنگڑا دینے سے لنگڑا پن بڑھ گیا یا علاج ہو گیا؟ مال محتاج ہے کہ اگر اس پر کتا پیشاب کر جائے تو یہ مال اس کتے کی ٹانگ نہیں پکڑ سکتا ،اسی مال سے مکان بنالیا تو وہ مکان بھی مال کی طرح ہی محتاج ہے، مال سے بھینس، گائے، بکری لے آئے وہ بھی محتاج، ایک محتاج ملا تو حاجتوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا.

انسان کی بیماری یہ ہے کہ آدمی اپنے جیسے محتاجوں کے ہاتھ میں اپنی حاجتوں کا انتظام سمجھتا ہے، یہ خوش ہے کہ میرے پاس اتنی بھینسیں ہیں، اتنا نقدی ہے کسی دفعہ میں پولیس نے دھر لیا تو سارے محتاج گھر میں موجود ہیں اور یہ جیل خانے میں کہ سو ہاتھ کی دوری پر اسکا گھر ہے اور یہ قبر میں پڑا ہوا ہے جہاں اسکی پٹائی ہو رہی ہے کہ وہاں کوئی کام نہیں آتا آج محنت کر رہے ہو مال پر کہ مال مل جائے گا تو کام چل جائے گا اب مال مل گیا تو چیزیں لینے پر محنت کی تو خدا مال بھی دیدیں گے اور چیزیں بھی دیدیں گے پر خوف او رحاجت میں اضافہ ہو جائے گا جو آدمی مال اور چیزوں پر

محنت کرے گا وہ آخرت میں بھوکا، پیاسا مرے گا، پیپ اور خون کے آنسو روئے گا۔ اپنے ہاتھ، پیر، کان، آنکھ اور زبان ٹھیک کرلے، اپنے اوپر محنت کر کے اپنے اعضاء اور جوارے کے عملوں کو ٹھیک کرلے تو یہ ہے بڑا بھاری سرمائے دار، بڑا بھاری حاکم، بڑا بھاری کامیابی والا، چاہے مکان نہ بنا، عہدہ نہ ملا، زمین نہ ملی، کہ کوئی چیز اسکے پاس نہیں ہے پر ہاتھ، پیر، آنکھ، کان اور زبان کے سارے عمل صحیح ہیں اپنی انسانیت کو اس طریقے پر استعمال کرتا ہے جو طریقہ محمد ﷺ لائے تو ایسوں کے دشمن ختم ہوں گے اور دوست بڑھیں گے اسکو زمینیں اور جائدادیں ملیں گی کیونکہ کامیابی جان کو جان پر جھونکنے میں ہے جان کو عہدوں پر، مکانوں پر جھونکنے میں ناکامی ہے۔

جان کو جان پر ہی خرچ کرو کہ میرا استعمال ٹھیک ہو جائے اللہ رب العزت کو میرا جو استعمال پسند ہے وہ آجائے اسی واسطے اللہ رب العزت کی طرف سے چوبیس گھنٹے میں پانچ مرتبہ آواز لگتی ہے کہ کبھی مکان میں ہو، کبھی زمین میں ہو، کبھی دکان میں ہو، کبھی بازار میں ہو وہاں آواز لگی اللہ اکبر، اللہ اکبر، کہ چیونٹی بہت چھوٹی ہے چیونٹا بڑا ہے، ستارے، بہت چھوٹے ہیں چاند بڑا ہے، سورج بہت چھوٹا ہے آسمان بڑا ہے، آسمان سے جبرائیل بڑا ہے آخر میں جا کر کہدو کہ یہ سب ذرّے کی طرح چھوٹے ہیں اکیلا اللہ بڑا ہے اس لیے کہ یہ سب مخلوق ہیں اور اللہ خالق ہے اگر یہ چیونٹی چھوٹی ہے تو وہ چیونٹی بڑی کیسے ہے؟ کہ یہ اس چیونٹی کا بچہ ہے لیکن چیونٹی خود چھوٹی جنس ہے باپ کوئی کام نوکر سے کہے تو بڑا بیٹا نوکر سے یوں کہے کہ تم یہ کام نہ کرنا، نوکر کہے کہ میں تو بڑے کی مانوں گا بیٹا کہے کہ میں بھی تو بڑا ہوں یہ سن کر باپ کو غصہ آگیا تو بیٹے نے باپ کو دھکّہ دیکر نکال دیا کہ میں تو چار بھائیوں سے بڑا ہوں کسی کے دل میں اپنی بڑائی کا اگر ایک ذرّہ بھی ہے تو دوزخ میں ڈالا جائے گا کہ تو تو چھوٹی جنس ہے پھر بھی تو نے اپنی بڑائی کا خیال کیا۔

اللہ اکبر! آج دنیا میں تعارف کے طور پر جو چھوٹا بڑا کہا جا رہا ہے اس سے کہیں دھوکہ نہ کھا جانا کہ یہ بہت بڑے آدمی ہیں یہ گورنر صاحب ہیں یہ وزیر اعظم ہیں یہ سارے چھوٹے ہیں کیونکہ خدا نے ان کو منی کے قطرے سے بنایا اور اپنے حکم سے بنایا ہے،

ایک حکم دیا زمین بن گئی۔

ایک حکم دیا سورج بن گیا۔

ایک حکم دیا چاند بن گیا اور ایک حکم سے ان سب کو توڑ دیں گے۔

اللہ اکبر! ساری زمین و آسمان پر نگاہ ڈالو اللہ اکبر ایک آدمی کے پاس سو بگھہ زمین، سارے ملک کی زمین اس سے بہت بڑی اور ساری دنیا کی زمین اس سے بھی بڑی پھر ساتوں زمین اور بھی بڑی ہیں اب ساتوں زمین و آسمان بہت بڑے ہیں اللہ اکبر اللہ اگر چاہیں تو

سارے نبیوں کو ایک حکم سے دوزخ میں ڈال دیں کوئی چوں کرنے والا نہیں

سارے فرشتوں کو ایک حکم سے دوزخ میں ڈال دیں کوئی اُف کرنے والا نہیں

اب اللہ اکبر کہا تو چھوٹا بڑا چوہا بھی کہا جاتا ہے بڑے کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ جس کے اوپر کان میں لفظ بڑا پڑ گیا اس سے تمہارے مسئلے کا کوئی تعلق ہو بہت بڑا کارخانہ یا بہت بڑا ملک یہ سب ایسے ہیں جیسے بہت بڑا چوہا۔

اب ایک چھوٹے سے بلّی کے بچے نے کہا میاؤں، ایسے ہی یہ جتنے بڑے ہیں کلکٹر صاحب، وزیر صاحب، زمیندار صاحب،

خدائے پاک کی قسم! جو آدمی خدا کے غیر کو بڑا قرار دیتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوہے کو بڑا ماننے والا اگر ایک فرشتہ میاؤں کردے جو وزیر اعظم کی حیثیت ایک بڑے چوہے سے زیادہ نہیں ہے ملک الموت سے کہا جائے گا کہ جا عرش والے فرشتے کی روح نکال دے، نکال دی اب کون

باقی ؟ہم چاروں باقی ،جاؤان تینوں کی بھی روح نکال لاؤ ،اب کون باقی ؟جی آپ باقی اور میں باقی تو بھی مرجا ،وہ بھی مرگیا .یہ کیا بڑے ہوے ،ارے ابڑا وہ ہوا جس کے حکم سے یہ سب ہورہا ہے .تعارف کےطور پر چھوٹا بڑا بولا گیا کہ کارخانوں ،اٹم بم ،ہوائی جہاز ،راکٹ چھوٹے ہیں اکیلا اللہ بڑا ہے

اللہ اکبر کہ فلاں پرزہ ہےتو بہت چھوٹا مگر اس کی وجہ سے یہ کارخانہ بند ہے ارے !تیری کھیتی پر ،مال پر ،فوج پر ،صدر پر ،وزیر پر ،تیری محنت پر ،تیری تدبیر پر ،کوئی مسئلہ موقوف نہیں پہلے درجے میں کہا گیا کہ یہ سب چھوٹے ہیں ان سے کچھ نہیں ہوتا ان باغوں سے ،جانوروں سے ،زمینوں سے ،انسانوں سے کچھ نہیں ہوتا یہ بہت چھوٹے ہیں ان کے اعتبار سے دیکھنا ،بیٹھنا کھڑا ہونا فضول ہے

اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًالرَّسُوْلُ اللہ .

اگر تم کامیاب بننا چاہتے ہوتو اس بڑے نے جس کے کرنے سے سب کچھ ہورہا ہے اس نے محمد ﷺ کو اپنا قاصد بنا کر تمہارے پاس وہ طریقہ دیکر بھیجا ہے جس سے سارے انسانوں کو کامیابی ملے گی بزرگوں پر بھی یہ شرط آئے گی کہ اگر وہ حضور ﷺ کے عمل کے خلاف کوئی کام کررہا ہے تو وہ بزرگ نہیں ہوسکتا اب تو صرف حضور ﷺ کا عمل ہی نمونہ ہے کوئی سلاطین ،وزیر بن جائے ،سائنس داں بن جائے مشائخ بن جائے ہم ان میں سے کسی ایک کے بھی کہنے پر نہیں چلیں گے صرف حضور ﷺ کے کہنے پر چلیں گے اگر وزیر یا صدر حضور ﷺ کے خلاف بول رہا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے گدھا بول رہا ہے کتے کے بھونکنے پر اگر کوئی اپنا رخ موڑ دے تو وہ منزل تک نہیں پہنچ سکتا کان گدھے کی آواز سننے کے لیے نہیں ہیں تو گدھے جیسے آدمیوں کی بات کیسے سنیں یہ کان تو صرف حضور ﷺ کی بات سننے کے لیے ہیں جب یہ آنکھ گدھے ،کتے کو دیکھنے کا لیے نہیں ہے تو گدھے ،کتے جیسے انسانوں کو کیسے دیکھے .

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ . حَیَّ عَلَی الْفَلَاح.

نماز کے لیے آجا ،کامیابی لینے کے لیے آجا آنکھ سے ،زبان سے کامیابی ملے گی تو انہیں خدا کے لیے استعمال کر اگر تو نے اپنے جسم کے اعضاء کو دس منٹ صحیح استعمال کیا تو چوبیں گھنٹے میں تیری کامیابی کی مقدار دس منٹ .جس بڑے کی بڑائی سے آنکھیں ملیں اسے اسی خدا کے لیے استعمال کر بدن کے سارے اعضاء کو صرف اسی کے لیے استعمال کر جس کی بڑائی کے صدقے میں تمہیں یہ سب ملا ہے تو پھر وہ تیرے حسن وجمال کو اور بڑھائے گا خدا کے اعتبار سے بولنے والا بن اگر ساری دنیا تیتے ہاتھ میں آجائے تو بھی دنیا کے اعتبار سے نہ بول تیری ہر چیز بڑھتی چلی جائے گی یہاں تک کہ ساتوں زمین وساتوں آسمان سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی یہ آنکھ خدا نے دی تھی اپنے حکم پر استعمال کرنے کے لیے اگر اس آنکھ سے دوسروں کو بڑا سمجھ کر دیکھا اور اس پر خرچ کردیا تو تیری کامیابی کی مقدار گھٹتی چلی جائے گی اور گھٹتے گھٹتے بالکل ختم ہوجائے گی پھر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا.

کھیتی میں بھی سر سے لیکر پیر تک ،

گھر میں بھی سر سے لیکر پیر تک ،

دکان میں بھی سر سے لیکر پیر تک ،

حکومت میں بھی سر سے لیکر پیر تک ،

دوستوں میں بھی سر سے لیکر پیر تک ،

دشمنوں میں بھیسر سے لیکر پیر تک،

سفر میں بھیسر سے لیکر پیر تک،

بیوی کے ساتھ بھی سر سے لیکر پیر تک،

بچوں کے ساتھ بھی سر سے لیکر پیر تک،

ماں باپ کے ساتھ بھیسر سے لیکر پیر تک،

جسم کے سارے اعضاء کو محمد ﷺ کے طریقے پر استعمال کر لے تو آج جتنے ملک و مال کے نقشوں سے بڑے بن رہے ہیں خدا تیرے سامنے ان کو ذلیل کر کے دکھائیں گے یہ سب تیرے سامنے ہاتھ جوڑ جوڑ کر اپنی حاجت کہیں گے کہ اللہ سے میرے لیے دعا کر دو تو جس راستے سے گزر جائے گا کاریں موٹر رک جائیں گی، پارلیمنٹ سے گزر جائے تو گردنیں جھک جائیں گی اس لئے کہتے ہیں کہ تین چلّے دیدو تو کہتے ہو کہ صاحب میں تو زمیندار ہوں کیا مطلب کہ میں زمیندار ہوں؟ کہ میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے کسی اور کو پکڑ لو، ارے! کوئی اور جائے گا تو وہ کامیاب ہو گا لیکن تو تو مصیبتوں میں مبتلا ہو گا۔

سارا مسئلا آسان ہے اگر ان نقشوں سے اپنے آپ کو نکال لیا جائے کیونکہ جن نقشوں میں رہتے رہتے اللہ کی بڑائی دل سے نکل گئی اب بغیر ان نقشوں کو چھوڑے اللہ کی بڑائی دل میں کیسے آئے گی اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ کو جو سب سے پہلا حکم ملا ہے کہ اے نبی آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جنہوں نے چھوٹوں کو بڑا سمجھ رکھا ہے کہ اگر یہ انہی کو بڑا سمجھ کر چلتے رہے تو آفتیں اور مصیبتیں ان کو گھیر لیں گی سب سے پہلی محنت اور سب سے پہلی آواز یہی ہے سب سے پہلے بچے کے کان میں جو آواز دی گئی جس بچے نے ابھی کچھ نہیں دیکھا ہے کہ بیٹا ''اللہ اکبر'' بہت بڑی کامیابی کا راز اس میں ہے بس تو خدا کی بڑائی کو پہچان جائے کہ وہ اتنا بڑا ہے ہماری کوئی حد نہیں ہم اتنے چھوٹے سے چھوٹے ہیں کہ ان کی بڑائی کو دیکھ نہیں سکتے حضرت محمد ﷺ نے اللہ کو دیکھا ہے اس لیے وہ بینا ہیں اور ہم سب نابینا ہیں

دیکھنے والے نے یہ بتلایا کہ خدا کی بڑائی کے اعتبار سے اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی کے عمل ٹھیک کرو

جو بولنے کو بتلایا وہ بولو

جو دیکھنے کو بتلایا وہ دیکھو

جو سننے کو بتلایا وہ سنو

جو کرنے کو بتلایا وہ کرو

پہلے دن سے جو آواز کان میں پڑی ہے آج تک وہ آواز خدا کان میں پہنچا رہے ہیں پر تو کہے کہ میرا زمیندارا ٹوٹ جائے گا اچھا تو آپ ہو گئے زمیندارا چلانے والے، ارے گدھے! تیرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے تیری حیثیت منی کے قطرے کی بھی نہیں ہے خدا نے تجھے بنایا ہے اگر وہ تیری ٹانگ توڑ دیں تو کیا کرے گا باہر تو دھوکہ ہے حقیقت کچھ اور ہے، آنکھوں سے دکھائی کچھ دیرہا ہے پر کر خدا رہا ہے، اب مسجد میں آجاؤ یہ مسجد دوربین ہے حضرت محمد ﷺ نے اس دوربین سے صحابہ کو اللہ سے ہوتا دکھایا، جنت دکھائی، دوزخ دکھائی، حشر دکھلایا آج تو مکانوں کے دیکھنے کے اعتبار سے دوربین بنائی گئیں ہیں پر دوربین میں اگر کیچڑ ہو تو دکھائی نہیں دے گا حضرت محمد ﷺ نے مسجد کو نقشوں سے پاک صاف رکھ کر اس میں دعوت، تعلیم، ذکر اور نماز کو لگا دیا تو مسجد دوربین بن گئی کہ

کوئی شیر دکھائی دیا تو عرش تک کا سلسلہ جڑ جائے گا

کوئی مسئلہ آیا تو ساتوں زمین و ساتوں آسمان کے اوپر نگاہ چلی جائے گی

کوئی بات پیش آئی تو حشر تک سامنے آجائے گا

وہ دوربین جس نے پچھلے زمانے کے سارے انبیاءؑ کی زندگی ہمارے سامنے کردی اس لیے اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہمیں تو خدا کی ذات کے خزانوں سے زندگیاں بنانی ہیں ہم زمیندارے سے نہیں پلتے ہماری پرورش کا ذریعہ زمیندارا، سیاست، سائنس کچھ نہیں، ہمیں زمین و آسمان سے کوئی تعلق نہیں، چھوٹوں کو کون منہ لگائے ہمارا تعلق زمین و آسمان پر قبضہ رکھنے والے خدا سے ہے ملک اور عہدے اسی سے لینے ہیں جو کچھ بھی چھنا ہے سب واپس لینا ہے ہمارے اوپر جو آفتیں آئیں ہیں ان کا بدلہ لینا ہے آخرت میں بھی لینا ہے اور دنیا میں بھی لینا ہے چھوٹوں سے نہیں لینا جو بڑا ہے اس سے لینا ہے توحید و سنت سے لینا ہوگا اکیلا اللہ سب کچھ کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے طریقے پر کرنا ہے حضرت محمد ﷺ بھی ایک اور اللہ بھی ایک وہ رب ہونے میں ایک ہیں اور اس سے لینے کا طریقہ بھی ایک ہے وہ طریقہ حضرت محمد ﷺ کے عمل ہیں جب ہم حضرت محمد ﷺ کے طریقے پر آئیں گے اللہ نعمتوں کی بارش کریں گے ہم یوں نہیں کہتے کہ تم بالکل فقیر ہو جاؤ بس زاہد بن جاؤ تم ممبریاں لیتے ہو ہم تو کہیں کہ تم وزارتیں لو صدارتیں لو اور اس سے آگے ان کی امانتیں اور ریاستیں لو ایسے کہ تمہارا کوئی حریف نہ ہو کوئی ملک لینے سے ملتا ہے اور کوئی ملک اللہ کے دینے سے ملتا ہے سب کچھ اللہ کا ہے اور کسی کا نہیں ہے ہر ملک خدا کا ہے اللہ کی عدالتوں کا معاملہ اللہ سے کرو اللہ کی زمین کا معاملہ اللہ سے کرو بس اللہ کی بڑائی دل میں پیدا کرو اس کے لیے ساری دنیا میں ان کی بڑائی کے گیت گاؤ

یہی تمہارا کام ہے

یہی تمہاری آواز ہے

یہی تمہارا نعرہ ہے

تسبیح پھیلانا، تصدیق پھیلانا اللہ کی ذاتِ عالی سے فائدہ اٹھانے کے طریقے کو ساری دنیا میں قائم کرنا یہی تمہارا کام ہے اپنی زندگی سے یہ ثابت کردو کہ ہم یہ مانتے ہیں کہ

ہماری زمینوں سے نہیں ہوتا

ہمارے کمانے سے نہیں ہوتا

ہمارے گھر والے ہم سے نہیں پلتے اللہ پالتا ہے

ہم خود زمین و آسمان کے درمیان کی کسی چیز سے نہیں پلتے ہمارا خدا ہمیں پالتا ہے جو کام خدا نے دے دیا ہے اسے عالم میں کرتے پھرو زمیندارے کا وقت آگیا گھر والے پوچھ رہے ہیں کہ کہاں جا رہے ہو؟

اللہ کے کلمے کو پھیلانے

ہم لوگوں کا کیا ہوگا

ارے! کیا تو گدھی ہے تیرے عقیدے ابھی ٹھیک نہیں ہوئے ارے میرے ہونے یا نہ ہونے سے کیا ہوگا اگر اللہ ہم سب پر چھت گرادے تو میں کیا کرسکتا ہوں؟

اللہ کی آواز لواور اللہ کی بڑائی کی آواز لو توحید کی آواز لو اور کوئی جگہ ایسی نہ چھوڑو کہ اپنی بساط بھر محنت کر کے اس آواز پر لوگوں کے قدم نہ اٹھوا لو ،ساری زمین ،سارا ملک و مال سب کچھ میرے پیروں کے نیچے ہوگا اگر اس کام کی طاقت تجھے دیکھنی ہے تو اس کام کو اس طرح کرو جس طرح جاہل انسان سیاست پر ، ملک گیری پر ، دکانوں اور کارخانوں پر محنت کرتا ہے کہ بس رات دن اسی کی دھن سوتے جاگتے وہی نقشے اگر تو اپنی بوٹی بوٹی کروادے یا رات دن جنگلوں میں مارا مارا پھرے تو کیا تو خدا کی بڑائی کا حق ادا کرسکتا ہے؟ تیرے پاس کیا ہے کہ اسی کی دی ہوئی ایک حقیری جان ہے اور اسی کے دیے ہوئے چند ٹھیکرے ہیں اب تو اس جان کو اور ان ٹھیکروں کو اسی کی بڑائی بولنے میں لگادے پھر اس کے خزانے میں جو کچھ ہے وہ سب تجھے دینے کے لیے خزانوں کے دروازوں کو کھول دیگا

اب تو باہر نکل کر چوبیس گھنٹے اللہ کے اعتبار سے استعمال ہونا سیکھ لے پھر واپس آ کر اسی محنت کو کرنے کے لیے مسجدوں میں زیادہ وقت لگا تو تیرا خزانہ ٹھیک ہوگا

تیرا بولنا

تیرا سننا

تیرا سوچنا

تیرا چلنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا تم کیا پی رہے ہو؟ اس نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے تین مرتبہ یہی سوال پوچھا کہ زبان کا استعمال خدا کے اعتبار سے نہیں ہو رہا ہے اس لیے وہ شخص چپ ہے چوبیس گھنٹے کی زندگی جب ہی قابو میں آئے گی جب باہر نکل کر اللہ کے اعتبار سے استعمال ہونا سیکھ لیں ہمیں پہنچتے پہنچتے یہاں تک پہنچنا ہے کہ ہمیں جائدادیں اور مکان برے لگنے لگیں جھونپڑوں میں رہنا ہمیں اچھا لگنے لگے کہ حضرت محمد ﷺ کی سیدھی سادہ زندگی اللہ کو راضی کرنے کے لیے اچھی لگنے لگے وہ فقیروں کی زندگی جو حضرت محمد ﷺ کے طریقوں پر ہو بادشاہوں کی زندگی سے اچھی ہے محمد ﷺ کے طریقوں کو ناپسند کرنے والے گدھوں کو خدا وزارت کی کرسی پر بٹھائے تو کیا تم یہ تمنا کرو گے کہ تم گدھے بن جاؤ؟ محمد ﷺ کے طریقوں سے ہٹ کر ، اللہ کے یقین سے ہٹ کر آدمی گدھے سے زیادہ حقیر ہے ، کتے اور سور سے زیادہ حقیر ہے تو کیوں گدھا بننے کے پیچھے پڑے ہوئے ہو تم تو یہ طے کرو کہ چاہے ہمارے پاس کچھ نہ رہے ہمیں تو آدمی بننا ہے اس کے لیے چار مہینے کچھ بھی نہیں ، ابھی تو عمروں کی ، سالوں کی ضرورت پیش آئے گی ۔

چار مہینے تو ایسے ہیں جیسے پرائمری ، کہ پرائمری والوں کو کوئی عہدہ نہیں ملتا ہے پرائمری والے تو اس لیے ہیں کہ کوئی کہے کہ ہم نے اتنوں کو پڑھایا تو پرائمری والوں کو بھی گن لو چار سال لیکر پرائمری والا بنائے ، احمق بنائے ، خون چوسنے والا بنائے سوائے اس کے کہ کچھ بد اخلاقیاں آ جائیں جہاں لڑکے لڑکیوں کا اختلاط ہوتا ہے اب مردم شماری اس بات کی کہ کون ہے کہ کون ہیں جنہوں نے نبیوں کے راستے پر محنت کی تھی تو اس مردم شماری میں یہ تین چلے والے یعنی پرائمری والے بھی آجائیں گے ۔ یہ راستہ چل جاوے کہ اس راستے پر چلنے والوں کو ملک و مال کے نقشوں پر ٹھوکر مارنا آجائے تو لوگ وزارت اور صدارت کو چھوڑ کر اس کو ترجیح دیں گے اس لیے پیدل علاقوں میں کلمہ کا نعرہ لگاتے ہوئے پھرو کہ یہ راستہ چالو ہو جائے

بعد نماز مغرب بنگلے والی مسجد

۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے بھائیوں اور دوستوں! خدا نے قرآن پاک میں سارے مسئلوں کے لیے دعائیں بتائی ہیں سارے نبیوں کی دعائیں الگ الگ ہیں کسی کی دعا پر کھانا اتر رہا ہے، کسی کی دعا پر پانی کا چشمہ نکل کر صحت مل رہی ہے، بانجھ عورت سے بچہ پیدا ہونا اور حکومت کے شر و ظالم کے شر سے بچنے کی دعا، برکت کی دعا، روٹی ملنے کی دعا. اگر دعا پر مسائل آ جائیں تو یہ جورات و دن ہم کمائی پر لگے ہوے ہیں اور کمائی کے لیے یہ جورات اور دن ڈنڈے برس رہے ہیں یہ سارے مسئلے ختم کہ کوئی بات نہیں دعا کریں گے بالکل آسان مسئلہ یہ ہے کہ ہر آدمی کی اپنی دعا قبول ہو.

حضورﷺ ہر آدمی کو دعا والا بنا کر گئے پر ہم خود دعا والے نہ بن کر کسی سے دعا کرنے کو کہہ رہے ہیں یہ یہود اور نصاریٰ کی تقسیم ہے کہ انہوں نے خوب خون پیا، خوب غضب کیا، خوب زنا کیا، بس آٹھویں دن گرجا میں جا کر پادری سے دعا کرا رہے ہیں. ہم سو سال تک عیسائیوں کی غلامی میں رہے اور اب پنڈتوں کی غلامی میں ہیں یہ بھی اسی قسم کے آدمی ہیں یہ سب بھی عمل سے آزاد ہیں بس گائے کے نام پر ہزاروں آدمی مار دئے اور آٹھویں دن مندر میں جا کر حاضری لگا دی. حضورﷺ سب کو دعا والا بنا کر گئے تھے اور اتنا ہی نہیں بلکہ ہر ایک کو دعا والا بننے کا راستہ بھی دکھلا کر گئے تھے بس اس راستے کو آج چالو کرنے کی بات ہے یہ بھی نہیں کہ بزرگوں کے ہوتے ہوے ہم کیوں دعا مانگیں سارے صحابہؓ کے ہوتے ہوے تابعی دعا مانگتا ہے اور اس کی دعا پر سواری زندہ ہوتی ہے. حضورﷺ ہمیں یہ راستہ بتا کر نہیں گئے کہ بعض لوگ دعا والے بن جائیں اور باقی دعا کرانے والے حضورﷺ نے

نہ عالموں کو عوام پر چھوڑا

نہ عوام کو عالموں پر چھوڑا

نہ حاکموں کو محکوم پر چھوڑا

نہ محکوم کو حاکموں پر چھوڑا

تم ذرا اس زندگی کو تصور کرو کہ وہاں کوئی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا تھا کسی کی چیز پر نظر نہیں رکھتا تھا کوئی کسی سے لالچ نہیں کرتا تھا کہ ہر ایک کی زندگی مستقل بن رہی تھی وہ چیزوں پر موقوف نہیں تھے بس چوبیس گھنٹے کی زندگی کو حضورﷺ کے طریقوں پر گزارلو مسئلہ حل

حضورﷺ کے طریقوں کو زندگی میں لانے کے لیے پیسہ گھٹے تو گھٹنے دو کیونکہ پیسے کے راستے سے دعا قبول نہیں ہوگی بلکہ حضورﷺ کے راستے سے دعا قبول ہوگی اب سب سے پہلے اللہ نے جو دعا ہمیں دی ہے وہ یہ کہ ہم اللہ سے ہدایت مانگیں یہ پہلا درجہ موڑ کا ہے کہ چیزوں کے اعتبار سے ہم متفرق ہو کر چل رہے ہیں پہلی دعا یہ ہے کہ ہمارا سب کا اللہ کی طرف موڑ ہو جائے قرآن میں بہت ساری دعائیں ہیں دعائیں ساری قبول ہوں گی لیکن جب موڑ ہو جائے تب. یہ مظلوموں کی آہیں، بچوں کا خون، ناحق بازاروں میں آگ لگانا رنگ لائے گا جب تمہاری دعائیں قبول ہونے لگ جائیں، ملک یا مال کے طریقوں پر چلنے کا نام دعا نہیں ہے نبیوں کے طریقے پر جان و مال کے خرچ کے طریقے اختیار کئے جائیں تو دعا قبول ہوں گی لیکن دعا والے طریقے میں ترتیب قائم کرنا پھر اسی ترتیب پر عمل کرنا.

۱ ایمان کی دعوت

۲ تعلیم

۳ ذکر

۴ نمازیں

۵ خدمتِ خلق ان سب میں جان لگانی ہے اور خدا کے راستے کی نقل وحرکت پر پیسہ خرچ کرنا ہے

تعلیم وترتیب میں دوسروں کی ضرورت پوری کرنے میں کتنا مال خرچ ہوگا؟ اس کا علم لینا ہوگا پر سب سے پہلے یہ دعا کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم

اے اللہ اپنے راستے کی طرف ہم میں موڑ پیدا کردے ملک ومال کے ٹیڑھے راستے سے ہمارا رخ پھیر دے ہمارے نبیوں کے ،صدیقین کے ،صالحین کے اور شہداء کے راستوں کی ہدایت دیدے

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْن

قارون کے طریقوں سے موسیٰ کے طریقوں کی طرف موڑ دے

قوم نوح کے طریقوں سے نوح کے طریقوں کی طرف موڑ پیدا کردے

ہمارا دل ،ہمارے جزبات ،ہمارا یقین اور ہمارے رخ کو موڑ دے سب سے پہلی دعا یہی ہے باقی ساری دعائیں رکی ہوی ہیں کتنا ہی مانگو قبول نہیں ہوں گی اور جس کے اندر موڑ پیدا ہو گیا اس کی دعائیں قبول ہو جائیں گی اور جس کے اندر موڑ پیدا نہ ہو اس کی دعا کھینچ کر منھ پر ماردی جائے گی۔

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

میں کیا ہے؟ اس کی تفسیر قرآن میں یوں کہی گئی ہے ،نبیین ،صدیقین ،شہداء و صالحین محنت کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں اور ایک قسم ہے اپنی ذات سے صحیح چلنے والوں کی تین قسمیں ہیں جن سے ملک ومال کے طریقوں سے خدا کے طریقے کی طرف انسانی زندگی میں موڑ پیدا ہوتا ہے نبی خدا سے وحی لیکر اس پر محنت کرتے ہیں پھر صدیق اور شہید نبی سے وحی لیکر اس پر محنت کرتے ہیں اس لیے موڑ پیدا کرو جب موڑ پیدا ہو جائے گا تو لوگ صالح بننے کی کوشش کریں گے اور ان کے سامنے ملک ومال کے نقشے نہیں ہوں گے بلکہ ان کے سامنے خود کو صالح بنانا ہوگا۔

پہلی محنت ہوگی انسانیت میں خدا کی طرف موڑ پیدا ہونے کے لیے اس لیے نبیوں والی محنت پر کھڑے ہو جاؤ اپنے آپ کو سارے چکروں سے نکالو پھر خدا سے مانگو انسانیت کے سارے مسئلے حل ہوں گے پر سب سے پہلے محنت کرنی پڑے گی کہ ہمارا رخ سب کی طرف سے رب کی طرف مڑ جائے انسانیت کے اندر موڑ پیدا ہونے کے لیے دعا مانگو جب موڑ پیدا ہو جائے گا تو لوگ کوشش کریں گے کہ میں صالح بنوں لوگ غیبت اور بہتان چھوڑ دیں گے محبتوں پر آجائیں گے جو صالح بننے کے لیے محنت کرے گا خدا اسے صالح بنائے گا حدیثوں کے اندر آیا ہے کہ ایمان بغیر طلب کے نہیں ملتا ہے خدا اخلاق انہیں کو دیتا ہے جو خدا کو پسند ہیں وزیر کے لیے پسندیدہ ہونا شرط نہیں ہے اگر اسلام والی زندگی آجائے جس زندگی پر دعا کرنے مردہ سواری زندہ ہو جائے ،آسمان سے پکے پکائے کھانے اتر آئے اگر وہ زندگی آجائے تو یہ سب تمہاری پوجا کرتے پھریں گے وہ تو بیچارہ ماتھا ٹیکنے کو تیار ہے لیکن تم ہی نہیں چاہتے کہ یہ تمہارے سامنے جھکے انہوں نے خواجہ معین الدین کے سنے تو وہاں جاکر ماتھا ٹیک دیا۔

یہ جھکنے والا آج ہمیں کیوں مار رہا ہے؟ یہ اس لیے مار رہا ہے کہ تم ہمیں اپنے سامنے کیوں نہیں جھکواتے کہ اے مسلمان تو ہمیں اپنے سامنے کیوں نہیں جھکواتا آج ہم سانپ، بندر، دریا کے سامنے جھک رہے ہیں ارے! ہم تو تیرے بزرگوں کے نام تک پر جھکنے کو تیار ہیں تو ولیوں کی طرح کیوں نہیں بنتا؟

تو سورج کی طرح کوشن بن ہم اسکے آگے نہیں جھکیں گے تیرے آگے جھکیں گے

تو دریا کی طرح سخاوت سے بہنے والا بن ہم دریا کے آگے نہیں جھکیں گے تیرے آگے جھکیں گے

تو صالح بن نیک بن

تو دعا والا بن حضورﷺ کی زندگی ولی بنانے کی مشین ہے قرآن وحدیث پر محنت کر لے بس تو ولی بن جائے گا حضورﷺ والی زندگی چشمہ ہے ساری ولایتیں اسی سمندر سے پھوٹ رہی ہیں کوئی ایسا آدمی نہیں جو حضورﷺ والی زندگی سے کٹ کر ولی بن گیا ہو جو ولی بنا ہے حضورﷺ والی زندگی سے بندھکر ولی بنا ہے

تم خوشبو دار پھول بنکر،

چمکدار سورج بن کر،

سخاوت کے ساتھ بہنے والا سمندر بن کر،

ان کے سامنے آ تو یہ ہر چیز کو چھوڑ کر تمہاری طرف آ جائیں گے، یہ تو مانے ہوئے ہیں پر جیسا انہوں نے تم کو سمجھا ہوا ہے تم انہیں ویسے نہیں ملتے جتنے مسلمان بچے ہندستان کے اندر پرائمری میں پڑھ رہے ہیں تم اتنوں کو شمار کر کے چھ ماہ اور چار ماہ اس زندگی کو سیکھنے کے لیے ہمیں دیدو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے؟

بعد نماز مغرب بنگلے والی مسجد

۴ محرم ۱۳۸۴ ہجری

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

میرے دوستوں اور عزیزوں! دنیا میں محنت کرنے کے دو راستے ہیں ایک دنیا سے فائدہ حاصل کرنے کی محنت اور دوسری دنیا کے بنانے والے سے فائدہ حاصل کرنے کی محنت، دنیا سے لینے والوں کو بھی دنیا بنانے والے ہی سے ملتا ہے لیکن دنیا کے اعتبار سے ملتا ہے اور دنیا کے بنانے والے سے لینے میں دنیا کا بنانے والا اپنے اعتبار سے دیتا ہے۔ دونوں راستے میں شخصی، ملکی، اور عالمی اعتبار سے محنت ہوتی ہے انسان جس رخ پر محنت کرے گا اسے اسی رخ سے دنیا سے یا دنیا بنانے والے سے فائدہ ملے گا محنت کی تین شکلیں ہیں شخصی، ملکی اور عالمی شخصی محنت صالحین کی، ملکی محنت انبیاء کی اور عالمی محنت سید الانبیاء والی محنت ایک ہی ہے لیکن شکلیں اور میدان تین ہیں ایک ذات میدان ہو تو صالحین والی محنت، یا ایک علاقہ ہی میدان ہو تو انبیاء والی محنت اور سارے عالم کو میدان بناؤ تو سید الانبیاء والی محنت ہے مجاہدہ انسان پر محنت سے منکشف ہوتا ہے ہم نے دیکھا کہ زمین پر سونا، چاندی، کھیت اور باغ ہیں پر مزید محنت سے پتا چلا کہ اس میں پیٹرول اور فلاں فلاں گیسیں بھی ہیں مشاہدہ بڑھتا رہا مشاہدہ ہی انسان کو محنت کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

سیاسی، ملکی، تجارتی، زراعتی، سائنسی، محنت کا افتتاح مشاہدے سے ہوگا جتنی محنت بڑھے گی اس کا مشاہدہ بڑھے گا اور بقدر مشاہدہ اس چیز میں جذب ہوگا دوسری محنت میں بغیر مشاہدے کے صرف غیب کے یقین کی محنت ہوگی محنت کریں گے تو رخ قائم ہوگا پھر محسوس ہوگا اور آخر میں جا کر سب کچھ دکھایا جائے گا۔ ہمارا مشاہدہ ناقص بھی ہے اور جتنا مشاہدہ ہے وہ بھی غلط ہے، نہ خدا کا، نہ جنت کا، نہ دوزخ کا، نہ فرشتوں کا، نہ اثرات اعمال کا مشاہدہ ہے صرف ادویاں (دواؤں کا)، اغذیاں (غذاؤں کا) اصلحوں اور سامان کا مشاہدہ ہے کرنے والے کا مشاہدہ نہیں ہے البتہ استعمال ہونے والی چیزوں کا مشاہدہ ہے اسی وجہ سے یہ محنت کرنی پڑے گی تاکہ یقین بدلے اور چیزوں میں لگنے کے بجائے ہم اعمال میں لگیں اعمال بگڑے تو چیزوں میں ناکامی ہوگی اور عمل درست ہوئے تو بغیر چیزوں کے کامیابی ملے گی۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ۔ اللہ کی ذات کے سوا کی ہر شکل سے نہیں ہوتا حتیٰ کہ انبیاء کی شکل سے بھی نہیں ہوتا جب خدا چاہے سورج میں اندھیرا لے آوے سورج اپنی روشنی میں مختار نہیں ہے، حضرت محمد ﷺ اپنی ہدایت میں مختار نہیں ہیں آپ چاہیں پر خدا نہ چاہے تو ابو طالب کو ہدایت نہیں ہے آپ نہ چاہیں پر خدا چاہیں تو وحشی کو ہدایت ملی ایسے ہی عثمان کو بھی ہدایت مل گئی۔

یہ عثمان مجلس میں بیٹھے تھے آپ ﷺ کا دل چاہ رہا تھا کہ کوئی انہیں قتل کر دے جب کسی نے کچھ نہ کیا تو حضور ﷺ نے کلمہ پڑھا کر انہیں اسلام میں داخل کر لیا جب عثمان صحابی بن گئے ان کے جانے کے بعد حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی رجل الرشید نہ تھا جو انہیں قتل کر دیتا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اشارہ کر دیتے تو ہم قتل کر دیتے حضور ﷺ نے فرمایا! نبی کے لیے اشارہ کرنا مناسب نہیں ہے کہ وہ تو مطمئن ہو رہا ہے اور میں اشارہ کر کے اس کے خلاف کروں لیکن ابو طالب کو ہدایت نہ ملی جس کے لیے حضور ﷺ بے قرار ہوئے تو اللہ نے کہلا دیا

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ (سورہ قصص ۵۶)

جبرائیل و میکائیل، چیونٹی و مچھر سب پر اللہ کا قبضہ ہے جس سے جو چاہیں گے اس سے وہی ہوگا فرعون نے چاہا موسیٰ قتل ہو اور خدا نے چاہا موسیٰ فرعون کی گود میں پلے جو موسیٰ نہ تھے وہ تو فرعونیوں نے ہزاروں مار ڈالے ادھر جو موسیٰ ہیں انہیں خدا فرعون کی گود میں پلوا رہے ہیں معاہدے

اعظم جبرائیل کے ہاتھوں سامری مشرک کو بلوالیا، ادھر کافر اعظم فرعون کے ہاتھوں سے موسیٰ نبی کو بلوالیا، نصاریٰ کو یہ غلط فہمی ہوی کہ احیاء الموتہ (مردوں کو زندہ کرنا) نزولِ مائدہ (آسمان سے کھانا اترنا) عیسیٰؑ نے کیا حالانکہ یہ سب کچھ تو اللہ نے کیا تھا نبیؑ کے فعل کے ساتھ اللہ کی چاہ لگ گئی اس وجہ سے وہ کام ہو گیا اللہ نے جس شکل کو جس کام کے لیے بنایا ہے وہ ارادے خدا کے بغیر نہ ہو گا لیکن اللہ جو چاہیں کسی کے بغیر کردیں نبی کے بغیر ہدایت دیدیں کہ ابراہیمؑ، حضورﷺ، اور موسیٰ کو براہِ راست اپنے ارادے سے ہدایت دیدی نہ کسی حکومت سے ہو نہ کسی فرد سے نہ کسی چیز سے ہوتا اللہ کرنے والے ہیں صرف اللہ سے ہوتا ہے

ابراہیمؑ نے نمرود سے کہا

لَمْ تَرَاُ اِلَى الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَبِّهٖ اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اَذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ . (سورہ بقرہ ۲۵۸)

تو نمرود نے اس شخص کو ہلاک کردیا جس کی رہائی کا حکم عدالت نے سالوں کی رگڑائی کے بعد دیا تھا اور جس کے قتل کا حکم ملا تھا اسے رہا کردیا گویا مردے کو زندہ کردیا حکومت والوں کی عقل خدا مسخ کردیتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ بادشاہت میں کچھ نہیں ہے سب نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا! بادشاہ ہوتے ہی عمر آدھی ہوجاتی ہے لیکن میرے خیال میں آج کل تو عقل بھی جاتی ہے

ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا، اس حوض میں کتنا پانی ہے؟

وزیر نے کہا ہمیں خبر نہیں کتنا پانی ہے

بادشاہ نے کہا کہ کسی طالبِ علم سے پوچھو سپاہی گئے اور سبق میں دیر سے جانے والے ایک طالبِ علم کو زبردستی پکڑ لائے

بادشاہ نے طالبِ علم سے پوچھا اس حوض میں کتنا پانی ہے

اس نے کہا یہ تو بہت معمولی بات ہے اگر یہ حوض ایک پیالے کے بقدر ہے تو ایک پیالا پانی ہے اور اگر دو پیالے کے بقدر ہے تو اس میں دو پیالا پانی ہے

اب ابراہیمؑ نے نمرود سے ایسا سوال کیا کہ جس کا وہ جواب نہ دے پائے

قَالَ اِبْرَاھِیْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (سورہ بقرہ ۲۵۸)

زمین و آسمان کی ہر دکھنے اور نہ دکھنے والی شکل سے نہ ہو گا اگر محنت کرکے یہاں تک پہنچ گئے جہاں دھوکہ کھلتا ہے، حقائق کھلتا ہے مکے میں مشاہدہ نہ ہوا بلکہ یہاں بدر میں ظاہر ہوا کہ کرنے والے اللہ ہیں جب اکاشہ بن محسنؓ کی لکڑی کی ٹہنی کو تلوار میں بدل دیا جس کا لوہا بڑا اصاف اور مضبوط تھا اس لئے شکل سے جو پاک ہے اس سے ہونے کا یقین بنے کہ بغیر شکل کے ہوتا ہے اللہ جو چاہ لیتے ہیں وہ ہو جاتا ہے اگر خدا تمہیں توفیق دیں کہ شکل سے ذہن ہٹ کر عمل کا ذہن بن جائے اور اپنے عملوں کو پاکیزہ بنانے میں لگ جاؤ تو اگر تمہارے پاس کوئی بھی نقشہ نہ ہو گا تو خدا تمہیں کامیاب کرکے دکھائیں گے انسانوں کا مال سے عمل کی طرف رخ موڑنے کے لئے انبیاء نے ایک محنت کی اور ایک محنت کرائی تم دنیا میں خدا والے عمل پر محنت کرو یہ یقین جماؤ کہ ہم ان عملوں سے پلیں گے مزدوری سے لیکر ملک کی صدارت تک جو نقشے پھیلے ہوے ہیں کچھ عمل دے دیے گئے یہ تھوڑے سے عمل ہیں ان میں سب سے بڑا عمل اللہ کی طرف بلانا ہے اس کلمے کو لیکر پھر وایک ایک آدمی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ یہ جو

نقشہ تو لیے بیٹھا ہے اس سے کامیابی نہیں ملتی کامیاب اللہ کرتے ہیں خدا کی ذات کا یقین اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے اور خدا کی ذات سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے یہ نعرہ لے کر دنیا میں پھرو یہ اللہ کی طرف بلانا سب سے بڑا عمل ہے

بلانے والے کے پلنے کا کیا انتظام ہوتا ہے؟

اگر کوئی کسی کی طرف بلائے تو جس کی طرف یہ لوگوں کو بلا رہا ہے وہ اس کے خرچے کا ذمہ دار رہوتا ہے۔ الیکشن میں تم نے دیکھا ہوگا کہ پارٹی ایک آدمی کو نامزد کرتی ہے اب یہ جو ممبری کے واسطے نامزد کیا گیا ہے اس کی طرف ووٹ دلوانے کے لیے ورکر ہوتے ہیں وہ ورکر ہی پبلک میں جاتے ہیں جس زمانے میں یہ ورکر پبلک کو اس نامزد آدمی کی طرف بلاتے ہیں تو دن بھر موٹروں پر پھرتے رہتے ہیں ہوٹلوں پر ناشتہ اور کھانا کھا رہے ہیں ان سے کہو کہ ارے ورکروں تمہارے گھروں میں تو چوہے کود رہے ہیں تم کہاں سے مزے کر رہے ہو؟ جواب یہ ملے گا کہ تمہیں پتا نہیں ہے کہ ہم کانگریس کی طرف بلا رہے ہیں کانگریس کی طرف بلانے پر پلنے کا یقین ہے پر اللہ کی طرف بلانے پر پلنے کا یقین نہیں ہے دنیا والے تو اپنی طرف بلانے پر کام چلانے بھر کا خرچ دیتے ہیں وہ بھی جب تک ووٹ نہ پڑیں خدا کریموں کے کریم ہیں نسلوں تک رفاقت رکھیں گے کہ اس کے باپ دادا نے لوگوں کو میری طرف بلایا تھا جب ہم لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں گے تو آج جو ہمیں حکومت سے اور پبلک کی طرف سے پریشانیاں پہنچ رہی ہیں ان ساری پریشانیوں کو خدا ختم کر دیں گے غلط یقین کو اپنے اندر سے نکالو اور عملوں کا یقین بناؤ کہ میں جتنا خدا کی طرف بلانے میں پھروں گا، کلمہ سیکھوں گا، لوگوں کو سکھاؤں گا اور اس کو پھیلاؤں گا اللہ مجھے پالے گا

دوسرا عمل دیا تعلیم کا۔ اسکولوں میں لوگوں نے جو تعلیم تجویز کی ہے وہ دی جا رہی ہے کسی اسکول کے ماسٹر سے پوچھو تم کیا کرتے ہو؟

تو جواب دے گا کہ میں تعلیم دیتا ہوں

تعلیم دینے سے روٹی نہیں ملتی،

ارے احمق حکومت کی طرف سے طے کی گئی کتابوں کی تعلیم دیتا ہوں جس پر حکومت ہمیں تنخواہ دیتی ہے تعلیم بھی ایسی کہ پرائمری میں جو کچھ تم دیکھ کر جان جاؤ گے وہ اسے پڑھا کر بتلائیں گے کہ یہ بھینس ہے، یہ بلی ہے، یہ کتا ہے، اسے پڑھ کر بتلا رہا ہے اس پڑھانے والے کا تیس سال تک خرچہ کس نے اٹھایا؟ جس حکومت نے اس کو تعلیم قرار دیا اس نے پڑھانے کا خرچہ اٹھایا اسکول کے ماسٹروں کو تنخواہ اس بات کی مل رہی ہے کہ یہ گدھے کو گدھا بتلا رہا ہے، کتے کو کتا بتلا رہا ہے کاغذ پر بتلا رہا ہے آخر تک بے تکی تعلیم ہے اللہ سے ہوتا ہے یہ مخلوق کو بتا رہے ہیں اللہ کے رسول بڑے ہیں اور یہ دوسروں کو بتا رہے ہیں، یہ ہے قرآن، یہ ہے حدیث، یہ ہیں مسئلے مسائل، میں تمہارا خرچہ اٹھاؤں گا

ہم لوگوں کو قرآن سکھائیں گے اللہ ہمیں مکان دیں گے، زمین دیں گے ہمارا خرچ اٹھائیں گے، آج اللہ والے علم کو پڑھنے پڑھانے والے اس یقین سے نہیں پڑھتے پڑھاتے کہ اس علم کی مشغولی پر اللہ ہمارا سارا خرچہ اٹھائیں گے پہلے بھی اسی تعلیم پر حکومتوں کو جھکا کر دکھلایا تھا اگر اس یقین کے ساتھ ہم پڑھنے پڑھانے پر آ جائیں تو آج بھی حکومتوں کو جھکا کر دکھلائیں گے

تیسری چیز اللہ کا ذکر ہے کہ بڑے کی بڑائی کے تذکرے سے آدمی پلتا ہے کہ اس زمانے میں "جنتا" کی حکومت ہے جس زمانے میں واقعی بادشاہ اور وزیر ہوا کرتے تھے ذرا سی تعریف کر دو تو ہزاروں لیکر چلے آؤ اب اگر زرا تعریف کرو تو ایک پیالی چائے اور چار پکوڑی کھا کر چلے آتے ہیں وزیر بھی اپنی شان دکھلانے کو دو ایک بندوق والے کو ساتھ لے کر کھڑے ہو گئے تو شان بن گئی،

ایک منعم خان تھے یہ وزیر یا امیر تھے یہ اس وقت صحیح یاد نہیں ہے انہوں نے جنگل میں جا کر ڈیرا ڈال دیا وہاں ناشتے ہو رہے ہیں جانور کٹ رہے

ہیں ایک آدمی آیا اس نے ان کی شان میں شعر پڑھا کہ یہ نعمتوں والے ہیں یہ جنگل میں بیٹھ جائیں تو شہر بن جائے یہ سن کر معتصم نے کہا، مانگ! کہ مانگے اس نے کہا ایک لاکھ دے دو تو دے دیا تین دفعہ تین منزلوں پر ایسا ہوا پر چوتھی دفعہ میں وہ نہ آیا تو معتصم کہنے لگا کہ بڑا کم ظرف تھا میں نے تو سوچا تھا کہ میں تو ۱۷ لاکھ تک دوں گا پر تین لاکھ ہی لیکر رہ گیا اب بھی دیہاتی قوموں میں رواج ہے کہ بڑوں کی تعریف کرنے پر ملا کرتا ہے اللہ تو اللہ ہیں کہ میرے کمالات کا میری بڑائی کا تذکرہ کرو میں تمہیں پالوں گا اللہ کا ذکر کرو عزت ملے گی، حفاظت ہوگی، راحت، سکون، اطمنان ملے گا

دوسرا یہ کہ اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے کائنات (دنیا اور دنیا کی چیزیں) راستہ نہیں ہیں بلکہ اعمال محمد ﷺ ہی راستہ ہیں اگر اندر باہر محمد ﷺ والے عمل ہوں گے تو خدا کامیاب کردیں گے ورنہ نہیں جیسی زندگی انہوں نے گزاری ہے اس زندگی میں خدا سے استفادہ ہے سارے انبیاء کے راستے بند ہو چکے ہیں اب تو صرف محمد ﷺ والے راستے سے ہی خدا سے فائدہ ملے گا اب محنت ہوگی شکلوں کے غلط یقین سے خدا کے کرنے کی طرف اور اعمال محمد ﷺ سے ہوجانے کی طرف خدا نے کلمہ اور نماز دیا کلمے والے یقین کو دل میں گاڑنے کے لیے نماز پر محنت کرو جیسے سیاست، زراعت، تجارت، ڈاکٹری، ڈرائیوری، پہلوانی، تیر انسان کے استعمال کی مختلف شکلیں ہیں ایسے ہی نماز بھی انسان کی ایک خاص شکل ہے جس میں انسان خدا کے اعتبار سے استعمال ہوتا ہے سیاست میں ملک کا قابض بن کر یا قابض بننے کے لیے محنت ہے اس میں انسان کا استعمال ملک کے اعتبار سے ہے

آلاتِ طب کے اعتبار سے استعمال ڈاکٹری ہے

لوہے کے اعتبار سے استعمال لوہارپن ہے

خدا کے لینے کے اعتبار سے استعمال کا نام نماز ہے

اسی استعمال سے فوجوں، ہتھیاروں، راکٹوں کے مقابلے میں اللہ کی قدرت کے دروازے کھلیں گے جس دن چاہیں گے سائنسیات کو مٹی کردیں گے اور ہمارے اعمال کی طاقت کو ظاہر کردیں گے جیسے سانپ کو جب چاہا لاٹھی بنا دیا اور لاٹھی کو جب چاہا سانپ بنا دیا بڑے درخت سے چھوٹا سا دانا نکالا اور چھوٹے دانے سے بڑا سا درخت نکال دیا کائنات کا یقین نکالنا استفادہ قدرت کے لیے شرط ہے نیا نبی تب آتا تھا جب امت گذشتہ نبی کو ہی خدا ماننے لگتی تھی اگلا نبی آکر کہتا کہ وہ تو خدا کا بندہ تھا عیسیٰ کو ہم نے نبی مان لیا خدا نے کہا کہ اگر عیسیٰ اور اس کی ماں کیا سارے لوگوں کو خدا مار دے تو کون بچائے گا؟

انبیاء کے بارے میں خدا نے دو رخ رکھے ہیں ایک رخ میں نبی بیقرار نظر آرہا ہے اس کے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں اس کی پٹائی ہو رہی ہے وہ خدا سے مدد مانگ رہے ہیں تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نبی کرنے والے نہیں ہیں یوسفؑ نے جیل خانے سے نکلنے کی تدبیر اختیار کی رہا ہونے والے سے کہ دیا کہ بادشاہ سے کسی وقت میری رہائی کی بات کرنا خدا نے اس کو سب کچھ بھلا دیا یوسفؑ نا امید ہو گئے پھر خدا نے غیب سے خواب میں رہا کروا دیا

اللہ سے برائے راست فائدہ برائے کائنات نہ ہوگا بلکہ برائے محمد ﷺ فائدہ ہوتا ہے جس نبی کے راستے نے تمام انبیاء کے راستوں کو روک دیا ہے وہ کیسے روس اور امریکہ ہو جوتیاں نہ بنا دے ذرا عقل و سمجھ کا استعمال کرو سارے نظاموں میں فرشتے پھیلے ہوئے ہیں سورج، پہاڑ، یا دریا، بارش، کھیتی، حفاظتِ انسانی اور تقسیمِ رزق وغیرہ کہ ابراہیمؑ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ اور ہوا کا فرشتہ دونوں آگئے مگر ابراہیمؑ نے ان دونوں سے

مدد لینے کو انکار کر دیا کہ میں تو صرف اکیلے خدا کی طرف رجوع کرنے والا ہوں کسی بنے ہوئے کی طرف نہیں کہ میرے مسئلے کو میرا بنانے والا ہی حل کرے گا آخر خدا نے اپنی ذات سے حکم دیکر آگ کو بجھا دیا پہاڑ اور دریا یہ سب مشاہد شکلیں ہیں ان پر مصلت فرشتے غیر مشاہد شکلیں ہیں ابراہیمؑ نے دونوں قسم کی شکلوں سے یکسوئی اختیار کر لی تو خدا نے آگ کو آگ رکھتے ہوئے اس میں باغ کی صفت پیدا کر دی تھی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ دونوں کا یقین ہو

۱ کائنات سے نہیں ہوتا ہے اللہ سے ہوتا ہے

۲ اللہ سے برائے کائنات لینا کامیابی کا دھوکہ ہے اللہ سے برائے محمدﷺ لینا اصل کامیابی ہے

اس میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز کو حضورﷺ کے طریقے پر لاؤ اور اس کے لیے پانچ چیزیں شرط ہیں اس میں پہلی چیز یقین ہے کہ امریکہ ،روس ہی کیا ساری دنیا میں جو کچھ پھیلا ہوا ہے اس سے کچھ ہونے والا نہیں ہے ہوگا وہی جو ہم خدا سے محمدﷺ والی نماز کے بعد مانگ لیں گے
دوسری شرط یہ کہ امریکہ، روس یا انڈیا، یوروپ جو چاہیں گے وہ نہ ہوگا بس اس کے لیے ہماری نیت خاص ہو باوجود یہ کہ جو ہم کہیں گے وہی ہوگا لیکن اس کے ہونے کے لیے نماز نہیں پہلکہ صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز ہو کہ جس کا میں ہوں میں صرف اسی کو راضی کروں گا یہ غلام پن ہے لینے کے واسطے کرنا تو غلام پن نہیں بلکہ چاپلوسی اور لالچ ہے اگر کسی امیر کی خدمت امیر کو راضی کرنے کے لیے کی تو امیر اس فقیر کو دوست بنا لیگا اس کی خوب عزت کرے گا اس کو اپنے ساتھ میں بٹھائے گا اور کھلائے گا اور اگر امیر کی خدمت امیر سے کچھ لینے کے لیے کی تو پھر نہ عزت ہوگی نہ اکرام ملے گا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے ساری نیتوں کی بھی نفی ہے

تیسری شرط یہ ہے کہ کسی اور کا دھیان نہ ہو صرف اللہ کا دھیان ہو پوری نماز میں شروع سے آخر تک صرف اللہ کا ہی دھیان آئے اور کا نہ آئے اللہ کا دھیان یا اللہ نے جس دھیان کے لانے کا حکم دیا ہو جیسے جنت، دوزخ کا دھیان یا قبر، حشر کا دھیان ان کا دھیان خدا کے دھیان کے منافی نہیں ہے اللہ سے ہوگا میری ترکیب وترتیب سے نہ ہوگا بلکہ میری نماز و دعا پر خدا کریں گے
چوتھی شرط یہ ہے کہ نماز علم پر پوری اترے یہاں باطنی علم چاہیے خارجی علم نہیں خارجی علم کتاب کے اندر کا ہے اور باطنی علم سینے کے اندر کا ہے جیسے طواف کرتے ہوئے کتاب سے پڑھتے ہوئے جا رہے ہیں یہ خارجی علم ہے ایک عبادت وہ ہے جس میں غیر کو باطناً چھوڑنا شرط ہے خارجن نہیں اور ایک عبادت وہ ہے جس میں غیر کو باطناً، خارجن چھوڑنا پڑتا ہے علم پہلے حضورﷺ کے اندر آیا پھر اندر سے باہر آیا اسی لیے جبرئیلؑ نے آپ کو تین بار آ کر خوب زور سے بھینچا اس سے براہِ راست قرآن کو اندر اتارا گیا کتاب میں لکھ کر قرآن نہ دیا اگر'' اِقْرَاْ'' کے معنٰی یہ ہوں کہ کتاب میں دیکھ کر پڑھو تو حضورﷺ نے اس لحاظ سے پڑھا نہیں ہے، اِقْرَاْ، کا سب سے پہلے حکم ہے اس حکم کو تیرہ سال مکہ میں پورا کیا پھر صلح حدیبیہ تک کے چھ سال مدینہ منورہ کے مزید گزرے ۱۹ سال تک اس، اِقْرَاْ، کو پورا کرتے رہے لیکن صلح میں حضورﷺ لفظ اللہ تک پڑھنا نہ جانتے تھے قیامت میں آوازیں یہ لگے گی کہ نبی امّی اس مقام محمود پر آجاویں پوچھا جائے گا کہ امّی تو بہت سے نبی ہیں کون سے امّی نبی؟ پھر پکار ہوگی نبی امّی حاشمی بطحی، اس پر حضورﷺ آویں گے،
جبرئیل کے دبانے سے سارا قرآن حضورﷺ کے اندر آ گیا اب جو بھی لفظ آپ کی زبان سے نکلتے تھے وہ اندر کی مایا سے نکلتے تھے حضرت عائشہؓ سے یزید بن بانبوس نے پوچھا کہ حضور کے اخلاص کیسے تھے؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ قرآن ہی حضور کے اخلاص ہیں

قرآن اور خود کو حضور ﷺ نے برابر کر لیا تھا رے! تمام عبادتوں کو ہم کتابیں دیکھتے ہوئے کر سکتے ہیں لیکن نماز میں کسی کتاب کو نہیں پڑھ سکتے ورنہ احناف کے یہاں نماز ٹوٹ جائے گی اور دوسروں کے یہاں غیر قرآن کے پڑھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی

اب علم مسائل و فضائل کا لوان پانچ چیزوں پر نماز لانے کی محنت کی تو اس نماز سے ہی دعا قبول ہونے لگے گی پہلی دعا ہو

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اے خدا مجھے نماز کے راستے سے ہی کامیاب کر دے انبیاء کی طرح میرے مسائل بھی نماز سے حل کر دے اِہدنا کی معنٰی ہیں بالغنٰی کہ ہمیں پہنچا دیا چونکہ اب نماز سے مسائل کے حل کا رواج نہیں رہا اس وجہ سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ خالی نماز سے کیا ہوتا ہے غزوۂ خندق میں حضرت حذیفہؓ نے حضور ﷺ کے حکم سے تیر نکال کر واپس رکھ لیا اور دشمن کو قتل نہ کیا تو واپسی میں راستے میں بیس گھڑ سوار فرشتے ملے واپس آ کر دیکھا تو حضور ﷺ نماز میں تھے بدر میں بھی نماز یہاں بھی نماز بدر میں قتل ہے یہاں قتل نہیں تو نماز ہر جگہ ہو گی آگے کیا صورت اختیار کریں اسے خدا ہی منکشف کریں گے بس نماز کی پانچ شرطیں پورا کرنے سے ہی دعا قبول ہوتی ہے

اب سب سے پہلے خدا سے خدا کا نور مانگو

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتاً فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوراً يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورہ انعام ۱۲۳)

اسی نور سے دنیا میں ہر مصیبت، ہر حاجت میں اعمال کی طرف رجوع رہو مومن اسی نور کی روشنی میں قیامت کے دن چلے گا جیسے کائنات کی چیزیں دیکھنے کے لیے سورج کی روشنی ہے ایسے ہی ابدی اعمال کو دیکھنے کے لیے اللہ نے قلبِ مسلم کو ابدی روشنی دی ہے عارضی کائنات کے لیے خدا نے عارضی روشنی مفت میں دیدی جیسے گلی میں پانی کے لیے نل حکومت نے مفت میں لگوا دیا لیکن اپنے گھر میں نل لگوانا چاہتے ہو تو اس کے لیے کچھ دینا ہوگا ایسے ہی باہر کا نور مفت لیکن اندر کا نور محنت سے ملے گا جب نور مل جائے گا تو کسی گورنر یا کسی سلطانِ زمانا کی وجہ سے نماز یا کسی عمل میں تاخیر نہ کرے گا کہ جلدی شادی ختم کر و تو میں تعلیم کے حلقے میں جاؤں اس محنت سے اعمال کے راستے پر پڑیں گے پھر ہم اپنی مخصوص لائن حکومت، تجارت، مزدوری، ڈاکٹری کے اعمال کو حاصل کر سکیں گے سب سے بڑی عبادت نماز ہے کیونکہ اس میں خلق سے بالکل نکلنا ہے حج و روزے کی جان نماز ہی ہے

نماز ہدایت کا نور لینے کے لیے ہے نور لیکر نماز پڑھو نماز پڑھ کر مانگو جو مانگو گے وہی ملے گا روٹی، کپڑا، مکان، حفاظت اور اطمنان جو مانگو گے ملے گا جو میرے بندے ہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے دکھاؤ میں پالوں گا علم والوں کا احترام کر و اور جاہلوں کو سمجھاؤ ان پر شفقت کر و تو میں پالوں گا جب تیرا یقین زمین سے لیکر آسمان تک جتنے چھوٹے بڑے نقشے پھیلے ہوئے ہیں ان پر سے ہٹ جائے تو جھوپڑوں میں قلعے والوں کو جھکا کر دکھاؤں گا مال کا راستہ اختیار کرو گے جب بھی اللہ پالیں گے اور عمل کے راستے پر محنت کرو گے جب بھی اللہ پالیں گے مال کے راستے پر محنت کرو گے تو ناراض ہو کر تھوڑا سا تھوڑی دیر کے لیے دے دیں گے اور عمل پر محنت کرو گے تو رضا کے طور پر ہمیشہ کے لیے دیں گے سب سے پہلے یقین ہٹانے کے لیے محنت کرو کہ ہم نماز پر اور کلمے پر محنت کریں گے ہمارا اللہ ہم سے راضی ہو کر ہمیں پالے گا فوج، پولیس، دکان، کھیتی، قلعے محلات پر سے یقین ہٹانا ہے اب ہم نماز پر محنت کریں گے اللہ ہمیں کامیاب کرے گا کلمے کی طرف بلانا سیکھ جاؤ، ابھی تک جو تبلیغ ہو رہی ہے کہ بیس بیس سال ہو گئے تبلیغ میں پھرتے ہوئے پر یقین نہیں بدلے اس لیے کہ ابھی تک ہم نے یقین بدلنے کا ارادہ ہی نہیں کیا ہے دکان دار نے یقین نہیں

موڑا اگر یقین آجائے تو پھر مسئلہ یہ ہوگا کہ اگر اس حکومت نے ہماری بات مان لی تو پھولے پھلے گی اور اگر نہ مانی تو جا کر ڈوبے گی،
اللہ سے لے کر لاکھوں کی زندگی بناؤ، تمہاری زندگی تو آخرت میں جنت میں بنے گی یہاں کی عزت ذلت میں ہے یہاں کی بڑائی اور بلندی تو پستی اور تواضع میں ہے سب مجھ سے اچھے ہیں میں سب سے برا ہوں اگر ایسے ہم بن جاویں تو امریکہ، روس اور ہند کے یہود، نصاریٰ اور مشرکین پر عزیز ہو جائیں گے اگر مسلمان ایک دوسرے پر بڑا بننے لگ جائیں گے تو تفرقہ ہو جائے گا جس سے امت عذاب میں آجائے گی تیز گاڑی کا مسئلہ اس کے ہینڈل پر ہوتا ہے ادھر مڑا تو ٹھیک ادھر مڑا تو ہلاکت ایسے ہی اکرام، اخلاص کا مسئلہ ہے کہ خوب اچھے سے اچھا عمل کر کے اپنے کو ذلیل سمجھو کہ اے نفس تیری نیت ہی خراب ہے تو عمل کہاں قبول ہوگا عمل کر کے ہم اس کی خرابی نکال لیں گے تو خدا معاف کر دیں گے یہی حال اس امّت کا ہے کہ قیامت کو ساری امّت کہے گی کہ میرے پاس کوئی نبی نہیں آیا
خدا کہیں گے کہ اے رسولوں بتاؤ؟
وہ کہیں گے کہ ہم تو گئے تھے آپ کی باتیں پہنچا دی تھیں
اللہ کہیں گے کہ گواہ کون ہے
رسول کہیں گے کہ امّتِ محمدی ہماری گواہ ہے
اللہ کہیں گے اے امتِ محمدی تم بولو؟
امتِ محمدی کہے گی کہ یہ رسول سچے ہیں
اللہ کہیں گے کہ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس
تو امتِ محمدی کہے گی کہ ہمارے پاس قرآن ہے جس کی ہر بات سچی ہے
اگر ہم اپنی خرابی خود نہ نکالیں گے تو خدا عیوب نکالنے پر آجائیں گے پھر ہلاکت ہے جنت ملتی ہے فضل سے اور فضلِ خدا ملے گا عمل سے انسان تو گندا ہے گندگی کی حدود سے گندگی کے فہم سے آگے نہ نکلو جو خود کو کلمہ نماز پر ڈالے تو ساتھ ساتھ سب کے لیے خود کو ذلیل کرے اس سے ترقی ملے گی دوسروں کی خرابیوں کی تاویل کرے نفس خود کو متہم کرے
حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسے مار دو کہ اس نے مسلمان کو مارا ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ نہیں اس نے اسے مسلمان سمجھ کر نہیں مارا ہے بلکہ مالک کو کافر سمجھ کر مارا ہے البتہ اسے کافر سمجھنے میں غلطی کی ہے ایسے ہی اس کی بیوی کو اس نے مسلمان سمجھ کر اس سے عدّت میں شادی نہ کی بلکہ غیر مسلم سمجھا اور اسے مالِ غنیمت کی باندی شمار کر کے اس سے عدّت میں صحبت کر لی لہٰذا رجم نہ ہوگا دوسروں کی غلطی کی تاویل کیے بغیر اجتماع مسلم نہیں ہو سکتا اور اجتماع بغیر اعضاء پر غلبہ نہیں مل سکتا ہے نفس دوسروں سے عزت لینا چاہتی ہے دوسروں کی عزت کرنا نہیں چاہتی اس وجہ سے اگر کسی کی غیبت یا توہین کی تھی تو اس کی نماز اس کے پاس چلی گئی اسے پتا نہ چلا کہ کتنی نمازیں ملیں ہیں ورنہ ان نمازوں سے آخرت کے ساتھ دنیا میں بھی فائدہ اٹھائے گا تذلّل و اکرام کی مشق کرنی پڑے گی
نماز کی محنت کے ساتھ شکلوں سے نکل کر ان اعمال میں خود لگے تو یہ صالحین والی محنت ہے اور اگر ایک مخصوص علاقہ یا قوم میں محنت ہے تو یہ انبیاء والی محنت ہے موسیٰ و ہارونؑ نے محنت کی تو ہر بنی اسرائیل کر لے جاوے گا اگر کوئی متوجہ کرنے والا نہ رہے گا تو محنت سے پھسل جاویں گے جیسے موسیٰؑ گئے تو یہ بچھڑے میں الجھ گئے کسی شہر میں لوگ صالحین اس وقت بنیں گے جب کہ وہاں نبیوں والی محنت چلے اس کے لیے نبی خود فاقے کر

لیں گے دوسروں کو کھلا دیں گے نبی اپنا سونے کا وقت بدل لیں گے نبیوں والی محنت کو حضور ﷺ والی محنت زندہ کرے گی اس لیے ہر قوم اور ہر زبان میں محنت کرنے والے لوگ تیار کیے جائیں اپنی ذات پر محنت تو ہر جگہ ہے نبیوں کے یہاں صرف مخصوص علاقے میں اس محنت کو چلانا ہے حضور ﷺ والی محنت میں ان پہلی دو محنتوں کے علاوہ یہ مزید ہے عام فضا بنے کہ اللہ سے لیکر اللہ کے بندوں کو دینا ہے کسی کی دعوت قبول کریں تو اس کا دل خوش کرنے کے لیے قبول کریں اگر اس کا دل نہ کھانے سے خوش ہو تو اس کا کھانا نہ کھاؤ تم جہاں تھے وہاں مقتدیوں کے رنگ میں تھے اب جہاں جا رہے ہو وہاں اماموں کی دوڑ دھوپ ہے تم سارے کام اچھے طور سے کرلو اور لوگ تمہیں نہ جانیں تو سلامتی میں رہو گے اگر تم نے لوگوں سے اپنے کو تعارف کرا دیا تو اس میں تمہاری ہلاکت کا خطرہ زیادہ ہے

امیر کی مانتے رہو پر حرام میں اس کی نہیں ماننی ہے اپنی رائے کے خلاف امیر کی مانو امیر رائے مانگے تو دیدو امیر کے خلاف امیر سے بات کہنی ہے تو سب سے چھپ کر کہو سب کے سامنے کہو گے تو اس کا اور تمہارا نفس ابھارے گا جس سے اجتماع ختم ہو جائے گا اجتماع کے ساتھ ادنیٰ سا عمل اعلیٰ سے اچھا ہے جو افتراق کے ساتھ ہو جہاں افتراق ہو گا وہاں ہی غیبت چلے گی اور غیبت ساری نیکیاں کھا جائے گی دوسروں کی مان لو اپنی رائے کے پیچھے نہ پڑو یہ چند چیزیں ہیں ان کو زندہ کرنے کے لیے پھرنا ہے اگر ہم نے اپنے پھرنے کو صحیح کرلیا تو نماز ہر لحاظ سے بن جائے گی کہ اخلاصِ نیت، دھیان اور یقین کیساتھ محنت میں لگے رہو کسی کی مالداری اور فقیری کا فیصلہ نہ کر رہے ہو اس وقت تمہارا جانا حرمین کے حساب میں ہے اگر تم نفس کے پیچھے نہ چلے مال اور عہدے کے اماموں کو گدھے اور کتے کی طرح خالی محسوس کیا خود کو اعمالِ محمد ﷺ کی وجہ سے مالدار جانا پھر تمہاری دعائیں رنگ لائیں گی مدینہ کے چپے چپے پر خدا کی قدرت ظاہر ہوئی ہے اب مانا یہ ہے کہ یہاں سے چل رہے ہیں تو سارے سفر میں یہاں کی نسبت کا لحاظ کرنے کی توفیق ملے

اس شہر کے رہنے والے قومیت، وطنیت اور لسانیت سے نکل گئے تھے سعد بن معاذؓ کو خندق میں تیر لگا جس سے جان لینے والا زخم ہوا دعا مانگی اے اللہ اگر قریش سے لڑائی باقی ہے تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھ اور اگر اس سے لڑائی باقی نہیں ہے تو بنو کریضہ کے آخری فیصلے تک زندہ رکھ دعا مانگتے ہی خون ایک دم سے رک گیا حضور ﷺ نے مسجدِ نبوی کے صحن میں خیمہ لگوا دیا بنو کریضہ نے کہا ہمیں سعد بن معاذ جو فیصلہ کریں منظور ہے سعد بن معاذ کی قوم کے بنو کریضہ سے اچھے تعلقات تھے جب یہ لوگ فیصلہ گاہ کی طرف جانے لگے تو ساری قوم والوں نے آ کر سعد بن معاذ کو نرمی کی ترغیب دی کہ اپنے ہی ہیں سارے یار دوست بنو کریضہ والے ایک طرف دوسری طرف حضور ﷺ اور صحابہ کرام سعد بن معاذ نے بنو کریضہ کی طرف ہاتھ کر کے کہا کہ جو میں کہوں گا وہ تم لوگوں کو منظور ہے؟

بنو کریضہ نے کہا، ہاں ہمیں منظور ہے

سعد بن معاذ نے کہا کہ ہمارا فیصلہ ہے کہ ان کا ہر بالغ مرد قتل ہو اور ان کا ہر بچہ اور عورت صحابہ میں تقسیم کر کے اس قوم کو ختم کر دیا جائے اپنی قوم کے خلاف ہی فیصلہ کر دیا حضور ﷺ نے فرمایا یہی فیصلہ خدا نے کیا تھا کو رات کو پھر سعد بن معاذ کے خونجاری ہو گیا حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی آپ نے آ کر سینے سے لگایا تو آپ پر بھی خون گرنے لگا آپ کے سینے پر ہی انتقال ہوا جس پر ابو بکر اور عمرؓ دونوں آواز سے روئے حضرت عائشہ نے دونوں کی آواز سنی البتہ حضور ﷺ نے داڑھی پکڑ کر گہرے غم کا اظہار کیا صبح کو حضور ﷺ نے خود جا کر قبر کھدوائی تو ہر پھاوڑے کی ہر چوٹ سے خوشبو اٹھتی آپ جلدی بھی کر رہے تھے کہ کہیں فرشتیا نہیں نہلا کر نہلانے کے اجر سے محروم نہ کر دیں یہ اعجاز ملا سعد بن معاذ کو جو اپنوں کے خلاف قدم اٹھائے گا وہی اعجاز پائے گا

اصل محبت اللہ اور اس کے رسول سے ہو ان سے جس کا تعلق ہو انسے بھی محبت کرو اہل بیت، صحابہ اور امت خود کو نا قابلِ احترام صرف خادم سمجھو ایسے میں تم نے اس فقیرِ محمدی ﷺ کو یاد رکھا اور صحیح محنت کی تو ہو سکتا ہے یہاں سے فرانس و انگلستان جا ؤ وہاں کو بھی بدل دے

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد

۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۸۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

میرے بھائیوں اور دوستوں! اس زمانے میں ہم لوگ چیزوں سے اپنی زندگی کو بنانا سمجھتے ہیں اور آخرت کی زندگی کو عمل سے بنانا سمجھتے ہیں کہ حضورﷺ جو عمل لائے ہیں وہ تو آخرت میں کام دیں گے اور چیزوں سے ہماری دنیا کی زندگی بنے گی اور یقین یہ بنا ہے کہ جب مال ہوگا تب چیزیں ملیں گی اور مال تب آئے گا جب ہم محنت کریں گے پھر جتنی زیادہ محنت اتنا زیادہ مال اور جتنا زیادہ مال اتنی زیادہ چیزیں اور پھر جتنی زیادہ چیزیں اتنی اچھی زندگی انسان کا مجاز یہ ہے کہ جلدی والی چیز سے یہ محبت کرتا ہے اور جو بعد میں ہو اس کو چھوڑتا ہے آج انسان رات دن بعد والے عمل چھوڑتے چلے جا رہے ہیں

وہاں کی کروڑ برس کی بھوک سامنے نہیں اور یہاں کی ایک وقت کی بھوک سامنے ہے

وہاں کی کروڑ برس کی پٹائی سامنے نہیں اور یہاں پولیس کے چار ڈنڈے سامنے ہیں

ذرہ سامنے ہے پہاڑ سامنے نہیں

ہمارے مجاز کی وجہ سے بعد کے عمل آج چھوڑنے میں آگئے یہ کیوں ہوا؟ اس کی وجہ یہاں کی چیزیں ہیں جو ہر وقت ہمارے سامنے رہتی ہیں اس لئے آج ہر آدمی مال اور چیزوں کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور اس کو پیچھے سے مصیبتیں آکر گھیر رہی ہیں عمل چھوڑنے کی وجہ سے ہمارے ہاتھوں سے آج ملک نکل گئے پر بیٹھ کر یہ نہیں سوچتے اور غور کرتے کہ آخر یہ سب چیزیں کیوں نکل رہی ہیں اور اس کا کیا علاج ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ مال محنتِ انسانی سے نہیں ملتا اور چیزیں مال سے نہیں ملتیں اور چیزوں سے انسان کی زندگی نہیں بنتی بلکہ خدا کے بنانے سے انسان کی زندگی بنتی ہے رسول اللہﷺ والے عمل سے دنیا کی بھی زندگی بنتی ہے اور آخرت کی بھی زندگی بنتی ہے عمل پر آخرت میں مکانات ملیں گے دنیا میں نہیں ملیں گے یہ خیال غلط ہے، بس اس خیال سے ہی ساری غلطی شروع ہوی ہے عمل پر تو دنیا و آخرت دونوں جگہ کی زندگی بنتی ہے اور مال کا راستہ وہ ہے جس میں دنیا کی تو تھوڑی بنتی ہے پر آخرت کی ساری بگڑ جاتی ہے عملوں پر اللہ ملک دیں گے، مال و جائداد دیں گے، باغات، عزت، غلبہ، چین و سکون دیں گے اور حفاظت کریں گے دنیا میں دنیا کی بساط کے اعتبار سے دیں گے اور آخرت میں آخرت کی شان کے اعتبار سے دیں گے

انسان کا عمل اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جب وہ آخرت کو سامنے رکھ کر عمل کرے انسان جب دنیا کو سامنے رکھ کر چلے گا تو مال کا راستہ اختیار کرے گا آخرت میں مال نہیں چلنا وہاں فقط عمل چلے گا دنیا کی زندگی مال سے پہلے بنے گی بعد میں بگڑے گی کہ زمیندار نے ھل چلایا بیج ڈالا، سبزہ اگ آیا یہ سب دیکھ رہے ہیں کہ کھیتی ہو رہی ہے یہ مال کا راستہ ہے جب کھیتی مکمل ہوی تو یہ خوش ہو گئے کہ اس سال اچھی کمائی ہوگی پر رات کو زور کی بارش ہوئی صبح کھیتی ڈوبی پڑی ہے کہ ملنا پہلے دکھلائی دیا اور بگڑنا دکھا بعد میں یا ٹڈیاں فصل کو کھا گئیں یہ بگڑنا بھی بعد میں دکھا۔

بالکل کھیتی کی طرح انسان کی زندگی ہے کہ مال کے راستے سے پہلے بنتا دکھائی دے گا بعد میں بگڑے گی اور عمل کے راستے میں پہلے زندگی کا بگڑنا دکھائی دے گا اس لیے جب بگڑنا دکھائی دے تو اس وقت تم اپنے عملوں کو ٹھیک کرنے نکلو عملوں کو ٹھیک کرنے پر شیطان دل میں خیال ڈالے گا کہ اس وقت اگر کمائی میں ہوتے تو ہزار روپیہ بچتا اگر کھیت پر ہل چلا لیتا تو سو من غلہ ہوتا اس لیے عمل کے راستے میں پہلے زندگی کا بگڑنا دکھائی دیتا ہے پر عمل صحیح کرتے کرتے اگر بالکل صحیح ہو گئے جب اللہ نے ٹڈیاں اور سیلاب روک دیے

جب سے صدقہ اور خیرات کرنے لگا دس من کی جگہ سو من غلہ ہونے لگا

جب سے اللہ کے راستے میں پھرنے والا بن گیا تب سے بھینس دو بچے دینے لگی، بکری چار بچے دینے لگی، جب عمل والا بن جائے گا تو یہ دکھائی دیگا اگر خدا پر یقین کرے گا تو عمل کا راستہ اختیار کرے گا اور مال کا یقین کرے گا تو عمل بگاڑ لے گا کسی نے طے کیا کہ میں عمل کا راستہ اختیار کروں گا پر مال کو دیکھتے ہی مال کی طرف جھپٹ پڑا تو عمل بگڑ گیا اس واسطے آخرت سامنے رکھو اور آخرت کے بارے میں سب کا یہ ذہن بناؤ کہ مجھے آخرت بنانی ہے آخرت میں ہماری سچائی، ہماری نمازیں، ہمارا اخلاق، ہمارا اتباع ساتھ جائے گا آخرت میں ہمارا مال ہمارا مکان اور ہمارے کپڑے ساتھ نہ جائیں گے۔ پچاس برس بگڑ کر اگر کروڑوں برس کی زندگی بن جائے تو مجھے آخرت بنانی ہے اس کے مقابلے پر دنیا بگاڑنی ہے جب آپ دونوں کو رلا ملا کر کریں گے تو کبھی عمل کریں گے اور کبھی عمل چھوڑ دیں گے اس واسطے آخرت کا عقیدہ رکھ دیا آخرت کو سامنے رکھ کر چلے گا تو عمل والا بنے گا جب عمل والا بنے گا تو آخرت بھی ملے گی اور دنیا بھی مل جائے گی انسان عمل والا بنے گا تب جب آخرت کو سامنے رکھے ساری زمین بھی نکل جائے تو کوئی پرواہ نہ ہو کہ مروں گا تب بھی جاتی رہے گی جب سامنے آخرت کا بننا ہو گا تو جھوٹ، سود، رشوت، غیبت، اور حسد وغیرہ یہ سب چھوڑ دے گا پھر خدا اس کے عملوں پر ہی دنیا و آخرت میں حفاظت کریں گے پر عمل دونوں جہان کو سامنے رکھ کر نہیں بنیں گے صرف آخرت سامنے رکھ کر بنیں گے اس طرح چوبیس گھنٹے کے سارے عمل اچھے بنانے ہیں کہ ایک بھی عمل خراب نہ رہے ہم تو ایک گھنٹے کے لیے سانپ سے کٹنے کو تیار نہیں آخرت میں کتنے سو برس سانپ کاٹیں گے اس لیے چاہے ساری چیزیں چلی جائیں میں تو آخرت کے لیے عمل کروں گا اور عمل پر ہی جموں گا کل چیزیں جا رہی تھیں امتحان کے طور پر اور آج وہی چیزیں آ رہی ہیں ایمان کے طور پر امتحان میں سو روپے گئے اور ایمان پر پچاس ہزار روپے آ گئے دنیا میں ہی آئے گا تمہارے پاس سے جو جا رہا ہے وہی آئے گا

مہاجرین کی مکے کی دکانیں گئیں جب آئیں تو ملک کی دکانیں آئیں

زمین وہ گئیں جس سے سال بھر میں پچاس من کھجور ملتی تھی پھر وہ آئیں جس سے سالوں بھر چیزیں ملتی رہیں

پہلے امتحان کی گھائی ہے اس میں عمل بنانے میں چیزیں بگڑتی دکھائی دیتی ہیں کہ مال کم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، سود چھوڑ دیا، دھوکہ چھوڑ دیا، اور جھوٹ بولنا چھوڑ دیا تو فقیر ہو جائیں گے پر اللہ کا وعدہ ہے کہ دنیا میں یہ دیں گے اور آخرت میں یہ دیں گے انسان دنیا کے اندر بھی عمل سے بلند ہوتا ہے کامیاب زندگی بنتی ہے پر عمل آخرت کو سامنے رکھ کر بنتا ہے اور ہم دنیا کو سامنے رکھ کر چل رہے ہیں جس کی وجہ سے رات دن ہماری چیزیں ہمارے پاس سے جا رہی ہیں کہ کسی نے مقدمہ ڈال دیا، کسی کی بھینس کھو گئی، کسی کی زمین جاتی رہی، کسی کی دکان میں آگ لگ گئی، کسی کے مکان میں چوری ہو گئی، کسی کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، یقین نہیں سیکھا اس لیے کہ رہے ہیں کہ ہماری زمین ہندو نے قبضہ کر لی یقین کی کمزوری کی وجہ سے دلوں میں شرک ہے اگر ایمان ہوتا تو کیا کہتا؟ کہ عمل کی خرابی کی وجہ سے خدا نے زمین ہم سے واپس لے لی دلوں میں شرک ہونے کی وجہ سے یہ پولیس والوں سے کہ رہا ہے کہ صاحب ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہم تو بے قصور ہیں یہ زمین واقعی میں میری ہے قصوروار تو وہ ہے جس نے میری زمین پر قبضہ کیا ہے حالانکہ وہ تو خدا ہی کے حکم سے دبا رہا ہے خدا ایک کی دوسرے سے چھنوا کر ہمیں سکھا رہا ہے تا کہ پتا چل جائے کہ ہماری زندگی غلط ہے

صحابہ کرام کی زمینیں دس سال پہلے چھوٹی تھیں دس سال بعد واپس مل گئیں ہمیں ۱۸ سال ہو گئے ہندوستان، پاکستان کی تقسیم کو پر مسلمانوں کے ہاتھ سے روزانہ جا ہی رہا ہے مل نہیں رہا پہلے رشوت نہیں دیتے تھے اب وہ بھی دینے لگے تو اور چیزیں ہاتھ سے نکل رہی ہیں اس وقت جھوٹھا بیان

دیا تھا تو پہلے کا اب بھگت رہے ہیں اب کا آگے بھگتیں گے یہاں تک ہوتے ہوتے ایک دن فقیر بن کر کھڑے ہو جائیں گے آج کہا جا رہا ہے کہ عمل کی محنت کرلو تو کہتے ہو کہ تب آؤں گا جب چیزوں سے فرصت ملے گی آج جس سے بھی کہو کہ بھائی چار مہینے دیدو تو کہتا ہے کہ جی! آپ کی بات تو میری سمجھ میں آ گئی ہے لیکن مجھے اس وقت فرصت نہیں ہے، حالانکہ یہ خود خدا سے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ **اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ**! مجھے نبیوں والے راستے پر چلائیو اور **مَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ** قارون، فرعون، شداد، وہامان کے راستے پر نہ چلنے دیجیو یہ دعا مانگے فرضوں میں اور تہجد میں بھی اور باہر جا کر یہ محنت وہی کرے جو قارون وشداد نے کی اے اللہ مجھے دھوکہ، جھوٹ، سود اور ظلم کے راستے پر نہ چلا لیکن ممبری، وزارت یا جائداد میں لگا ہوا ہے اب یا تو اللہ اس کی دعا کو اس کے منہ پر پھینک کر ماریں تو کاروبار چلے اور اگر اللہ اس کی دعا قبول کرلیں تو اس کی زمین چھنے یا دکان میں آگ لگے یا جیل خانے میں جائے اللہ دعا قبول کرے تو ہمیں عیش میں سے نکالے ، ہمارا مال ختم کرے کہ ہم دعا تو کریں زندگی کے نقشوں کو بگاڑنے کی **غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ** اور محنت کریں نقشوں کو بنانے کی ہم تو دعا ہی سے مر رہے ہیں کہ بندوق کا رخ بیٹے کی طرف اور گھوڑا دبا دیا تو بیٹا مر گیا ارے دوسری طرف پھیر کر دبا تا تو ہرن مرتا پھر ہرن کھاتا آج تو ہم خود اپنی دعاؤں سے مر رہے ہیں سود پر مال لیکر دکان چلائی اور دعا مانگی **اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ**! تو دکان ٹوٹ گئی اب جو ترکیب کریں وہ فیل ہو جائے ترکیب نہ فیل ہوتی اگر دعا اور محنت کا جوڑ بٹھا لیتا ارے تو نے عمل بنانے کی محنت ہی نہیں کی نبیوں کے راستے پر اگر تو نہ چلا تو نماز ہی قبول نہ ہوگی اگر دعا منہ پر ماری گئی تو آخرت بگڑے گی نبیوں کے راستے نے بنی اسرائیل کو ملک و مال دلوایا، آسمان سے کھانے اتروائے ، عرب کے بدوؤں کو قیصر و کسریٰ کے نقشے دلوائے کہ ہمیں قارون شداد فرعون وہامان کے راستے پر مت چلا **غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ**

حکومت، عہدے اور ملک سے زندگی بنا رہے ہیں اور دعا یہ مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ میری زندگی میں موڑ پیدا کر دے مجھے نبیوں کے راستے چلا اگر وزارت چاہتے ہو تو بھی ٹھیک ہے پر نمونہ کے لیے یوسفؑ ہوں کہ اے اللہ وزارت چاہتا ہوں لیکن اس طرح چاہتا ہوں جس طرح یوسفؑ کو آپ نے دی تھی

میں آپ سے روٹی اور کپڑا چاہتا ہوں جس طرح سلیمانؑ کو آپ نے دیا تھا فرعون کی طرح نہیں چاہتا کہ پہلے تو مل گیا پھر دوزخ میں ڈال دیا جو تم چاہتے ہو اسی کو ہم تبلیغ میں یوں کہتے ہیں کہ تمہیں جو لینا ہو لو پر نبیوں کے راستے سے لو تاجروں کے راستے پر نہ مرو اس میں نقصان ہے یہی تمہاری دعا ہے کہ قومِ شعیب سے شعیبؑ کہ طرف زندگی مڑ جائے جیسے انہوں نے ریت میں زندگی بنوا کر دکھلائی تم مقاصد نہ توڑو بس راستہ بدل دو عمل کر کے اللہ سے مانگنا یہ نبیوں والا راستہ ہے چیزوں پر محنت کر کے اللہ سے مانگنا یہ مشرکوں والا راستہ ہے۔

ہماری زندگیوں میں موڑ پیدا ہو جائے ہم عملوں پر محنت کرنے والے بن جائیں اور مال کو قربان کرنے والے بن جائیں زندگی کی کامیابی کا یقین مال کے راستے سے نکل جائے اور عمل کے راستے سے پیدا ہو جائے اس رخ کو بدلنے کے لیے پہلے تھوڑے سے عمل دے دیے کہ رخ مڑے ورنہ عملی راستہ تو بہت لمبا چوڑا ہے کہ

تجارت یا کھیتی کرو تو یہ عمل کرو

رات کو سو اور صبح اٹھو تو یہ عمل کرو

صحت و بیماری میں یہ عمل کرو

عمل تو آدمی کی چوبیس گھنٹے کی زندگی میں پھیلے ہوے ہیں ایک جگہ بھی ایسی نہیں جہاں عمل نہ چل رہے ہوں

مقدمہ آ گیا تو جھوٹا بیان نہ دیجیے، جھوٹے گواہ نہ لائیے اور رشوت نہ دیجیے

ظالم کی خوشامد نہ کیجیے یہ دعا پڑھ لیجیے پھر دیکھیے فیصلہ کیا ہوتا ہے؟ جب سارے عمل بنا تا لائے پھر دعا کا عمل دے بغیر جھوٹے گواہ کے بغیر وکیل کے بغیر جھوٹے بیان کے اور بغیر خوشامد کے تیرے حق میں فیصلہ ہو گا اگر ظلم نہ کر گئے تو کل کو آخرت میں آ کر پیر پکڑیں گے کہ جب سے ظلم کر کے زمین دبائی تھی اس دن سے ہماری زندگی مصیبتوں میں گھر گئی ہے سارے عمل تو کئے مال والے اب ایک عمل کر رہے ہیں حضور ﷺ والا کہ نماز پڑھ کر بیٹھے دعا کر رہے ہیں کہ قیام، رکوع، سجدہ، وضو سب چھوڑا اب دعا مانگ کر دعا کا مذاق اڑا رہے ہیں

شادی کے عمل سارے خراب کیے کل کولڑکی انہوں نے دبالی تو اب دعا پوچھنے آ رہے ہیں

زمین خریدنے میں سارے عمل خراب کیے اب آ گئی آفت تو وظیفہ پوچھنے آ رہے ہیں

دکاندار نے دکان میں سارے عمل خراب کیے جب آ گئی مصیبت تو ذکر پوچھنے آ رہے ہیں

ارے! بچہ تیرا بیمار ہے اس کی فکر تجھے ہوگی دوسروں کو کیوں ہوگی اس لیے تو خود دعا کر پر چلے آ رہے ہیں دوسروں سے دعا کروانے کہ اگر آپ نے دعا نہ کی تو جیل ہو جائے گی وہی پیر، وہی مولوی کہ جب ان کا خود کا کوئی مسئلہ آتا ہے تو کتابیں تلاش کرتا ہے اور تمہارے لیے کہہ دے گا کہ اللہ فضل کرے یہاں جب ۱۹۴۷ میں فوج تلاشی کے لیے داخل ہوئی تو حضرت شیخ دعا میں لگ گئے اور ہم نے نماز پڑھنی شروع کر دی، فوج کے افسر نے کہا! اپنی عورتوں کو اس کمرے میں کر دو ہم یہ کمرہ دیکھ لیں جب یہ دیکھ لیں گے تو اپنی عورتوں کو اس کمرے میں بلا لینا جب کہ اسی بستی میں عورتوں کو ننگا کر کے شرم گاہوں کو ٹٹولا ہے یہ اسی بستی کا قصہ ہے ہمارے ساتھ ایسا کیوں نہ ہوا؟ ہمارے ساتھ ایسا نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اور حضرت شیخ نے یہ دعا پڑھی **اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْعَلِیْم، اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْفَاطِرُ** ہم تجھے دعا بتائیں تو تو یہ کہے کہ مجھے تو یہ دعا آتی نہیں ہے آپ ہی میرے لیے پڑھ دیجیے

آج اتنا تو ذہن میں بٹھا لو کہ کوئی عمل ایسا نہ ہو کہ دعا پر ضد پڑ جائے اس لیے کہ دعا نبیوں کا سرمایا ہے اور نبیوں کے راستے میں عمل کی محنت کر کے دعا ہے جب عملوں پر ذہن ہی نہیں تو کس وقت کون سا عمل ہے اس کی کیا خبر؟ عمل پر ذہن نہیں اسی واسطے سود بھی لے رہا ہے، بھائی کی زمین بھی دبا لی، غیبت بھی کی، جیلوں میں، دکان میں، گھروں میں اس کے عمل خراب ہیں اور یہ جاہل کھڑا ہو کر یہ کہہ رہا ہے کہ میرے تو کوئی عمل خراب نہیں جب نبی ﷺ کے طریقے پر پیشاب، پاخانہ نہیں کیا تو وہاں کے عمل خراب کر دیے۔ نماز میں زور رگایا کہ اے اللہ نبیوں والے راستے پر چلا یعنی عمل والے راستے پر چلا اور لڑکے کے ساتھ بدفعلی کر رہا ہے تو اس پر مکان کی چھت گرا دی قوم لوط کے ساتھ یہی تو ہوا تھا۔

اس لیے مال کا یقین نکال دو اور عمل کی لائن پر یقین لے آؤ اس کے لیے سب سے پہلے عدالتی، تجارتی، سرمائے داری، حکومتی، پولیس، فوج، وزارتی نقشوں سے یقین ہٹانا پڑے گا جو اکثریت چاہے گی وہ نہ ہوگا جو خدا چاہے گا وہ ہوگا اگر میرے عمل اچھے ہوئے تو میری موافقت چاہے گا اگر میرے عمل خراب ہوئے تو میری مخالفت چاہے گا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

زمین آسمان کے نقشوں سے نہیں ہوتا خدا کرتا ہے اور خدا محمد ﷺ والے عملوں پر کرتا ہے اگر محمد ﷺ والی عملی زندگی ہماری ہے تو چاہے ایک کوڑی ہمارے پاس نہ ہو، چاہے دشمن ہمارے سینے پر تلوار رکھ دے، چاہے میرا پیر سمندر میں پھسل جائے تو بھی اللہ میرے موافق کریں گے اس کے

لئے ہمیں

ایک تو یقین چاہئے

ایک علم چاہئے

ایک اللہ کا ذکر

محمد ﷺ نے ہر شعبے والوں کو ان شعبے میں کس طرح رہنا ہے یہ ساری باتیں ہمیں آ جائیں

تاجر کو تجارت والی ساری باتیں آ جائیں

کاشت کار کو کاشت کار والی ساری باتیں آ جائیں

حاکم کو حکومت والی ساری باتیں آ جائیں

وزیر کو وزارت والی ساری باتیں آ جائیں

ایک اللہ کا ذکر چاہیے کہ جو اللہ کا دھیان ہو گا تبھی تو پیسے کے اعتبار سے استعمال نہیں ہو گا

مدرسوں میں جھوٹ بولا کرتا تھا بزرگوں کے پاس جا کر سچ بولنے لگا

قرآن نہیں پڑھتا تھا وہاں جا کر پڑھنے لگا

نماز نہیں پڑھتا تھا وہاں جا کر پڑھنے لگا

عمل نہیں تھا عمل ہونے لگا ذکر کی محنت سے نماز پڑھ رہے ہیں گھنٹہ دیکھ رہے ہیں اس لیے کہ عمل میں ہیں کہ آنکھ سجدہ میں کہاں دیکھے۔ ایک طرف یقین سیکھیں کہ دنیا کے نقشوں سے کچھ نہیں ہوتا اب اسی یقین کو لیکر نماز میں جائیں کہ نماز پڑھ کر اللہ سے مانگنے سے ہو گا جب میں حضرت محمد ﷺ کا طریقہ اختیار کروں گا تو اللہ دیں گے یہ یقین کر کہ جب نماز پڑھ کر مانگوں گا اللہ تب دے گا نماز میں آنکھ حضرت محمد ﷺ کے طریقے پر استعمال ہو دھیان حضرت محمد ﷺ کے طریقے پر استعمال ہوا اب جب نماز حضرت محمد ﷺ کے طریقے پر پڑھ کر دعا مانگوں گا تو میں بغیر وکیل کے مقدمے سے نکل جاؤں گا جب یقین بدلیں گے علم پر نماز کو لائیں گے نماز میں ذکر اور اخلاص آئے گا تو اللہ اسی پر وہ سب کچھ دے دیں گے جو کمانے سے بھی نہیں ملے گا

ایمان اور ایمان کی دعوت ایمان کے حلقے اور اسی کو سارے عالم میں پھیلانے کے لیے نقل وحرکت

علم سیکھنا علم سکھانا اور پھر اسے یاد کر کے دنیا میں پھیلانا

ذکر سیکھنا، ذکر کرنا اور دوسروں کو اس پر آمادہ کرنا۔

پارٹی بندی ختم ہو، پٹنے والوں کا ساتھ دو پٹنیوالوں کا ساتھ نہ دو، تمہارا ضابطہ یہ ہے کہ تمہاری پارٹی نے کسی دوسرے گاؤں کی عورت دبا لی اب کیا کریں؟ کہ گاؤں کا معاملہ ہے نہیں یہ نہیں بلکہ تمہارے گاؤں کی عورت اگر کسی نے دبا لی تو اب گاؤں کا ساتھ دو اس لیے نہیں کہ کہ یہ گاؤں والے ہیں بلکہ اس لیے کہ یہ مظلوم ہیں جب تمہیں ان کی عورت دبانا برا لگ رہا ہے تو اللہ کو بھی برا لگ رہا ہے کہ اس کی بندی کو دبایا اب اللہ تمہارے ساتھ ہے اگر تم نے بھی دبا لی تو اللہ تمہارا ساتھ چھوڑ دیں گے مسلمان نے ہندو کی عورت دبا لی تو ہندو کا ساتھ دو بھوکے کو روٹی کھلاتی ہے اگر ہندو بھوکا ہوا تو اس کو بھی کھلانے سے اللہ خوش ہوں گے جو بڑا ہو اس کا اکرام کرو یہ اخلاقی زندگی کہلاتی ہے اور اسی کو نبی لائے ہیں آج زندگی

کے جھگڑوں سے وہی نکلے گا جو نبیوں کے طریقے پر چلے گا دنیا میں خدا کے بندے بن کر چلو
یہ سارے بہت بڑے بڑے عمل ہیں یہ سارے تعلیم سے چلیں گے تو تعلیم سب سے بڑا عمل ہوا سارے عمل ذکر سے چلیں گے تو ذکر بھی بڑا عمل ہوا پر ایمان تو سارے عملوں کی جڑ اور بنیاد ہے جس سے ساری زندگی چلے گی نماز بڑی ہے جس سے ساری زندگی چلے گی اخلاق کی بنیاد بڑی ہے اس سے ساری زندگی بنے گی

چیزوں سے، مال سے، کھیتی سے، دکان سے ہر طرف سے اپنے یقین کو خدا کی طرف موڑنا ہے ان سب کے استعمال میں اپنے کو خدا کی طرف موڑنا ہے اب جب تو ان سب سے اپنا استعمال موڑنا چاہتا ہے تو تو ان کو چھوڑ کر نکل جا دعا بھی تو عمل ہے لیکن ان عمل سے پہلے کچھ اور عمل آئے ہیں جہاں جاؤں گا وہاں کے بڑوں کا اکرام کروں گا جہاں ننگا دکھائی دے اگر خدا نے تمہیں وسعت دی ہے تو اسے کپڑا پہنا دے اگر گاڑی مڑ گئی ملک و مال سے ایمان و عمل کی طرف تو ہم سارے عملوں پر کھڑے ہو جائیں گے گاڑی ملک و مال سے موڑنے کے لیے چار مہینے لگا دے گاڑی مڑ کر چلے گی کیسے؟ گشت، تعلیم، تسبیح، اکرامِ مسلم اپنے گھر پر آکے چھوڑ دیا تبلیغ میں تو موڑی تھی ادھر کو پھر گاؤں میں جا کر اُدھر کو موڑ دی ارے کیوں موڑ دی اب مصیبت آئی تو گاؤں میں جا کر جہاں خط لکھ رہے ہیں اسی طرف تو موڑی تھی کہ ایمان حاصل کریں گے تو اللہ پالیں گے اب دعا کراتے پھر رہا ہے کہ میں تبلیغ والا ہوں ارے! تبلیغ والا ہوتا تو مصیبت کیوں آتی ؟

گاؤں میں جا کر لوگ بدل جاتے ہیں اس لیے گاؤں واپس جا کر روز تعلیم کرنی ہے روزایمان کی مجلس قائم کرنی ہے، تسبیح پڑھنی ہے جب گاؤں والے آپس میں لڑیں تو ان سے کہہ دو کہ صاحب میں تو الگ ہوں اور جب تبلیغ والے زیادہ ہو جائیں تو کہہ دو کہ ہم حق کا ساتھ دیں گے پھر ہم بھی دیکھیں کہ تبلیغ والوں پر کیا مصیبت آتی ہے آئے گی تو دعا بتا دیں گے پھر دیکھیں گے کہ عدالت کیسے خلاف فیصلہ کرتی ہے گاؤں میں جا کر دیکھا کہ جھگڑا چل رہا ہے تو کسی طرف نہیں پڑے گا، جھٹ سے دو چار دن کے لیے نکل جا اپنے اندر یہ بات طے کر کہ ہم تو انشاءاللہ کبھی سیاست میں نہیں کھڑے ہوں گے اور کبھی حکومت کے مقابلے کی بات نہیں کریں گے ہم تو لوگوں کو نبیوں کے راستے کی بات بتائیں گے اس طرح سے کرو گے تو حکومت تمہارے پاؤں چومے گی ہم کوئی سیاسی پارٹی نہیں بنا رہے ہیں ہم تو عملی محنت کر رہے ہیں

پہلا مسئلا تو یہ ہے کہ چار مہینے کا ارادہ کر لو اور گاؤں میں جا کر تو ہوتا نہیں ابھی دیدو چار مہینے اگر اس کی ہمت نہ ہو تو چلّا ابھی دیدو چلّا چار مہینے کی فکر پیدا کرنے کے لیے ہے تین چلے لگانے کے بعد گاؤں میں جا کر ان کاموں کو کرو اب تعلیم میں کمی آنے لگی، گشت چھوڑنے لگے یا تسبیح میں کمی آنے لگی تو جڑ سوکھنے لگی تو اب پھر دس پندرہ دن کے لیے اللہ کے راستے میں نکل گئے

یقین جانو چلے میں سمجھ ہی نہیں آئے گی، موڑ نہیں پیدا ہوگا، موڑ پیدا ہونے کے لیے تین چلے ہی ہیں موڑ پیدا ہونے کے لیے تین چلے دیکر سال کا چلا دیتے رہو، یہ گاڑی کا چلنا ہے مہینے میں تین دن دیتے رہو یہ گاڑی کا چلنا ہے جب فرق آنے لگے تو یہاں آجاؤ جیسے موٹر گاڑی کے چلنے میں فرق آجائے تو کارخانے میں بھیج دو۔

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے بھائیوں اور دوستوں! اللہ تعالیٰ نے انسان کو شکلوں کے اعتبار سے تو مختلف بنایا ہے لیکن اندر کے اعتبار سے جو روح ڈالی ہے وہ سارے انسانوں میں ایک ہی قسم کی ڈالی ہے کہ جسمانی شکلیں تو مختلف ہیں لیکن روح بالکل ایک قسم کی ہے۔ جس طرح شکلِ کائناتی مختلف ہے کہ کسی کے پاس کار کی شکل ہے تو کسی کے پاس گدھے کی شکل ہے، کوئی لنگڑا ہے تو کسی کی کمر جھکی ہوئی ہے، کوئی حسین ہے تو کوئی بدصورت۔ دنیا بھر میں شکلوں اور صورتوں کو اللہ نے مختلف بنایا ہے کہ سارے انسان ایک جیسے مکانوں میں نہیں رہتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی جو مختلف شکلیں ہیں ان شکلوں کو کامیابی اور ناکامی کی بنیاد قرار نہیں دیا ہے۔ روح جو سب میں مشترک ہے اس کو کامیابی اور ناکامی قرار دیا ہے۔

سب کی روح میں نور تھا، خوشبو تھی اس کے اندر وہ سارے کمالات تھے جو خدا کے اپنے اندر ہیں انہیں کمالات میں یہ روح ڈبو کر بھیجی گئی تھی اس میں نور، علم قوت سبھی تھے اس لیے اپنی روح پر محنت کرو ہر لائن میں محنت کے لیے بڑے لمبے چوڑے میدان ہیں یہ روح اپنے ساتھ تھوڑی سی قوت لائی ہے بہت قوت لینے کا لمبا چوڑا میدان ہے اب آگے طلب پر خدا دیں گے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سارہ عالم تمہارے سامنے جھک جائیں تو اپنی روح کو سامنے رکھ کر محنت کرو جو اپنی روح کو بنانے کی محنت کرے گا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جو اپنی روح پر محنت نہیں کرے گا وہ نا کام ہو جائے گا جو روح پر محنت نہیں کر رہا ہے وہ سونے کی طشتری میں پاخانہ کر رہا ہے اور جو اپنی روح پر محنت کر رہا ہے وہ گدڑیوں میں لعل بنا رہا ہے انسان کی جس مایا کے لٹنے پر بلائیں آتی ہیں ان بلاؤں کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی اللہ جل شانہ اگر روح بنانے پر کرم فرما دیں اور روح بن جائے تو چاہے جھوپڑیوں میں رہتے ہوا نتہائی خوش وخرم رہو گے۔

دو جنسوں کے مجموعے کا نام انسان ہے ایک جنس اس کے اندر ہے روح کی اور ایک جنس ہے جسم۔ یہ جسم شکلوں کے راستے بڑے لمبے چوڑے نظام کے ساتھ دنیا میں لایا گیا ہے پر یہ چھوٹا سا جسم ماں کے پیٹ میں تیار پڑا ہے پر روح کے بغیر اس کی گاڑی رکی پڑی ہے کہ روح آجائے تو گاڑی آگے بڑھے اللہ کے حکم پر ہی اس جسم میں روح ڈالی جائے گی ورنہ یہ جسم اسقات ہو جائے گا اس روح کو بھیجنے والے اللہ، لانے والا فرشتہ، اور آنے والی روح، جسم الگ جنس ہے اور روح الگ جنس ہے جسم کے اپنے تقاضے کا نام نفس ہے نفس یہ چاہے گا کہ انسان شکلوں کی طرف مائل ہو کیونکہ یہ جسم خود شکلوں سے نکل کر آیا ہے زمین اور آسمان کے درمیان پھیلی ہوئی شکلوں کی طرف یہ مادّہ جسم کو اس طرح کھینچتا ہے جس طرح مقناطیس (چمبک) لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے جسم بیچارہ کوئی چیز ہی نہیں اگر روح نہ ہو تو یہ جسم نہ کھانے کا نہ پینے کا، نہ اٹھنے کا نہ بیٹھنے کا، بس اللہ کے غیر کی طرف کھینچنا ہی اس کا کام ہے کہ یہ آپ کو مال کی طرف، چیزوں کی طرف، سونے، چاندی کی طرف سواری او محلوں کی طرف مائل کرے اسی مادّے کی طرف قدم بڑھانے سے روح بگڑتی ہے، جتنا یہ نفس کے کھینچنے پر شکلوں سے امید کرے گا اتنا ہی اس کی روح بگڑتی چلی جائے گی۔

نفس تو ہے ہی وہ مادّہ جو غیر سے غیر کی طرف کہنے سننے کے لیے اللہ نے ابھارا ہے اور اسی میں اللہ کا امتحان ہے کہ یہ کبھی اللہ کی طرف نہیں کھینچے گا فرشتوں میں یہ مادّہ نہیں ہے تو فرشتوں کے لیے جنت نہیں ہے نفس کو دبا اور یہ تحقیق کر کہ خدا کا اس وقت کیا حکم ہے؟ نفس تو وہ مادّہ ہے کہ جس پر انسان اگر پڑ جائے تو اس کی روح اتنی خراب ہو جائے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتے اگر روح کی بدبو کو ظاہر کر دیا جائے تو دماغ پھٹ کر

سب مر جائیں یا اگر روح کی سیاہی ظاہر کردی جائے تو سورج بھی سیاہ پڑ جائے اب فرشتہ آ کر جسم میں روح ڈال گیا یہ روح اس کا سر اور گلا کاٹنے سے نہ نکلے گی بلکہ اللہ جب روح نکالنے کے لیے فرشتے کو بھیجیں گے تب ہی روح نکلے گی آپ کو آگ یا بارود میں دبا دیا جائے تو وہ فرشتہ نہیں آئے گا روح نہیں نکلے گی ایک محکمے سے فرشتہ روح کو جسم میں ڈال کر جاتا ہے دوسرے محکمے کا فرشتہ وقت پورا ہونے پر روح کو نکال لے جاتا ہے جتنی ترتیب جسمانی ہے اس ساری ترتیب کو خدا نے بدلنی ہے یہ استقراری نہیں ہے۔

قیامت کے دن یہ قد، یہ شکل، یہ حسن نہیں ہوگا بلکہ یا تو یہ قد آدمؑ والا اور شکل عیسیٰؑ والی اور حسن یوسفؑ والا ہوگا یا ایسی بد نما بد ہیبت صورت، خوف ناک، خطرناک صورت کی جائے گی کہ ماں کو دکھایا جائے تو بیٹا کہے گا اسے جہنم میں ڈال دو۔

روح بن گئی تو بہتر ترتیب میں پہنچا دیا جائے گا جس کا نام جنت ہے اور اگر روح بگڑ گئی تو بدتر ترتیب میں پہنچا دیا جائے گا جس کا نام جہنم ہے جو باعتبار روح کے بن گئے خدا نے طے کرلیا ہے کہ ان کے آگے ایسوں کو جھکائیں گے جو باعتبار روح کے بگڑ گئے خدا ترتیب عالم کو بھی بدلتے رہتے ہیں کہ ہندوستان، یوروپ، ایشیا کی بھی ترتیب بدلتی رہتی ہے

چاہے جسمانی ترتیب دفتر کی ہو

چاہے جسمانی ترتیب سیاست کی ہو

چاہے جسمانی ترتیب زراعت کی ہو

ترتیب جسمانی کو بدلنا ہے اب تو یہ سمجھنا بہت آسان ہے کہ ترتیب جسمانی کی تبدیلی شروع ہوگئی ہے آج دنیا میں کوئی نظام ایسا نہیں ہے جس کو آپ یوں کہیں کہ یہ یوں ہی چلتا رہے گا کہ کبھی حکومت بدلی، کبھی ریلوں کا وقت بدلا، حق تعالیٰ شانہ ترتیبِ جسمانی کو بدلیں گے یہ انہوں نے طے کرلیا ہے کہ جو انسان اس روح کے بنانے کو ضروری قرار دے کہ چاہے ہمیں زمین پر لیٹ کر زندگی گزارنی پڑے ہم اپنی روح کو ایسا پاکیزہ بنالیں گے جیسی پاکیزہ بنانے پر خدا کے وعدے ہیں کہ ترتیب بدلیں گے وعدہ ہے

اَلَّذِیْنَ آمَنُوْ وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ

یقین کی خرابی اور عمل کی خرابی یہ دونوں چیزیں ہیں جو روح کو سیاہ اور بدبودار کرتی ہیں یقین اور عمل کی درستگی روح کو خوشبودار اور نورانی کرتی ہیں تمہارے یقین کا اور عمل کا روح کے بننے والی شکل پر آنا بس اس پر خدا پہلے اس دنیا میں ترتیب بدلیں گے تا کہ لوگ خدا کو مان جائیں جسم وہ جنس ہے جو کسی طرح بھی روح میں نہیں گھس سکتا جیسے تار میں کرنٹ گھستا ہے کرنٹ میں تار نہیں گھس سکتا اسی طرح روح میں کوئی چیز یا کوئی شکل نہیں گھس سکتی دوائیں روح میں نہیں گھسیں گے جسم میں پھیل جائیں گی جو روح سے چلتا ہے وہ روح میں اثر ڈالتا ہے تمہارا چلنا روح سے چلتا ہے اور جسم سے ظاہر ہوا ہے

عمل کی تحریک روح سے چلتی ہے اور عمل جسم سے ظاہر ہوتا ہے اگر ہمارے عمل روح کی لاش کے ہیں تو روح بگڑ جائے گی پیسے تو تکیہ میں اور بجلی باہر بس روح میں سیاہی پہنچ گئی اگر قرآن کو سامنے رکھ کر تقسیم کر دیا تو روح میں نور آ گیا اس روی کے بننے بگڑنے کے لیے اللہ نے کیا رکھا ہے؟

روح کے بگڑنے اور بننے کا تعلق قرآن سے ہے قرآن پاک روح کی لائن ہے تردید کرنے کے واسطے قرآن پاک میں عمل بتلائے ہیں

قارون نے مال کو سامنے رکھ کر اپنے کو استعمال کیا کس طرح زمین میں دھنس گیا قرآن کے اندران کی خبر جو لوگ جسم کی ترتیب پر عملوں کو کرتے ہیں ایسوں کی ترتیب دکھائی جا رہی ہے اور قرآن کے اندران کی خبر جو لوگ روح کی ترتیب پر عملوں کو کرتے ہیں ایسوں کی تعمیر دکھائی جا رہی ہے

روح کی ترتیب قرآن نے پیش کی ہے تجارت کا، زراعت کا وہ طریقہ جس سے روح بنے اس میں جسم کو سامنے نہیں رکھا گیا ہے روحِ انسانی کا خوشبودار بنا باعتبار آمد اوّل کے اگر یہ انگلی کے برابر کمالات لایا ہے تو مرنے کے وقت عرشِ الٰہی تک کمالات پہنچ رہے ہوں جسم کے بننے بگڑنے کے واسطے انسان عمل خود دیکھتا ہے کہ

یہ عمل کروں گا تو کھیتی ہو جائے گی

یہ عمل کروں گا تو تجارت ہو جائے گی

یہ عمل کروں گا تو حکومت ہو جائے گی

یہ عمل کروں گا تو وزارت ہو جائے گی

جسم کے اعتبار سے چیزیں دکھانے کے لیے اللہ نے سورج کی روشنی رکھی ہے جہاں جہاں تک یہ روشنی چلتی رہے گی جسم نظر آئیں گے ایک ہے عمل دکھانے کے واسطے روشنی پر اس روشنی میں ہمیں روح دکھائی نہیں دیتی یورپ، امریکہ اور ایشیا کے سورما اس سے عاجز ہیں کہ روح کو دیکھ لیں جہاں ساری انسانیت عاجز ہے نبی کا پہلا انکشاف وہاں سے شروع ہوتا ہے حضرت محمد ﷺ کو نبوت بعد میں ملی پہلے جبرائیل نے اپنے آپ کو سامنے کر کے دکھایا کہ میں خدا کا فرشتہ ہوں اب روح غائب اور روح کی لائن کے فرشتے غائب ارے! گدھوں آج احمقوں، جھوٹوں، بدماشوں اور ظالموں کے کہنے پر ہم سب تسلیم کر رہے ہیں کہ امریکہ اور روس ہے حالانکہ میں وہاں گیا نہیں ہوں تو میں حضرت محمد ﷺ کے کہنے پر کیوں نہ مانوں کہ جو محمد ﷺ بتلا رہے ہیں وہ ویسا ہی ہے۔

کتنے ظلم کیے ہوں گے، خون چوسے ہوں گے، زنا کیے ہوں گے، عصمتیں لوٹی ہوں گی، جب ایسے لوگوں کے کہنے کے باوجود امریکہ اور روس کو مانا جا سکتا ہے تو حضرت محمد ﷺ کے کہنے سے کیوں نہیں مانا جا سکتا ہے کہ یہ کائناتی نظام فرشتوں کے غیبی نظام سے چل رہا ہے غلے کے ہر دانے کے ساتھ ایک فرشتہ لگا ہوا ہے، پانی کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ لگا ہوا ہے جس کسی چیز کے بارے میں انسان کو نہ معلوم ہو تو وہ بتانے والے کی بات کو یا تو مان لیتا ہے یا پھر انکار کر دیتا ہے جس طرح چیزیں سورج کی روشنی میں نظر آتی ہیں اسی طرح عملوں سے روح کا بننا اور بگڑنا یہ اللہ کے نور سے نظر آئے گا جس طرح کلام پاک مخلوق نہیں ہے اس کلام میں نکلنے والا نور مخلوق نہیں ہے جب جب سورج نکلے گا گدھے سے لے کر بادشاہ تک دکھائی دیں گے اسی طرح جب اللہ کا نور دل میں آتا ہے تو عملوں سے ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے تم جتنی لائنوں میں ہو ان لائنوں سے ہم تمہیں نہیں ہٹاتے کہ تم فقیر بنو ہم تو بس یوں کہتے ہیں کہ تم چاہے جس لائن پر چلو بس ہر لائن کے اعتبار سے قرآن سے عمل لے لو قرآن نے ہر لائن کے عمل دے دیے ہر لائن میں باعتبار روح کے بھی عمل ہیں اور ہر لائن میں باعتبار جسم کے بھی عمل ہیں

آپ روح کے اعتبار سے عمل کریں اس کے لیے اپنے دل میں پہلے اللہ کا نور لینا پڑے گا پھر انسان عملوں میں کامیابی دیکھے گا چاند سورج کی روشنی میں تمہیں عمل سے کامیابی نہیں دکھائی دے گی اللہ کے نور سے عمل میں کامیابی دکھائی دے گی تیرے دل کے اندر وہ روشنی آئے گی جو جنت میں ہمیشہ باقی رہے گی یا تیرے دل میں وہ اندھیرا آئے گا جو ہمیشہ تیرے دل میں باقی رہے گا یہ نور بڑھتے بڑھتے آنکھوں تک جاتا ہے پھر اس نور سے نظر آئے گا کہ میں نماز پڑھ کر خدا سے مانگوں گا تو خدا میرا قرض اتارے گا مجھے اس پریشانی سے نکالے گا جب دل میں نور آ جائے گا تو خدا کی قسم فرعونی حکومت کا زوال نماز میں نظر آئے گا سارے نبیوں کے قصے نماز کے ہیں بانجھ عورت سے بچے کا پیدا ہونا نماز میں نظر آئے گا جب تک ہمارے دل میں یہ ہے کہ خالی نماز سے کیا ہو گا مال بھی تو چاہیے سمجھ لو دل میں نور نہیں رہا۔

حضرت محمد ﷺ نے انفرادی اجتماعی سب کے لیے نماز کو حل بتایا سورج میں روشنی نہ ہو تو نماز پڑھ کر مانگ لو روشنی آجائے گی میں نے غریب کا خون نہ چوسا تو خدا کامیاب کریں گے آپ جسم کے اعتبار سے عمل چھوڑ کر جب روح کے اعتبار سے عمل کی طرف چلیں گے تو زراعت، تجارت روح کے نور کو بڑھائے گی سارے نبیوں نے سب سے پہلا کام یہی کیا جس کے جتنے نقشے قائم ہیں ان سے کامیابی ناکامی نہیں بلکہ خدا کی طرف سے کامیابی ناکامی ہے میں خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤں گا اللہ میرا انتظام کرے گا یقین واخلاص کے ساتھ خدا کے ذکر کی طرف بلانا خدا کے علم کی طرف بلانا اس سے اندر میں نور پیدا ہوگا پھر اس نور سے دکھائی دے گا کہ عمل میں کامیابی ہے۔

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد

۲۰ صفر ۱۳۸۴ ھجری

مال کا راستہ اور اعمال کا راستہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے بھائیوں اور دوستوں! ابتدائے انسانیت سے آج تک اور آج سے لیکر قیامت تک دنیا میں محنت کے دو راستے چلتے رہیں گے ایک مال کا راستہ اور ایک عمل کا راستہ ان دونوں راستوں کا آپس میں برابر کا مقابلہ ہے

مال کا راستہ! اس راستے میں محنت کر کے مال حاصل کرنا پھر مال سے چیزوں کو لانا اور چیزوں سے زندگیوں کا بنانا۔

عمل کا راستہ! اس راستے میں محنت کر کے ایمان حاصل کرنا پھر ایمان کے راستے سے عمل کو ٹھیک کرنا اور عمل کے راستے سے زندگیاں بنانا۔

کسی زمانے میں عمل کے راستے سے کامیابی لینے والے افراد رہ گیا ور جس زمانے میں محنت کی گئی تو لاکھوں بن گئے پر یہ راستہ ہمیشہ چلتا رہا لیکن محنت وعدم محنت کی وجہ سے کم وبیش ہوتا رہا پر یہ راستہ ہمیشہ چلتا رہا دیکھنے میں تو مال کا راستہ آسان دکھائی دیتا ہے کیونکہ اس راستے میں کامیابیاں نظر آتی ہیں اور اس کے ٹھیک مقابلے پر عمل کا جو راستہ ہے اس عمل کے راستے میں مشکلیں نظر آتی ہیں اور اس راستے میں دکھائی بھی کچھ نہیں دیتا مال کے راستے میں خرچ بہت ہے اور آمد بہت کم ہے پر عمل کے راستے میں خرچ بالکل نہیں بس آمد ہی آمد ہے اس واسطے عمل کا راستہ بہت آسان ہے اور کامیاب کرانے والا ہے

آمدنی کم اور خرچ زیادہ

مال کے راستے میں جس کا نام تم نے کمائی رکھا ہے وہ تو آمد ہوئی کہ پانی لگا رہا ہے، ہل چلا رہا ہے، بیج ڈال رہا ہے، کٹائی کر رہا ہے اس پر تو ہوئی آمد۔ اب جانور خریدے، مکان بنوایا، کپڑے لایا، شادی کی، کھایا، پیا، یہ سب ہے خرچ کھیتی کرنا جس کا نام ہے وہ ہے آمد اور باقی سارا ہے خرچ

ہل کتنا چلایا

پانی کتنی دیر لگایا اسے دیکھو، باقی فرصت کا وقت کتنا ہے اس کا کچھ نہیں ملا،

دھوپ میں آیا اس کا کچھ نہیں ملا

پانی میں بھیگتا ہوا آیا اس کا کچھ نہیں ملا

سردی میں ٹھٹھرتا ہوا آیا اس کا کچھ نہیں ملا

اسی طرح ملازم ملازمت کرنے کا نام ہے اس ملازمت پر جو پیسا آیا وہ تو ہے آمد باقی چوبیس گھنٹے سارا خرچا

دکان پر بیٹھا جس بول پر معاملہ بن گیا اس پر تو ملے گا پیسہ باقی چوبیس گھنٹے سارا خرچا

خرچ حکومت بھی وصول کر رہی ہے، پبلک بھی وصول کر رہی ہے اور گھر والے بھی وصول کر رہے ہیں اس واسطے مال کے راستے سے جو محبت کرے وہ ہمیشہ پریشان رہے گا

لاکھ والوں پر لاکھ کے اعتبار سے خرچ پڑے

ہزار والوں پر ہزار کے اعتبار سے خرچ پڑے

سوالوں پر سو کے اعتبار سے خرچ پڑے یہ سب اس خرچ سے پریشان ہیں

ہر آدمی اس میں فقیروں کی طرح ہاتھ پھیلائے رہے گا کہ آمد تھوڑی سی اور خرچ چوبیں گھنٹے۔ جب لوگ مال کے راستے میں پڑ جاتے ہے تو پھر اقتصادیات کی تنگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ جھوٹا مقدمہ، ظلم وستم یہ ساری چیزیں ظاہر ہوتی ہیں تو حق تعالیٰ شانہ ان پر غضب کا حال ڈالتے ہیں ایسے لوگ سوائے جانوروں کے طرح کھانے، پینے، دکان جانے، بیوی بچوں کے ساتھ مشغول ہونے کے ان کے پاس کوئی اور کام نہیں ہوتا۔ مرغوں میں، کتوں میں، بکریوں میں کوئی ضابطہ نہیں ہے جب لوگ جانوروں کی طرح عورتوں ڈکھانوں اور مکانوں کے پیچھے بھاگتے ہیں تو خدا ان پر حال ڈالتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے انسان کو اس لیے نہیں بنایا کہ وہ عورتوں کھانوں اور مکان کے پیچھے پھرتے رہیں جو لوگ عورتوں ڈکھانوں، مال اور مکان کے پیچھے پھرتے ہیں ان پر اللہ کا غضب آتا ہے کہ ان لوگوں کی زندگی کو اللہ تعالیٰ ملیا میٹ کر دیتے ہیں

ایسی حکومتوں کو توڑیں گے

ایسے مال داروں کو ہلاک کریں گے

ایسے زمینداروں کو ڈبوئیں گے

ایسے ملازموں کو آفت میں مبتلا کریں گے اور جب آخرت میں جائیں گے تو دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے

۔ آخرت میں مال کہے گا کہ میں تیرا وہ مال ہوں جس سے تو نے اللہ کا حکم توڑا تھا پیچھے سے کوئی دھکا دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں دنیا میں بھی کچھ زیادہ نہ ملا اور آخرت میں ہمیشہ کا عذاب۔ یہ راستہ آسان ہے کیونکہ اس میں نفس موجود ہے۔

ایک مزدور بنتی ہوئی کوٹھی کو دیکھ رہا ہے اور پتھر توڑتے ہوے یہ سوچ جا رہا ہے کہ اگر میرے پاس پیسہ آیا تو میں بھی اسی طرح کوٹھی بنواؤں گا اگر اس مزدور کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ کوٹھی والا اپنی کوٹھی میں رات کو کس طرح روتا ہے تو کبھی کوٹھی بنانے کی تمنا نہ کرتا کہ کوٹھی والے کی عورت دوسرے سے ملتی ہے اسی ملک میں یہ سب ہو رہا ہے ایک صاحب اپنی بیوی کے پاس اس کے دوست کی موجودگی میں چلے گئے تو اس نے دعوہ کر دیا یہ عدالت میں جج کے سامنے پیش ہوا پر جج اس کی نوعیت سمجھ نہ سکا تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا یہ گھر آ کر مردہ ہو کر لیٹ گیا۔

بیٹی نے پوچھا کیا بات ہے؟

اس نے غصے سے کہا تیری ماں کتے سے صحبت کراتی ہے

بیٹی بولی ابا جی بنسبت انسانوں کی صحبت کے زیادہ تر لڑکیاں کتے سے صحبت کرنا پسند کرتی ہیں یہ ہے ملک کے اماموں کی زندگی یہ بھی یہی سوچ رہا ہے کہ میں بھی اسی طرح کماؤں گا تو میں بھی ایسی ہی کارلوں گا پر اسے یہ نہیں معلوم کہ اس کار والے کے گھر میں جو بچے کھیل رہے ہیں یہ نہ جانے کن کن شیطانوں کے ہیں ان کاروں میں کوٹھیوں میں جو زندگی گزاری جا رہی ہے وہ یہ ہے جب یہ زندگی ہو تو جو مصیبتیں آویں وہ کم ہیں کہ زلزلے، سیلاب یہ سب کم ہیں اس نقشے پر تو اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو توڑ کر پھینک دیں۔

جس طرح لوگ آج مال کے راستے پر چل رہے ہیں جب اسی طرح تم عمل کے راستے پر چلو گے تو اللہ تعالیٰ کامیابیاں دیں گے کچھ عرصے بعد دیکھو گے کہ مال کے راستے والے تو ہو گئے ختم، کچھ ڈوب گئے، کچھ جل گئے، کچھ دھنس گئے اور عمل والے ایک دم چمک گئے لیکن اس راستے پر چلنے سے پہلے آنے والی زندگی کی تحقیق کرنی ہوگی موجودہ نقشے والوں کی ناکامی آپ کو تب نظر آئے گی جب آپ کے سامنے قارون، فرعون اور شداد کی زندگی کا نقشہ ہوگا یا اگلا پچھلا دور جب سامنے رکھ کر چلیں گے تو عمل والے راستے پر چلنا آسان ہوگا موجودہ کو نظر انداز کر کے موجودہ کو دیکھ

کرنہ چلنا قرآن پاک میں اسی واسطے اگلا بھی بہت کچھ بتلایا اور پچھلا بھی بہت کچھ بتلایا ہے۔

عمل کے راستے سے جس دن تمہاری زندگی بنے گی تمہیں اس دن تک پتا نہیں ہوگا کہ آج تمہاری زندگی بنی ہے تم یوں سمجھ رہے ہوگے کہ بس جی آج تو زندگی ختم ہی ہو رہی ہے اب تک کی زندگی کا بننا نہیں دکھائی دے رہا اچانک سمندر میں بارہ سڑکیں بنتی ہیں بنی اسرائیل پار ہوتے ہیں اور فرعون ڈوب جاتا ہے اب دنیا کو ان کی کامیابی ناکامی دکھائی دی۔

مال کے راستے کی ناکامی جب دکھائی دیتی ہے جب وہ آجائے اور عمل کے راستے کی کامیابی جب دکھائی دیتی ہے جب وہ مل جائے جب کارخانے میں آگ لگ جائے گی جب دکھائی دیگا کہ میں ناکام ہوگیا یہ دوراستے ہیں ان دونوں کے ہوجانے کے بعد انکا یہ منظر دکھائی دیتا ہے عمل کے راستے کے اندر پانچ منٹ پہلے بھی پتا نہیں چلے گا کہ میں کامیاب ہونے والا ہوں اور مال کے راستے کے اندر پانچ منٹ پہلے بھی پتا نہیں چلے گا کہ زندگی ناکام ہونے والی ہے عام طور سے اندھے قسم کے انسان اس زندگی پر چلتے ہیں جن پر اچانک حادثے آتے ہیں جیسے

ہوائی جہاز ہوا میں ہی آگ کے حوالے ہوگیا

موٹر کار کا ایکسیڈنٹ ہوگیا، یا

کشتی پانی میں ڈوب گئی اور کچھ پتا بھی نہیں چلا

اس واسطے خرچ کم اور آمدنی زیادہ والے راستے کو اختیار کرو

خرچ کم اور آمدنی زیادہ

میرے عزیزو! آسان راستہ عمل کا ہی ہے آدمی عمل تو چوبیس گھنٹے کرتا ہے بس عمل پر محنت کر کے عمل کو ٹھیک کر لو کہ

چلنے کا

بیٹھنے کا

کھڑے ہونے کا

ماتھا ٹیکنے کا

گرمی سردی میں چل کر آنے کا بھی ملے گا تعلیم، تسبیح، نماز پر اور کمائی میں اچھے عملوں پر ملے گا پیشاب، پاخانہ اور صحبت کرنا اچھا بن گیا تو اس کا بھی ملے گا اب اگر تم نے ان عملوں کو عملِ صالحہ بنالیا تو چوبیس گھنٹے کی تمہاری زندگی آمد بن گئی پر عمل اچھا بنتا ہے، ایمان، علم اور اخلاص کی وجہ سے اب اگر تو نے عمل کو اچھا بنالیا تو پیشاب کرنے پر بھی ملے گا، چوبیس گھنٹے کی تمہاری زندگی عمل پر گزر رہی ہے۔ بس اسے اچھے عمل بنالو کہ اپنے عمل کو ایسا بناؤ جیسے عمل خدا کو پسند ہیں۔ چیزوں سے نگاہ ہٹالو دکان چاہے جیسی ہو، مال والا راستہ چمکیلا راستہ ہے جو شراب کی دھوکے کا راستہ ہے ہمیں مال والے راستے میں نہیں پھنسنا ہمیں تو عمل والے راستے پر چلنا ہے ہمیں عزت، قوت، غلبہ، روٹی، کپڑا، حفاظت اور عیش وغیرہ عمل والے راستے سے لینا ہے اب اپنے اپنے عمل بنانے کی کوشش کرو کہ ہمارے عمل ایسے بن جائیں جیسے عملوں پر خدا پالتا ہے جب تک آپ کے عمل ایسے نہ بنے تب تک پریشانی دور نہ ہوگی پیسہ ہاتھ میں آنے سے بھی فوراً کامیابی نہیں ملتی پیسے سے بھوک اور پیاس دور نہیں ہوتی، پیسے سے مکان بن جائے گا، روٹی تو مل جائے گی پر راستے میں اگر کسی نے پیسہ چھین لیا اور مار پیٹ کر اسپتال میں ڈال دیا تو نہ مکان بن پایا اور نہ روٹی ملی یہاں محنت کرنی پڑے گی ہدایت لینے کے لیے

ایک طرف محنت کے بعد مال اور

ایک طرف محنت کے بعد ہدایت

ہدایت کیا ہے

مال بھی خدا دیتا ہے چیزیں بھی خدا دیتا ہے میرے عمل اچھے ہوں گے مال بھی خدا دیگا جس طرح مال والوں کو یہ سب کچھ مال سے ملتا دکھائی دے رہا ہے آپ کو یہ سب کچھ عمل سے ملتا دکھائی دینے لگے اسے ہدایت کہتے ہیں اگر آپ کو چیزیں مال میں ملتی دکھائی دیں تو یہ ذلالت ہے عمل ذلالت کے ساتھ ہوگا تو اس پر خدا کے یہاں سے ملنے کا دروازہ نہیں کھلے گا سارا سلسلہ جو مال میں دکھائی دے رہا ہے وہ عمل سے دکھائی دینے لگے تو یہ ہے ہدایت کہ میں عمل ٹھیک کروں گا سب میرے آگے جھک جائیں گے جیسے مال دار مال پر شیخی بگھارتا ہے کہ وہ کسی مسئلے کو نہیں سوچتا قتل تک کے مقدموں پر بھی مطمئن رہتا ہے کہ سو مسئلے مال سے حل ہو جائیں گے اسی طرح سے یہ سارے مسئلے ہمیں عمل سے ہوتے دکھائی دینے لگیں تو یہ ہدایت ہے۔

دو محنتیں ھیں

ایک محنت پر ہدایت ملے گی اور ایک محنت پر مال ملے گا ہدایت ملنے کے بعد عمل کے نقشے بنیں گے کہ عبادت، معاشرت، کمائی کے عمل یوں ٹھیک کرلو کیونکہ عبادت، معاشرت، کمائی کے عملوں میں ہی کامیابیاں ہوں گی آپ کے سامنے یہ ہو کہ یہ جو حکومت پریشان ہو رہی ہے اس کی پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ اس کے عمل خراب ہیں اپنی ساری کامیابیاں عملوں کے ٹھیک کرنے میں دکھائی دے رہی ہوں مقابلہ آخرت تک ہے جیسے دو لائنیں ایک ساتھ چلتی ہیں پر کبھی دوکوں لائنیں آپس میں نہیں ملتیں اگر کہیں لے جاکر مال کی لائن سے عمل کی لائن کو جوڑ دیا تو عمل کی لائن رک جائے گی اور گاڑی گر جائے گی عمل سے دروازہ جب کھلے گا جب مال کی لائن کے مقابلے میں عمل کی لائن چل جائے جب عمل کی لائن چل جائے گی تو دوسری لائن والوں کو چڑ ھائے گی وہ ہاتھ دکھائیں گے کہ یہ جا رہے ہیں۔

اس طرح میرے عزیزوں! شادی ہو تو مال والے راستے سے نہ ہو عمل والے راستے سے ہو آپس میں میل ملاقات ہو تو مال والوں کے طریقوں پر نہ ہو بلکہ عمل والوں کے طریقوں پر ہو مال والے پاخانہ بنائیں گے خوب چوڑا کمرے جیسا جہاں نیچے سے بھی ہوا آئے اور اوپر سے بھی ہوا آئے ہوا کے لیے پاخانے میں پنکھے بھی لگوا دیے مُلا جیونؒ عالمگیر کے استاد تھے بادشاہ کے پاس گئے استنجاء آیا تو بادشاہ نے فوراً پاخانے بھیج دیا وہاں پاخانے میں پاخانے پن کی کوئی بات ہی نظر نہ آئی نہ ڈھیلے دکھائی دیے نہ پانی نہ پاخانہ وہاں تو عطر کی خوشبو آرہی تھی تو وہیں کھڑے ہو کر نماز کی نیت باندھ لی نماز سے فارغ ہو کر آکر بیٹھ گئے۔دوسری بار پھر ایسا ہی ہوا تو یہ خود سے کہنے لگے کہ میں اس سے استنجے کو کہتا ہوں اور یے مجھے خلوت میں پہنچا دیتا ہے۔یہ یہود و نصاریٰ مشرکین، مال والے، مال پرست، سب نقشے پرست انسان ہیں، ان سب سے زندگی کو موڑ کر اپنی زندگی کو عمل والی زندگی پر لایا جائے۔جب عمل والی زندگی بناؤ گے تو ہدایت مل جائے گی، جب ہدایت مل جائے گی تو پکے مکان کو پسند نہیں کرو گے بلکہ کچے مکان کو پسند کرو گے کہ کچے پر ایک ہزار لگا کر چار ہزار ایمان و عمل کی محنت کو زندہ کرنے میں لگاؤں گا۔

مال اور عمل میں مقابلہ

مال اور عمل یہ چوبیس گھنٹے کی زندگی کا مقابلہ ہے، پچاس پچاس ہزار کا مکان بنا رہا ہے اور اس کے شہر کے اندر بیوائیں بیٹھی ہوئیں ہیں لڑکیاں زنا کا شکار ہو رہی ہیں شریف عورتیں رنڈیاں بن رہی ہیں، صاحبزادے پچاس ہزار کی زمین خرید رہے ہیں، یہ مال کا راستہ ہے عمل کا راستہ نہیں ہے

ایک بیچارہ کہہ رہا تھا کہ میرے پاس اتنا نہیں ہے کہ میں آنے والوں کو ایک وقت کی روٹی دیدوں، مال نہ ہونے کی وجہ سے ہی بیٹیوں کی شادی نہیں کر پا رہا ہوں تو آپ عمل کب کریں گے جب آپ کو مال کا سرمایا مل جائے گا؟ ارے! عمل کا سرمایا مال نہیں ہے، عمل کا سرمایا ہدایت ہے اور ہدایت یہ ہے کہ جو کچھ آپ کو مال میں دکھائی دے رہا ہے وہ آپ کو عمل میں دکھائی دے۔ جب ہدایت ملے گی تو جیسے مال آتا ہے پھر مال چیزوں کو لاتا ہے جن سے زندگی بنتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، اسی طرح جب ہدایت آئے گی تو بیٹھے گا نہیں بلکہ اب وہ عمل کرے گا جن سے زندگی بنے گی پچھلے اپنے سارے عملوں پر نگاہ ڈالے گا کہ معاشرت میں اور کمائی میں کیا کیا بدعملیاں ہوئیں ہیں پھر ان بدعملیوں کو دور کرے گا جس سے زندگی بنے گی۔

ھدایت کے بعد چھٹی نھیں

یہ بات بھی نہیں کہ ایک دفعہ ہدایت مل گئی بس پھر چھٹی مل گئی نہیں بلکہ ایک طرف وہ محنت بھی کرے گا جس پر ہدایت ملتی رہے اور ایک طرف عمل بناتا رہے گا، جب اس رخ پر پڑ جائے گا کہ مجھے چوبیس گھنٹے کے عمل بنانے ہیں اب تو خدا اس کو دینا شروع کرے گا آخرت میں بھی ملے گا اور دنیا میں بھی ملے گا کہ کمائی میں گیا تو لوگوں سے وہاں کہہ رہا ہے کہ دیکھو جی کمانے سے نہیں ملتا اللہ کے دینے سے ملتا ہے اب کمانے میں عمل بنائے پھر وہاں سے پیسہ لیکر گھر گیا گھر پر ایسا کھانا پکائیں گے جس میں تھوڑا پیسہ خرچ ہو اور لو یہ پانچ روپے وہاں بھیج دو کیونکہ ان کے گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے اب اس کو اپنے خرچ کا بھی ملے گا اور دوسروں کے خرچ کا بھی ملے گا اور کمانے کا بھی ملے گا۔

ویسے عمل کب بنیں گے جب عملوں پر کامیابی ملے؟ عملوں پر کامیابی تب ملے گی جب سارے عمل ایمان کے ساتھ علم کی شکلوں اور اللہ کے دھیان اور اخلاص پر آجائیں اگر ہماری شادی ایمان، علم، اخلاص اور اللہ کے دھیان پر آ گئی تو شادی عملِ صالح بن جائے گی۔ شادی کا کیا یقین ہو؟ کہ لوگ شادی سے خوش ہو جائیں نہیں بلکہ جب میں شادی کو حضرت محمد ﷺ والا عمل بناؤں گا تو اللہ خوش ہو جائیں گے اس لیے حضرت محمد ﷺ والا طریقہ سیکھ لو اللہ کا دھیان سیکھ لو، اللہ کی رضا کا جذبہ سیکھ لو، رات کو عورت کے پاس جانا ہے تو اب حضرت محمد ﷺ والا علم سیکھو اور ہر عمل کو ایمان کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ اور اللہ کے دھیان کے ساتھ کرو تو ان شادی والے عملوں پر اطمینان ملیں گے۔

اب کمائی کو بھی ان چار پر لاؤ کہ ایمان، علم، اخلاص اور اللہ کے دھیان پر کمائی کو لاؤ، اسی طرح مردوں، عورتوں کے ساتھ کی زندگی کو بھی ان چار عملوں پر لاؤ غیبت سے، حسد سے، بہتان سے، بچے اور اور دوسروں کے ہمدرد بن کر زندگی گزارتے تو یہ چوبیس گھنٹے کی زندگی اللہ سے

مال دلوائے گی

چیزیں دلوائے گی

حفاظت کرائے گی

اللہ کی رحمتیں دنیا میں بارش کی طرح برسیں گی

قبر میں مزے کرو گے

حشر میں سرخرو رہو گے

پلصراط پر بجلی کی طرح تیزی سے گزر جاؤ گے

ہدایت کیسے ملے گی؟

ہدایت پیسہ دینے سے، زمین دینے سے یا خالی پھرنے سے نہیں ملے گی بلکہ نفس پر مجاہدہ کرنے سے ہدایت ملے گی۔

نفس پر مجاہدہ کس کو کہتے ہیں؟ انسان کی خواہشات جس میں مال، سواری، کپڑے، سونا، چاندی، اور عورتوں کی چاہت ان سب کے حاصل کرنے کے لیے محنت کرنے کو مجاہدہ نہیں کہتے کہ عورتوں کو حاصل کرنے کے لیے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر چار گھنٹے وظیفہ پڑھو یہ مجاہدہ نہیں ہے بلکہ آپ بالکل متقی بننے کی نیت سے چارپائی پر تکیہ لگا کر راحت کے ساتھ بیٹھ کر ایک تسبیح پڑھ لیجیے تو یہ مجاہدہ ہے۔ نفس یہ نہیں چاہتا کہ تو متقی بنے اس لیے نفس کے خلاف اللہ والے عمل کرنا مجاہدہ ہے تم اپنے کو عورتوں میں، جائدادوں میں، مکانات میں لگاؤ اس سے بہتر ہے کہ تم متقی بن جاؤ پر متقی کیسے بنو گے؟

متقی بننے کے لیے جتنے نفس کے تقاضے ہیں ان سب کو پیچھے کر کے ایمان سیکھتے ہوئے اور ہر حال میں صبر کرتے ہوئے اللہ کے حکموں پر پورا پورا چلنے والے بن جاؤ، جس وقت تمہارے کان میں کوئی بات اللہ کی پڑ جائے اس وقت نہ بچہ دیکھو نہ بیوی کہ یہ ہیں آمَنَّا اَسْلَمْنَا پر پورے اترنے والے

جان و مال کو اللہ کی اطاعت پر صحیح خرچ کر کے دکھانے والے اور راتوں میں اٹھ اٹھ کر رونے والے اگر تم ایسے بن گئے تو اللہ تعالیٰ زمین سے پیسہ نکال کر دکھائیں گے عمل سے جو پیسہ آتا ہے وہ شکلوں کی پابندی سے نہیں آتا جب اس کمزور ضعیف آدمی کو یہ کہہ دیا کہ شکلوں کی پابندی نہ کرو تو یہ حکم دینے والا قادرِ مطلق دینے میں کیوں شکلوں کی پابندی کرے

سب سے بڑا سبب ایمان کی دعوت کا عمل

اگر تو نے شکلوں سے متاثر ہو کر تقویٰ توڑ دیا تو اب تجھے وہ قادرِ مطلق شکلوں پر ہی دیگا اس لیے ہدایت کی محنت ہدایت لینے کے لیے ہی کی جاتی ہے ہدایت ملنے کے بعد چیزیں لینے کے لیے سب سے بڑا سبب ایمان کی دعوت کا عمل دیا ہے اب غیب کی باتوں پر جمع ہو جاؤ کہ دیکھ کر جو یقین تمہارا بن رہا ہے اس کے مقابلے سننے سے یقین حاصل کرو کہ مال سے اور کائنات کی کسی بھی شکل سے کچھ نہیں ہوتا اس کے مقابلے میں ایک عمل ہے ایمان کی مجلس کا جس میں اللہ کی قدرت کے تذکرے، اس کے رب ہونے کے تذکرے، اس کے کرنے کے ضابطے، انبیاء کی مددوں کے واقعات کہ عمل کی بنیاد پر انکا کامیاب ہونا عمل کی بنیادیں ہیں اگلا پچھلا یقین اور مال کی بنیادیں ہیں موجودہ نقشے۔

عمل کے راستے میں محمد ﷺ کو دیکھا جائے گا پر مال کے راستے میں نہ آگے دیکھا جائے گا نہ پیچھے دیکھا جائے گا بس آنکھوں دیکھے پر جانوروں کی طرح دوڑو پر جب مصائب کی گولیاں لگیں گی تو تم اپنے بازاروں میں کھڑے ہو کر اپنی دکانوں کو اپنی آنکھوں سے جلتا ہوا دیکھنا خدا کرے وہ دن آجائے جب عمل پر اللہ دنیا میں انقلاب پیدا کریں۔ اس لیے روزانہ

اللہ کی قدرت کے تذکرے

اس کے رب ہونے کے تذکرے

سبب کے مقابلے عمل سے ہونے کی بات

انبیاء اور صحابہ کی غیبی مددوں کے واقعات

کہ عمل کی بنیاد پر ان کا کامیاب ہونا اس کی دعوت کا مسجدوں میں ماحول بناؤ مال اور نقشوں سے اپنے یقین کو موڑنے کے لیے دکھنے والے یقین

پر سننے والے یقین کو حاوی کرو کہ سننے والا یقین دیکھنے والے یقین پر غالب ہو جائے کہ

سودلوں گا تو اللہ سے لڑائی پڑ جائے گی پھر وہ ہماری زندگی بگاڑ دیں گے ان باتوں کا اتنا سننا فرض ہے کہ اتنا یقین آجائے کہ حرام سے بچ جائے برادری نے کہہ دیا کہ اگر ناچ گانا نہ ہوا تو ہم تمہارے یہاں شادی میں نہیں آئیں گے اب اتنا توکل تو فرض ہوگا کہ آدمی اس حرام سے بچ جائے بیگم صاحبہ رونے بیٹھ گئیں کہ رنڈیاں ناچ رہی ہیں میں انہیں دیکھنے جاؤں گی اتنا صبر تو فرض ہے کہ اس پر صبر کر لے اور بیوی کو دو تھپڑ مار کر بند کر دے۔

اس لیے جہاں ایمان کی باتیں ہوتی ہوں وہاں پہنچ کر، انہیں سیکھ کر پھر اپنی مسجد میں روزانہ ایمان کی باتیں کرو کہ دیکھنے والے یقین کو سننے والے یقین پر حاوی کر لو نفس نہیں مانتا تو اس کے گلے پر چھوری پھیر دو اور چھوڑ کر نکل جاؤ روزانہ ایمان کے عمل کی کسرت کرو اور اس واسطے کرو کہ اللہ راضی ہو جائیں تعلیم میں بیٹھنے سے اللہ پالے گا اپنے آپ کو سمجھاؤ کہ مسجد کے باہر کا جتنا نقشہ ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا عملوں کی طاقت سے قوم نوح کا خاتمہ ہوا یہی عمل ہے یقین کے بدلنے کے لیے کہ قرآن میں ایمان کی دعوت کے قصے ہیں جب قرآن والا عمل آئے گا تو عمل کا معیار قائم ہوگا اللہ کے تذکرے کریں گے تو اللہ کا دھیان آئے گا اتنا اللہ کے تذکرے کر کہ

چیونٹی اور جہاز برابر ہو جائیں

تیری نگاہ میں کورزا اور چمار برابر ہو جائیں

کہ جیسے تو چمار کے جانے پر دھیان نہیں کرتا ویسے ہی کورز کے جانے پر بھی دھیان نہ کر، کتے کے آنے پر گدھے کے رینکنے پر کوئی دھیان نہیں کرتا جب اللہ کا ہر وقت دھیان ہوگا تبھی تو عمل کا معیار قائم ہوگا نبیوں نے انہیں عملوں پر ساری مصیبتوں کا خاتمہ بتایا ہے اگر آج یہ عمل کیے جائیں گے تو وہ ساری کرامتیں زندہ ہوں گی جو کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ان عملوں کو روزانہ اتنا کرو کہ ایمان کے حلقوں میں بیٹھتے بیٹھتے تمہارا یقین بدل جائے

اب اللہ کے دھیان والی نمازیں پڑھو تو ان نمازوں کے ساتھ خدا تمہارے لیے دینے کے دروازے کھولیں گے، ہدایت مل جائے اس کے لیے ان عملوں کو زندہ کرتے ہوئے علاقوں میں پھر وان عملوں کو اصل سمجھ لو جتنا ہمارے پھرنے سے یہ عمل زندہ ہوں گے اتنے ہی ہماری کمائی ہوگی محنت کرتے ہوئے اللہ سے مانگو کہ اے اللہ تو نے ان عملوں سے کامیاب ہونے کی ہدایت نبیوں، صدیقین، شہدا اور صالحین کو دی ہیں ہمیں بھی ہدایت دیدے اب اللہ تمہارے دل کے اندر وہ روشنی اتارے گا جو عمل سے کامیابی دلائے گی یہ عمل ہمیشہ کرنے کے لیے ہیں ان کو کرتے رہو تو پھر عمل کا دروازہ کھلے گا اور عملوں سے کامیاب ہونے کی ہدایت تمہیں مل جائے گی۔

ایمان . علم . اخلاص اور اللہ کا دھیان

اللہ تعالیٰ عملوں پر وزیروں کو تمہارے سامنے جھکائیں گے تمہیں وزیروں کے سامنے جھکنا نہ پڑے گا مالداروں، حاکموں، وزیروں کو اگر کامیاب بننا ہے تو وہ تم سے آکر ایمان و عمل کو سیکھیں گے تب وہ بھی کامیاب ہوں گے ورنہ کسی وقت بھی ان کا بیڑا غرق ہو کر ڈوب جائے گا اب اگر یوں سمجھو کہ

ان عملوں سے کیا ہوگا **اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ**

تمہارے پاس حکومتوں سے زیادہ آمدنی ہوگی

اب کمائی کے نقشے سے چلنا ہو تو چلو یا کوئی نقشہ نہ ہو تو بھی چلو، نقشے کے بغیر چلنا چاہو تو تکلیفوں میں لذت محسوس ہو گی بس بندگی کو پہچان لو کسی کے سامنے اپنی حاجت نہ رکھو اپنا حال نہ کھولو اللہ سے مانگتے رہو اور چلتے رہو اللہ پر پورا اعتماد اور بھروسہ رکھو جتنا ان عملوں پر بڑھتے چلے جاؤ گے تمہارے پاس حکومتوں سے زیادہ آمدنی ہو گی خدا ان کے لیے تو دروازے بند کر دیں گے اور وہ سوچیں گے کہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے ارے گدھے! تو بتا تجھے کون دیتا ہے کہ تجھے بھی اللہ دیتا تھا اور مجھے بھی اللہ دے رہا ہے پھر ان سب کو بھی اللہ تمہارے سامنے جھکا دیں گے جو آتا رہے اسے علم کی شکلوں پر لگاتے رہو دعوت، تعلیم، ذکر اور نماز تمہاری کمائی ہے خدا کے بندوں پر لگانا، ننگوں کو پہنانا تمہاری کمائی ہے اب اگر تم کمانے کے راستے چلو تو یہ سمجھ لو کہ کمائی میں

علم کا ملے گا

اللہ کے ذکر کا ملے گا

حرام، حلال کا پابند بنکر چلنے کا ملے گا

کمانے میں غرباء پروری کا ملے گا

اگر تو نے کھیتی میں دکان میں علم کے یقین پر کمائی کا ملنا یقین کیا تو اس علم والے یقین کا معاوضہ بہت زیادہ ملے گا علم اور عمل کی ساری ہدایت محمد ﷺ والی انہیں چار پر ملے گی کہ ایمان، علم، اخلاص، اور اللہ کے دھیان پر کمائی کو لاؤ ان چاروں کو کھینچ کر کمانے کی جگہ پر لے گئے تو ملا ان چاروں کو گھر پر لے گئے تو وہاں بھی عمل گیا ملنے کی چیزیں یہی ہیں اب علم کے مطابق خرچ کیا تو اس علم کا بھی ملے گا عمل میں اخلاص داخل کر لیا تو اخلاص کا ملے گا اب اخلاص بھی سب جگہ جاوے جب مال صرف ان عملوں پر کما کے آیا ہے تو خرچ کو بھی علم پر لگانا ہو گا

حضرت محمد ﷺ عمل والوں کے امام ہیں جو آسمانوں پر تشریف لے گئے اللہ تک کو دیکھا ہے

نبیوں کو دیکھ آئے، عمل دیکھ آئے، وہ ہمارے نمائندے حضرت محمد ﷺ ہیں اگر تم مال والوں کو دیکھ کر چلو گے اور انہیں اپنا امام بناؤ گے

تو مال والے حکومت والوں کو دیکھ کر چلیں گے

حکومت والے روس اور امریکہ کو دیکھ کر چلیں گے

روس اور امریکہ سائنس والوں کو دیکھ کر چلیں گے اور

سائنس والے کتوں کو دیکھ کر چلیں گے

کیونکہ سائنس والوں نے کتوں کو آگے بھیجا ہے سارے ملکوں کا جو سب سے اوپر کا پلیٹ فارم ہے وہاں کتے کی باتیں ہو رہی ہیں تم عمل کے امام حضرت محمد ﷺ کو دیکھ کر چلو عمل والے راستے پر محنت کرو پر آج تمہاری سوچ عمل والے راستے کی جاتی رہی ہے تمہاری دعا کا چاند سورج پر اثر پڑے گا اس لیے کہ تم افضل ہو اگر تم رو کر گڑگڑا کر دعا مانگ لو تو عرش ہل جائے گا

بعدنماز فجر بنگلے والی مسجد

۲۱ صفر ۱۳۸۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الله کرتے ھیں

میرے بھائیوں اوردوستوں اللہ ربّ العزت ہی سارے جہان کو بنایا ہے وہی سب کی پرورش کرنے والے ہیں چیزیں بھی وہی بناتے ہیں اور پالتے بھی وہی ہیں

بھوکا بھی وہی کرتے ہیں اور پیٹ بھی وہی بھرتے ہیں

خوف ذدہ بھی وہی کرتے ہیں اور امن بھی وہی دیتے ہیں

جتنے جاندار ہیں چاہے انسان ہوں یا غیر انسان، مسلم ہوں چاہے غیر مسلم سب کے ساتھ جو حالات پیش آرہے ہیں وہ حالات اللہ ہی کی طرف سے پیش آتے ہیں حقیقت میں لانے لے جانے والے اللہ ہیں جانور اس لیے بنائے کہ وہ جو چاہے کریں ان کے لیے کوئی قائدہ قانون نہیں ہے اللہ نے ان کا پلنا طے کر دیا تو انہیں پال رہے ہیں پر جانوروں کو ہمیشہ کے لیے نہیں بنایا وہ اپنا وقت پورا کر کے مرجائیں گے پھر قیامت میں تھوڑی دیر کے لیے زندہ کیے جائیں گے ایک دوسرے کا بدلہ لیا جائے گا پھر سب کو مٹی کر دیں گے جانور تو وہ قسم ہے جو وقتی طور پر پلنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں کہ کچھ دن کے لیے اپنی مادہ سے صحبت کرلے، کھالیں، پی لیں، پھرلیں، کوئی احکامات نہیں کوئی پابندی نہیں، ان کی بھوک پیاس اور خوف یہ سارے حالات وقتی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے نہیں بنایا گیا ہے

قانون و قائدہ انسانوں کے لیے

دوسری قسم جسے اللہ نے بنایا ہے وہ انسان ہیں انسان کو اللہ نے ہمیشہ کے لیے بنایا ہے اسے ہمیشہ کے لیے کامیابی ملے گی یا ہمیشہ کے لیے ناکامی ملے گی کامیابی و ناکامی کے لیے قانون وقائدہ صرف انسانوں کے لیے ہی بنایا گیا ہے، اب اگر انسان جانوروں کی طرح زندگی گزارے کہ جو دیکھا اسے کرلیا

جہاں کھانا پینا دیکھا ادھر چل دیے

جانور اڑتا ہے یہ اڑنے لگے

جانور تیرتا ہے یہ تیرنے لگے

جانور کماتا ہے یہ کمانے لگے

جانور عورتوں اور بچوں میں مشغول ہے یہ بھی اسی میں مشغول ہے

کتّا اور بلّی کی طرح پالیں گے

تو انسان ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے وقتی طور پر دنیا میں تو اسے پالیں گے پر اس کی اس زندگی سے ناراض ہو کر ہمیشہ کے لیے دوذخ میں ڈال دیں گے جانوروں کو تو مٹی بنا کر ختم کردیں گے پر انسانوں کو سخت عذاب میں ڈالیں گے، جہاں ہر وقت خون کے آنسو رونا لہو پیپ کھانا ،اگر چہ کروڑوں برس پیاسے رہیں سخت سے سخت مصیبتیں موت وہاں ہے ہی نہیں۔ یہ اس لیے کہ انسان نے اپنی انسانیت ختم کر کے جانوروں

والی زندگی گزاری، جانور پلنے کے باوجود حیثیت والا نہیں اگر چہ اسے ایک لاکھ روپے کا زیور پہنادو تو گدھا گدھا ہی رہے گا حق تعالیٰ شانہ کا جانوروں سے معاملہ انسانوں والا نہیں ہے جو انسان جانور پنے والی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ اس انسان سے ناراض ہوں گے پھر اس کو جس طرح کتے، سور اور بلی کو کھانے کو دیتے ہیں اسی طرح اسے بھی پالیں گے۔

ایسے انسان کی حق تعالیٰ شانہ کے یہاں کوئی حیثیت نہیں جیسے جانور پلتے ہیں ویسے ہی انہیں بھی پالیں گے ایک سیلاب آ گیا تو سب ڈوب کر مرتے بھی ہیں، آندھی آئی تو ہزاروں گر کر مر گئے زلزلے لا کر ایسے انسانوں کو مار کر دکھائیں گے۔ جانوروں کے دس بارہ کام ہیں۔ کھانا، بچوں کو کھلانا، بیوی کو کھلانا، بیوی سے صحبت کرنا، مکان بنانا، بالا خانے، تہ خانے بنانا، کپڑوں کی صفائی، ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی کوشش کرنا، اگر آدمی کی زندگی اتنی ہے تو خدا پاک کی قسم! خدا کے یہاں ان کا شمار جانوروں میں ہوگا۔ چاہے یہ وزیر ہوں یا صدر

سو کارخانے والا ہو یا سونے کی کوٹھیوں والا

اگر جہازوں میں اڑے تو کوے کی طرح بے حیثیت

اگر موٹروں میں دوڑے تو کتے کی طرح بے حیثیت

اگر سمندروں میں تیرے تو سمندری سانپوں کی طرح بے حیثیت

اگر آدمی کی دائرے زندگی صرف اتنی ہے جتنی جانوروں کی ہے تو پھر ایسے آدمیوں پر اللہ کی طرف سے قہر و غضب آتا ہے سب طرف سے مصیبتوں کے بازار گرم کر دیے جاتے ہیں زلزلے بھی آتے ہیں

جب دیکھو ہنسی مذاق جب دیکھو ایک دوسرے سے بڑا بننے کی کوشش کرنا ایسے انسانوں پر جو مصیبتیں بھی آویں وہ کم ہیں ان پر دنیا کے اندر ہزار آفتیں آئیں گی اگر انسان

خدا کی خلافت پر

نبیوں کی نیابت پر

فرشتوں کی خلافت پر قدم اٹھائے کہ

کھلانے پلانے والا غرباء پرور

یتیموں، بیواؤں کی مدد کرنے والا

اپنی جان و مال سے دوسروں کی زندگی بنانے والا

اس کے ہاتھوں بے مکان والوں کو مکان مل رہے ہیں

یتیموں، بیواؤں کو مدد مل رہی ہو تو یہ زندگی اللہ کے نمونے کی زندگی ہے

جانور کھاتا ہے کھلاتا نہیں ہے پر اللہ کھلاتے ہیں کھاتے نہیں ہیں

جانور مکان بناتا ہے اس میں رہتا ہے پر اللہ مکان بناتے ہے اس میں رہتے نہیں ہیں دوسروں کو رکھتے ہیں

جانور جو کچھ کرے گا اپنے لیے کرے گا پر اللہ جو کچھ کریں گے دوسروں کے لیے کریں گے

اللہ نے اس زندگی کے لیے انسان کو بنایا ہے اگر اس کا مال دوسروں کی زندگی بنانے پر لگے گا تو یہ اللہ کی خلافت ہے مال کو اپنی زندگی بنانے پر لگانا

تو یہ جانور پنا ہے جانور بننے کے لیے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی بس اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو جانور بن جائے گا سور، بھیڑیا، کتا، کہ مار دھاڑ کرنے والا بننے کے لیے کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ بچے کو جس کا سر پھوڑے پھوڑنے دو، جو چیز توڑے توڑنے دو، بچے کو اگر اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو بچہ بدترین ہو جائے گا، جانور بن جائے گا

اللہ کے رنگ میں رنگنے کے لیے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں، بات بات کے خلاف مشق کرنی پڑے گی۔ جتنا کھانے، کمانے کا جذبہ ہے، بیوی بچوں کے مکان کی بڑھائی کے غالب آجانے کا جذبہ ہے اسے توڑنا پڑے گا

خدمت کا جذبہ

کھلانے کا جذبہ

دوسروں کا مکان بنانے کا جذبہ

یہ سارے جذبے اپنے اندر پیدا کرنا پڑے گا یہ ہیں وہ اصل کام جسکے لیے خدا نے انسان کو بنایا ہے خدا نے انسان کے اندر خلافت کے جوہر رکھے ہیں اگر ریاضت اور مجاہدے کرلے گا تو جانور پنے سے نکل کر خدا کی خلافت والی زندگی میں آجائے گا۔ اگر جانور پنے کی زندگی سے نہ نکلا تو مصیبتوں میں آجائے گا پھر جیسے کتے، بھیڑیے کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ہے اسی طرح جانور پنے کی زندگی گزارنے والے انسان کی دعاؤں پر خدا کے یہاں کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ جو انسان جانور پنے کی زندگی سے نکل کر خدا کی خلافت پر آئے اس کے لیے وہ خدا سے جو مانگے اسے وہی ملتا ہے پر زندگی کو موڑنے کا فیصلہ کر کے اس کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے

چار عمل فرشتوں والے

اللہ والے عملوں کی محنت کے لیے جانوروں والی کام کو چھوڑ دو۔ انسان اللہ والے عملوں پر تب پڑتا ہے اب اس کا یقین بدلتا ہے اس لیے کہ عمل کی بنیاد یقین ہے جب یقین چیزوں سے عمل کی طرف موڑے گا تو خلافت والی زندگی بنے گی ایمان کی دعوت دیتے ہوئے چار عمل ہیں جن کو زیادہ کرنے سے انسان جانوروالی زندگی سے نکل کر خدا کی خلافت والی زندگی میں آتا ہے

۱ ایمان کے حلقے

۲ تعلیم کے حلقے

۳ اللہ کا ذکر

۴ نماز کا اہتمام

یہ چار عمل فرشتوں میں ہیں انکے یہاں نہ ملک، نہ مال، نہ عورت، نہ بچے، ان کا ایک دوسرے سے ان چیزوں کا کوئی تذکرہ نہیں بس اللہ کی بڑائی کرنا، علم کی مجلسوں میں شریک ہونا، نمازوں میں شریک ہونا اور خدمت گزاری کرنا یہ چار کام ہیں جنکے کرنے سے اطاعت کا مادّہ پیدا ہوتا ہے جو فرشتوں کی صفت ہے، جانوروں والے کام سے نکل کر یہ چار کام زیادہ کرنے ہیں، ان کاموں کو کرتے ہوئے عملوں سے پلنے پر محنت کرنی ہے کہ

محنت سے مال نہیں

مال سے چیزیں نہیں

چیزوں سے پرورش نہیں بلکہ خدا عملوں سے پالیں گے

مال سے عمل نہیں بلکہ عمل سے مال ہیں

مال سے چیزیں نہیں بلکہ عمل سے چیزیں ہیں

چیزوں سے پلنا نہیں بلکہ عمل سے پلنا ہے

جن کو چیزوں سے پالتا ہے انہیں تھوڑے دن پالتا ہے پھر زیادہ دن پریشان کرتا ہے اور جنہیں عملوں سے پالتا ہے انہیں تھوڑے دن پریشان کرتا ہے پھر ہمیشہ پالتا ہے اس لیے یقین بدل لو کہ

میں ایمان کی دعوت دوں گا میرا خدا مجھے پالے گا

میں اللہ کا ذکر کروں گا میرا خدا مجھے پالے گا

میں علم حاصل کروں گا میرا خدا مجھے پالے گا

میں بندگانِ خدا کی خدمت کروں گا میرا خدا مجھے پالے گا

پر خلافت والی زندگی تب ہی بنے گی جب چیزوں سے پلنے کا ذہن ختم ہوا ایک جگہ دیکھا کہ ایک آدمی ہوٹل والے سے کہہ رہا ہے کہ تم چاہے دو سو روپے لے لو پر ایک روٹی دے دو لیکن ہوٹل والا کہہ رہا ہے کہ یہ روٹی آرڈر کی ہے میں تمہیں اس میں سے ایک بھی روٹی نہیں دے سکتا یہ منظر میں نے ان آنکھوں سے دیکھا ہے تو مال سے چیزیں نہیں

مال سے حفاظت نہیں

مال سے اطمینان نہیں

مال سے عزت نہیں

مال سے سکون نہیں

یہ ساری چیزیں خدا عمل پر دے گا اس کی محنت کیا کرو

انبیاء علیہ السلام کا کام

ایمان کے حلقے تعلیم کے حلقے سے فارغ ہو کر ان عملوں سے پلنے کے لیے محنت کرو یہ انبیاءؑ کا کام ہے ان جانور پنے کی زندگی گزارنے والوں کو سمجھانا کہ تو جانور پنے سے نکل اور خدا کی خلافت والی زندگی کی طرف آ تو خدا کامیاب کر دے گا یہ سمجھانا انبیاءؑ کا کام ہے یہ بات سمجھانے خدا فرشتوں کو نہیں بھیجتا بلکہ فرشتوں کو تو ان جانوروں کے گھروں میں آگ لگانے بھیجتا ہے کہ ان کے مکانوں میں آگ لگا دو، سیلاب سے ان کی بستیاں ڈبو دو، فرشتے تو ایمان کی مجلس میں، علم کی مجلس میں، ذکر کی مجلس میں اور نمازوں میں آ کر خود شامل ہو جاتے ہیں اس لیے ان جانوروں کو سمجھا کر اللہ کی طرف موڑنے کی محنت کرو یہ انبیاءؑ کا کام ہے

ایک زبان یا ایک علاقے میں محنت کرنا یہ محمد ﷺ کا کام نہیں ہے بلکہ ساری زبانوں اور سارے علاقوں میں محنت کرنا یہ نبیوں کے سردار محمد ﷺ والا کام ہے

ان کو کھلانا، پلانا

ان کو کپڑے بنا کر دینا

ان کومکان دینا

جتنا اس قسم کے لوگ دنیا میں تیار ہوں گے اتنا اللہ پاک دنیا والوں کو زیادہ دیں گے فرشتوں کا کام ایمان کی مجلس میں، علم کی مجلس میں، ذکر کی مجلس میں آکر بیٹھنا، نماز پڑھنا اب خدا کی خلافت کو پہنچنا چاہو تو فرشتوں کی نماز کا لحاظ رکھو تم بھی تو کچھ لمبی لمبی نماز پڑھو کچھ تو سنبھل سنبھل کر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جب وہ اللہ کے ذکر میں آئے تو وہ ہزار برس گزار دے تم بھی تو اللہ کے ذکر کا کچھ معیار قائم کرو ایمان کی مجلس کے اندر بیٹھنے کی کثرت سے انسانی جواہرات کھلیں گے پھر یہ خدا کی نیابت کی زندگی کی طرف پلٹا کھائے گا اور انسانی زندگی بنانے پر آجائے گا سب کی زندگی بنانا چاہے گا تو سب اس سے محبت کریں گے سب چاہیں گے کہ یہ ہماری روٹی کھالے ہمارے بیل لے لے آج مانگتے ہو تو لوگ انکار کرتے ہیں پر کل تم انکار کرو گے کہ جی ہمیں ضرورت نہیں ہے

اگر تھوڑے سے جھوپڑے پر قناعت کرلی

تھوڑے سے کپڑے پر قناعت کرلی

تھوڑے سے ساز و سامان پر قناعت کرلی

تو کل کو خدا دلوں کو تمہاری طرف پلٹیں گے دنیا اس راستے پر چلنے والوں کے سامنے گردن جھکانے پر مجبور ہوگی

ایمان کی مجلسوں میں ،ذکر میں اور تعلیم میں لگنا

سب سے پہلے حضور ﷺ کا نور بنایا گیا پھر نبیوں کا وجود بنایا گیا پھر بقیہ سب کی ترتیب چلی حضور ﷺ والے عملوں سے انسان جانوروالی زندگی سے نکل پر نبیوں والی زندگی پر آئے اور نبیوں کی زندگی ہے اپنے اپنے علاقوں کے انسانوں پر محنت کرنا کہ انہیں جانوروں والی محنت سے نکال کر ایمان کی مجلسوں میں ذکر میں اور تعلیم میں لگانا

نینوا میں یونسؑ نے محنت کی

مدین میں شعیبؑ نے محنت کی

مصر میں موسیٰؑ نے محنت کی

اور لوگوں کو ان عملوں پر ڈالا جن عملوں میں فرشتے لگے ہوے ہیں کہ انہیں عملوں سے انسان کے اندر خدا کی اطاعت کا مادہ پیدا ہوگا اس کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے کہ مال سے زندگی نہیں بنتی عمل سے زندگی بنتی ہے اگر یہ موڑ پیدا ہو گیا تو سارا کام آسان ہے

عمل سے پیسہ ملتا

آج عمومی ذہن یہ ہے کہ پیسہ پہلے بعد میں عمل حالانکہ پہلے عمل ہے بعد میں پیسہ ہے آپ دکان بنا کر پہلے عمل کریں گے بعد میں پیسہ آئے گا کہ آپ دکان کے لیے اپنے ہاتھ، پیر، زبان، کان، آنکھ، دماغ کو پہلے استعمال میں لاتے ہیں پھر پیسے ملتے ہیں یہ بدن کے اعضاء کا استعمال ہی تو عمل ہے پر لوگ اس کو عمل نہیں سمجھتے ان کے استعمال کے بعد ہی تو پیسے ملتے ہیں اگر یہ عمل ٹھیک نہ کیا تو خدا آخرت تک سب بگاڑ کر پھینک دیں گے اگر تو نے کسی کے چار پیسے دبا لیے تو دو پیسے پر ساڑھے سات سو نمازیں چلی گئیں اگر حاصل کرنے کے عمل خراب ہوں تو تمہارا حج، تمہارے روزے، تمہاری نمازیں، تمہارے صدقہ، خیرات منہ پر پھینک کے مارے جائیں گے تم کہہ رہے ہو کہ بال بچوں کو پالنا دین ہے تو کیا سور کھلا کر بچوں کو پالنا دین ہے

کتا کھلا کر بچوں کو پالنا دین ہے

چوری کا مال کھلا کر بچوں کو پالنا دین ہے

جھوٹ سے کمایا ہوا مال کھلا کر بچوں کو پالنا دین ہے

سودی کاروبار کا مال کھلا کر کم تول کر، ملاوٹ کر کے، دھوکہ دے کر ملنے والے مال کو کھلا کر بچوں کو پالنا دین ہے

اس طرح بال بچوں کے پالنے کو دین نہیں کہتے بلکہ تم تو انہیں دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہو، وکیل اپنے موکل کو ایسا جھوٹ سکھاتا ہے کہ حقیقت بھی شرما جائے اب اس نے جھوٹا بیان دلوایا پچھلے عمل کی خرابی پر پہلے مصیبت آئی تھی اب عمل اور خراب ہو گئے تو اب اللہ کی اس سے بڑی پکڑ آئے گی اس لیے عمل کا مسئلہ پہلے ہے روٹی اور پیسہ بعد میں استعمال ہو گا پہلے تمہارے بدن کے اعضاء استعمال ہوں گے۔

یہ ذہن بناؤ کہ مال سے زندگی نہیں بنے گی عمل سے زندگی بنے گی یہ ذہن بنانے کے لیے پہلے ایمان کی دعوت، ایمان کا سیکھنا، علم حاصل کرنا، مسئلے سیکھنا، نمازیں پڑھنا یہ بڑے بڑے عمل ہیں اور یہ اتنے بڑے عمل ہیں کہ ان عملوں پر فرعون کی حکومت ڈوبی ہے، مائدہ آسمان سے اترا ہے، سورج واپس آیا ہے تو ان سے بڑے کوئی عمل نہیں ہیں

وزارت

صدارت

تجارت

یہ سارے عمل بہت چھوٹے ہیں عمل وہ بڑے ہیں جن عملوں کو اللہ نے کرنے کا حکم دیا ہے اللہ پہلے خود دعوت دے رہے ہیں اس لیے دعوت نماز سے بڑا عمل ہے اللہ نے نماز نہ پڑھی، حج نہ کیا لیکن ان کی دعوت دی ہے اس لیے سب سے بڑا عمل دعوت ہے اللہ دعوت سننے پر سب سے زیادہ پالتے ہیں اگر یقین کے ساتھ یہ اس عمل کو کرے گا جس عمل کو کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے تو اس عمل پر بہت کچھ ملے گا اب محنت کر کے اس بات کا خوب ذہن بناؤ کہ

ہم جتنا ایمان کی مجلس میں بیٹھیں گے اتنا اللہ پالیں گے

ہم جتنا علم کی مجلسوں میں بیٹھیں گے اتنا اللہ پالیں گے

ہم جتنا ذکر کی مجلسوں میں بیٹھیں گے اتنا اللہ پالیں گے

نماز ہی اصل ہے اور اسی اصل کا عمل ہے

مکان، جائداد کے مسئلے اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر آؤ اور اس کی محنت کرو۔ سب سے پہلی محنت نماز کی ہے یقین کو نماز پر لے جاؤ کہ نماز پڑھ کر اللہ سے میں جو مانگوں گا میرے اللہ وہ دیں گے، ملک کے، مال کے، کمائی کے نقشوں سے یقین ہٹاؤ سلیمان علیہ السلام نے اللہ سے بادشاہت اسی راستے سے لی ہے میں بھی نماز پڑھ کر اللہ سے جو مانگوں گا میرے اللہ وہ دیں گے اگر میں نے دعا مانگ لی کہ وزیرِ اعظم کو مار دے تو وہ آج ہی مرے گا۔

اجتماعی، انفرادی، خلوت، جلوت کے سارے مسئلوں کا یقین نماز پر لاؤ نماز ہی اصل ہے اور اسی اصل کا عمل ہے، اس کو اصل بناؤ نماز کو اصل بنانے کے لیے سب سے پہلے یقین بدلو، علم حاصل کرو اور خدا کا دھیان پیدا کرو

نماز سے پرورش کا ذہن نہیں ھے

وہ نماز کون سی ہے جس نماز سے جس نماز کے عمل میں لانے سے تمہارے مانگنے سے تمہیں روٹی ملے گی؟ وہ حضور ﷺ والی نماز ہے کہ نماز کے عمل کو اندر باہر سے حضور ﷺ والا لانا وباہر سے حضور ﷺ والی شکل اور اندر سے حضور ﷺ والی کیفیت۔ تیرا نماز سے پرورش کا ذہن نہیں ہے اس لیے تیرے اعضاء بگڑے ہوے ہیں انسان نماز بنانے کی اس دن محنت کرے گا جس دن اسے معلوم ہو جائے گا کہ نماز سے پرورش ہوگی اعلان ہو رہا ہے کہ صف میں بچھی ہوئی دری ناپاک ہے اس پر نماز نہیں ہوگی پر یہ اسی پر نماز پڑھ رہے ہیں ان سب ہے ذہن میں یہ ہے کہ

پرورش تو زمیندارہ سے ہوگی

پرورش تو تجارت سے ہوگی

پرورش تو وزارت سے ہوگی

پرورش تو صدارت سے ہوگی

فوجوں کے ہاتھوں میں جو جنگی نقشہ ہے اس سے کامیابی ہوگی؟ ارے! کامیابی اس جنگی نقشے سے نہیں ہوگی بلکہ کامیابی نماز سے ہوگی یہ یقین کا موڑ ہے یقین بناؤ کہ میں نماز پڑھ کر خدا سے جو مانگوں گا ہمیں وہ دیں گے

ایمان کی بات سن کر ایمان کی دعوت دوں گا

علم کے حلقے میں بیٹھوں گا

خدا کا ذکر کروں گا

تو میری نماز خدا سے لینے والی نماز بنے گی مال سے پلنے کا یقین نکال دو اور یہ ذہن بنا لو کہ میرے سارے کام جب ہی ہوں گے جب میرے نماز اچھی ہوگی۔ ذہن یہ بناؤ کہ کمائیوں کو گھریلو نقشوں کو چھوڑ کر میں جتنا ایمان کی مجلسوں میں بیٹھوں گا جو کچھ بتایا ہے ملنے کو وہ کس طرح ملے گا اور کس لیے ملے گا اس طرح کی تحقیقات مسائل ہیں اور جو کچھ ملے گا وہ فضائل ہیں

خدا کا دھیان ملکوں کے نقشوں کو بدلوا دے گا

بن دیکھے اللہ کا دھیان جمانا کہ عدالت والے اللہ کے ہاتھ میں ہیں یہ خود نہیں لکھتے اللہ جو چاہیں گے وہی ان کے قلم سے لکھا جائے گا، ان کا دھیان دیکھ کر بھی نہ آئے اور خدا کا دھیان بن دیکھے آجائے یہ دھیان اتنی بڑی کمائی ہے کہ جو تمام ملکوں کے نقشوں کو بدلوا دے گی، بھوک پیاس یا گھر کا کوئی مسئلہ یا اگر تو نہیں کماتا ہے تو طے کر کہ اپنے حالات کسی کو نہیں بتانا ہے بیج ڈال کر آئے ہو تو کیا اسی روز کھیتی ہو جائے گی؟ ارے! ہوتے ہوتے ہوگی۔ فاقے سے اور گھر کی تکلیفوں سے محبت کر لو اگر کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے گا، اسی پر اڑا رہے گا، راضی بہ رضا رہے گا، بھوک سے اور تکلیفوں سے دل لگائے گا، نبی کو فاقے میں جھانک جو جھانکے گا تو عائشہؓ اور حفصہؓ نظر آئیں گی تو نے فاقے میں ابو بکرؓ کو، عمرؓ کو، علیؓ کو جھانکا، حسن حسین کو جھانکا جو محبوب سے ملائے وہ محبوب ہوا کرتا ہے محمد ﷺ سے جو چیز ملوائے گی وہ محبوب ہے مبغوض نہیں ہے میرے نبی محمد ﷺ پر بھی تو تکلیفیں آئیں تھیں یہ تکلیفیں نبیوں کی جھلکیاں ہیں اب جب تکلیفیں آئیں تو یہ ایک دم خوش ہو گیا باغ باغ ہو گیا اگر تو نے لوگوں سے حال ظاہر کیا تو چار کوڑیاں ملیں گی لیکن خدا سے ملنے کے خزانوں کے دروازے بند ہو جائیں گے اگر حال کو کسی سے نہ بتایا تو اللہ کی طرف سے اب مال آنا شروع ہوگا تو جیسی زندگی تھی اگر اب بھی ویسی ہی رکھی کہ فاقوں سے محبت کرتا رہا مال کو خدا کی بتائی ہوئی چیزوں پر خرچ

کرتا رہا تو خدا کے خزانے تیرے ہوں گے جو ہاتھ اٹھا کر مانگے گا وہ مل جائے گا

بس یہ بات یاد رکھنا کہ حق اور ناحق کی تحقیق کیے بغیر اگر تو نے ناحق کا ساتھ دیا تو تمہارا یہ اللہ سے ملا ہوا ایمان سلب کر لیا جائے گا نمازوں کی جان نکال لی جائے گی خدا کی قسم تمہارا نور سلب کر لیا جائے گا

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد

۲۲ صفر ۱۳۸۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے بھائیوں اور دوستوں! انسان کو دنیا میں کوئی چیز پوری نظر نہیں آتی اس کو اتنا نظر آتا ہے جتنے سے اس کے مسائل کا تعلق ہے کہ زمین آسمان اور دنیا میں پھیلا ہوا سامان اور قسم قسم کی صورتیں ہی اس کو نظر آتی ہیں اور جن مسائل سے اس کا تعلق نہیں ہے وہ اس کو نظر نہیں آتے جیسے اللہ، فرشتے، برزخ، جنت، دوزخ یا خوشی اور غم کے اثرات وغیرہ اصل مسائل اس کو نظر نہیں آتے نظر آنے والی چیزوں سے پچاس پچاس برس انتہائی محبت کرنے کے باوجود یہ انہیں کے بیچ میں ناکامیوں اور پریشانیوں کا شکار ہوتے ہوئے آخرت میں پہنچ جاتا ہے یہ انسان جب نظر آنے والی چیزوں پر محنت کرتا ہے تو مصیبتوں کا شکار ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے اپنی محنت کا میدان غلط راستے پر قائم کیا ہے

علم اور جہل

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان نبیوں کو بھیجا نبیوں نے آکر انسانوں کو جتنے مسائل غائب تھے انہیں بتلایا، اس دنیا کا حقیقی نظام بتلایا، خدا کی ذات اور اس کی صفات کو بتلایا، عملوں میں کامیابی، ناکامی بتلائی گویا جو کچھ ان میں نقصان تھا نبیوں کے ذریعہ ان کا انکشاف فرمایا۔ انسان اس دنیا کو باعتبار انسان ہونے کے جو کچھ جانے اس کا نام جہالت ہے، پہاڑ، برف، بھاپ یا سونے چاندی کو دیکھ کر جو کچھ جانے گا اس کا نام جہالت ہے اپنے مسائل کو جانے گا اس کا نام جہالت ہے اس لیے کہ اس کی اپنی نسبت جہالت ہے

تاجر جو جانتا ہے باعتبار تاجر ہونے کے وہ جہالت ہے

زمیندار جو جانتا ہے باعتبار زمیندار ہونے کے وہ جہالت ہے

سائنسداں جو جانتا ہے باعتبار سائنسداں ہونے کے وہ جہالت ہے

سیاستداں جو جانتا ہے باعتبار سیاست داں ہونے کے وہ جہالت ہے اور قرآن پاک میں جو ان کے مقابلے میں بیان کیا گیا ہے وہ علم ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے اس کا نام علم ہے اگر انسان اپنے نقصان اور انہیں جہالت پر محنت کریں گے تو یہ محنت ان کو خون کے آنسو رلائے گی اور جو محنت علم پر ہوگی اس محنت پر دنیا میں بھی پھلے پھولیں گے اور آخرت میں بھی زبردست کامیابی ملے گی اس لیے انسان خود جو جانتا ہے اس کا نام جہالت ہے اور اسی جہالت پر آج محنت ہو رہی ہے دنیا آج اسی وجہ سے مصیبتوں کا شکار ہے

تاجر کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اس کو بھی علم پر محنت کی ضرورت ہے

سائنس والا کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اس کو بھی علم پر محنت کی ضرورت ہے

زمیندار کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اس کو بھی علم پر محنت کی ضرورت ہے

سیاست والا کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اس کو بھی علم پر محنت کی ضرورت ہے

علم حاصل کر لینے کا نام علم ہے، علم حاصل کر لینے کا نام محنت نہیں ہے بلکہ جتنے اجزاء سے علم پر محنت ہے ان سب اجزاء سے علم پر محنت کی جائے گی تو اس کا نام علم پر محنت ہے۔ اپنی صحت اپنے مسائل کے لیے، اپنی قوت اپنے غلبے کے لیے اگر علم والوں نے محنت نہ کی بلکہ جہل پر محنت کی تو ان کے مسائل بھی خراب ہو جائیں گے اپنی محنت سے چیزوں کا ملنا اور چیزوں سے پرورش کا ہونا یہ جہل والی لائن ہے ہم کو جو علم دیا گیا ہے وہ یہ ہے

کہ خدا کے دینے سے چیزیں ملتی ہیں، خدا کے بنانے سے چیزیں بنتی ہیں، خدا کے پالنے سے سب پلتے ہیں، بنانا بھی خدا کی نسبت ہے اور تقسیم بھی خدا کی نسبت ہے

بیمار کو تندرست اور تندرست کو بیمار کرنا

فقیر کو غنی اور غنی کو فقیر کرنا

ذلیل کو عزت دینا اور عزت والوں کو ذلیل کرنا

جب ہم اس بنیاد کو تسلیم کر لیں اور اسی بنیاد کو تسلیم کرایا گیا ہے کہ یہ

لَا اِلٰہ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدُالرَّسُوْلُاللّٰہِ

کا یقین سیکھنا ہے کہ اس زمین و آسمان میں جو کچھ ہوتا نظر آ رہا ہے اس کا تعلق وہاں سے نہیں ہے جہاں سے تمہیں دکھائی دیتا ہے جو کچھ تمہارے سامنے نقشے پھیلے ہوے ہیں ان نقشوں سے براہ راست کچھ نہیں ہوتا ہے بلکہ ان نقشوں میں خدا کے فیصلے کام کر رہے ہیں آج جس چیز سے عزت ملتی دکھ رہی ہے کل کو اس سے ذلت آتے دیکھو گے خدا کو جو کچھ کرنا ہے اس میں انہیں غیر کی ضرورت نہیں ہے خدا اپنے غیر کے بغیر سب کچھ کرتے ہیں تم جو کچھ زمیں سے ہوتا ہوا دیکھ رہے ہو خدا اول میں زمین کے بغیر وہ سب کچھ کر کے دکھا چکے ہیں اور تم جو کچھ آسمان سے ہوتا ہوا دیکھ رہے ہو خدا اول میں آسمان کے بغیر سب کچھ کر کے دکھلا چکے ہیں اس بنیاد پر ہمیں محنت دی گئی ہے اس محنت کے لیے اللہ کا علم ہے ہمیں دنیا کے اندر کی راحت و آرام، بلندی و سکون علم پر محنت کرنے سے ملے گا تم جہاں جہاں جو کچھ ہوتا ہوا دیکھ رہے ہو وہ سب اللہ سے ہو رہا ہے اللہ کے علاوہ سے نہیں ہو رہا ہے اللہ سے مانگنے اور لینے کے لیے محمد ﷺ طریقے لائے ہیں اگر تمہارے عمل محمد ﷺ کے طریقے پر ہوں گے تو اللہ تم کو کامیاب کر کے دکھائیں گے

اور اگر تمہارے عمل محمد ﷺ کے طریقے پر نہ ہوں گے تو اللہ تم کو تجارت میں زراعت میں، حکومت میں، وزارت میں، کہ تم دنیا کے جس شعبے میں ہو گے اس شعبے میں اللہ تمہیں ناکام کر کے دکائیں گے تجارت میں، زراعت میں، حکومت میں، وزارت میں، معاشرت میں، معاملات میں، گھریلو زندگی میں، ہر وقت تمہارے بدن سے کامیابی اور ناکامی کے عمل صادر ہو رہے ہیں اگر ان عملوں کو محنت کر کے محمد ﷺ والے طریقے پر بنا لیا تم خدا بندِ قدوس تم کو کامیاب کر کے دکھائیں گے، یہاں بھی انعامات دیں گے اور آخرت میں جنت دیں گے

علم کا راستہ عمل کے ذریعے کامیابی لینے کا ھے

جہالت کا راستہ مال کے ذریعے کامیابی لینے کا ھے

علم کے راستے میں سب سے پہلے ہدایت کے حاصل کرنے کی محنت کی جاتی ہے اس لیے کہ ہدایت کے بعد ہی عمل ٹھیک ہوتے ہیں پھر اس کے بعد کامیابیاں ملتی ہیں ہدایت دل کے اندر کی وہ روشنی ہے جس روشنی میں انسانوں کو چیزوں کے اندر کچھ نہ دکھائی دے اور عملوں سے ہوتا دکھائی دے دونوں راستوں کا مقابلہ ہے

پہلے محنت کرے گا کہ ہدایت ملے پھر عمل ٹھیک کر کے صحت لے گا، باغات لے گا، حکومتیں اور مکانات لے گا۔ اگر یہ دونوں راستے چل رہے ہو کہ ایک طرف زمیندار، تاجر، سیاستداں، مال کے راستے پر چل رہے ہو اور دوسری طرف مٹھی بھر جماعت ہدایت کے لیے محنت کر رہی ہو اور ہدایت لے کر اگر یہ عمل ٹھیک کر کے دکھائے تو خدا ساری دنیا کے انسانوں کو ان کے مقابلے میں خواہ روس اور امیرکہ بھی آ جائیں ان کو جھکا کر

دکھائیں گے۔ مالوں کے ذریعہ کامیابی لینے کے لیے سب سے پہلے عمل سے کامیابی ملنے کا ذہن بنانے کی ضرورت پڑتی ہے اور ذہن بنانے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ نماز چار رکعتوں کا نام نہیں ہے یہ چار رکعتیں نماز کا عمل ہے یہ عمل محنت نہیں ہے نماز کی محنت عمل سے الگ ہے جو محنت نماز سے پہلے ہیں وہ تین ہیں

نماز سے پہلے کی تین محنتیں

۱ یقین بنانے کی محنت جو یقین دیکھ کر بنتا ہے اس کا نام شرک ہے، باغ سے، زمین سے، ہتھیار سے، دوا سے، حکومت سے یہ ہوگا ان سے ہونے کا جو یقین بنے گا اس کا نام شرک ہے

قرآن وحدیث سن کر، اللہ کی ذات وصفات کو سن کر

فرشتوں کو سن کر

جنت، دوزخ کو سن کر

انبیاء رسول کے واقعات سن کر

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے تذکرے سن کر جو یقین بنتا ہے اس کا نام ایمان ہے اس کے لیے سب سے پہلی محنت یہ ہے کہ آنکھوں سے چیزیں دیکھنے کی مقدار کو کم کیا جائے اور اللہ سے ہونے کی باتیں، نبی کریم ﷺ یا صحابہ کے تذکرے سننے کی مقدار کو زیادہ کیا جائے۔ مسجدوں میں بیٹھ کر اللہ سے ہونے کی باتوں کو دو کانوں سے اٹھا اٹھا کر آ کر سنیں یہ یقین بدلنے کی سب سے پہلی محنت ہے ایمان کی باتیں کرو ایمان کی باتیں سنو۔ اللہ اکبر اللہ بہت بڑے ہیں یہ زمین وآسمان اللہ کی ذات کے مقابلے میں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہیں عرش، فرش، کرسی، سب ایک حکم سے ٹوٹ کر گر جائیں گے اور ایک حکم سے ان سب سے زیادہ بنا کر دکھا دیں گے ان کا ماسواء ان کے مقابلے میں ایک ذرے کی حیثیت نہیں رکھتا اللہ سے ہونے کی باتوں کو سننے سے ملک ومال، عمارت، جائدادوں سے، باغات سے، سونے، چاندی سے انسان کا یقین ہٹے گا اور اللہ کی ذات کا یقین آئے گا آج یقین نہیں سیکھا عمل سیکھ لیا حالانکہ حضور ﷺ نے سب سے پہلے صحابہ کو ایمان سکھایا تھا ایمان کو سکھا کر عمل کا سلسلہ قائم کیا ہم نے ایمان کو نہ سیکھا اس لیے ہمیں ایمان کی فکر نہیں ہے بس عمل اور عمل عمل سے ہونے کو سننے سے ہی اللہ کی ذات سے فائدہ لینے کے لیے محمد ﷺ کے عملوں پر یقین آئے گا جس طرح انسان کے ہاتھوں سے بنی ہوی شکلوں سے کچھ نہیں ہوتا اسی طرح اللہ نے بھی زمین وآسمان میں جو کچھ اپنی پہچان کے لیے بنایا ہوا ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا سب سے پہلے انبیاءؑ مخلوق کا چھوٹا ہونا اور اللہ کی بڑائی کو بیان کیا ہے اللہ اتنے بڑے ہیں کہ جنت میں ایک ایک آدمی کے لیے اس زمین وآسمانوں سے بڑے بڑے نقشے بنا رکھے ہیں آج ہم نے ان باتوں کو سننا اور بولنا چھوڑ دیا ہے اور جن باتوں کے سننے اور بولنے سے ہمارا یقین بگڑ رہا ہے ان ہی باتوں کو آج سننے اور بولنے کا رواج ہے اب اس کو چھوڑ کر اللہ سے ہونے کی باتوں کو اللہ کی بڑائی کو عملوں سے ہونے کو سننے کا ذہن بناؤ یہ یقین کے صحیح ہونے کی پہلی محنت ہے

نماز کی دوسری محنت

۲ نماز کی دوسری محنت ہے علم پر قرآن وحدیث سن کر عمل کا علم آئے گا مسجد میں بیٹھ کر اسے اتنا سنو کہ چیزوں کے مقابلے میں عملوں کو جان جاؤ کہ کس عمل پر اللہ کیا کرتے ہیں پھر اپنی زندگی کامیاب بنانے کے لیے عملوں کے طریقے جانو اب عملوں پر محنت شروع کرو کہ زبان کے وہ عمل کون کون سے ہیں جن عملوں پر کامیابی ملے گی؟

آنکھ کے وہ عمل کون کون سے ہیں جن عملوں پر کامیابی ملے گی؟

کان کے وہ عمل کون کون سے ہیں جن عملوں پر کامیابی ملے گی؟

ہاتھ کے وہ عمل کون کون سے ہیں جن عملوں پر کامیابی ملے گی؟

پیروں کے وہ عمل کون کون سے ہیں جن عملوں پر کامیابی ملے گی؟

اب اس علم کا اتنا مذاکرہ کرو کہ تمہارے دل و دماغ پر عملوں کا علم چھا جائے

وہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں چیز سے حفاظت ہوگی اور تم یہ کہو کہ فلاں دعا سے حفاظت ہوگی

وہ یہ کہیں کہ کوٹھی سے یہ ہوگا اور تم یہ کہو کہ صدقہ اور خیرات سے یہ ہوگا

اب تمہارے بولوں کا مقابلہ ہوگا تقریروں، جلسوں کا مقابلہ ہوگا دنیا کے جاہل انسان چیزوں سے ہونا بتائیں گے تم عملوں سے ہونے کو بتاؤ

نماز کی تیسری محنت

۱۳ اسی طرح اب نماز کی تیسری محنت ہے دھیان پر ایک دھیان دیکھ کر بنتا ہے اور ایک دھیان سن کر بنتا ہے تمہیں دیکھنے کے مقابلے میں سنے ہوئے کا دھیان تیار کرنا پڑے گا یہاں بھی سنے ہوئے اور دیکھے ہوئے کا مقابلہ ہے چاند کو دیکھو تو چاند کا دھیان نہ آئے بلکہ جس نے چاند بنایا ہے جس کے قبضے میں چاند ہے اس کا دھیان آئے

قلعہ دیکھو تو قلعے کا دھیان نہ آئے بلکہ اللہ کا دھیان آئے زبان سے بولو قلعہ تو دھیان میں ہو اللہ اب نماز پر یقین جماؤ کہ نماز کے اجزاء پر جو کچھ حضور ﷺ نے بتلایا ہے اس کا یقین لاؤ ایک سجدہ، ایک آیت زمین و آسمان سے زیادہ قیمتی ہے نماز کا عمل کر کے اللہ سے مانگنے پر ہر حاجت پوری ہوگی کاروبار کا اور دنیا کے ہر نقشوں کا یقین دل سے نکالو کہ مکانوں سے حفاظت نہیں ہوتی بلکہ نماز پڑھ کر خدا سے مانگنے سے حفاظت ہوتی ہے تمہارا یقین عدالتوں اور دوستوں پر نہ ہو یقین یہ بناؤ کہ اللہ نے حضرت محمد ﷺ کے ہاتھوں ہمیں نماز دی ہے تختِ سلیمانی نماز پر ملا تھا حضرت ایوبؑ کی زندگی بگڑنے کے بعد جو بنی تھی وہ نماز پر بنی تھی

عملوں پر ملنے کا دروازہ کھلے گا

مزدوری کی مزدوری سے لے کر وزیر اعظم کے نوکروں تک جتنے نقشے ہیں ان سے یقین ہٹ جائے اور یہ یقین لاؤ کہ ہم علم حاصل کریں گے ہم اللہ پر دھیان جما کر نماز پڑھیں گے تو اللہ ہمارے قرضے کو ادا کرائے گا، یقین کو، علم کو، ذکر کو جب نماز میں داخل کرو گے تو اللہ عملوں پر دینے کا دروازہ کھولیں گے اللہ کی بڑائی کے یقین کی اور اللہ سے ہونے، غیر اللہ سے نہ ہونے کے یقین کی محنت کرتے ہوئے نماز پڑھو اب اگر عملوں سے کامیابی حاصل ہونے کے لیے یقین کی محنت کی ہے تو رکوع، سجدہ، قاعدہ، تسبیح، تلاوت کے ان عملوں پر کامیابی ملے گی، اللہ ایسے یقین والی نماز پڑھ کر مانگنے سے پیسہ دیکر دکھائیں گے، ذکر کے حلقے سے مصیبتیں دور کریں گے، کامیابی کا سلسلہ قیامت تک رہے گا اس محنت کو اب باہر لے جاؤ

نماز کے بعد کی پہلی محنت

اب اگر سوچو کہ ان عملوں پر اللہ پالتے ہیں تو ہم ان عملوں کو لے کر ہر طرف پھریں گے بس اپنی حاجت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو، تکلیفوں سے جی لگاؤ۔ رضا و قضا اور تکلیفیں اٹھانے والوں کے سردار حضرت محمد ﷺ نے جس طرح پیسے کی تقسیم بتائی ہے ویسے ہی خرچ کرو تو اللہ انہیں عملوں پر

تمہیں دیتے چلے جائیں گے،قناعت کے ساتھ دنیا کی زندگی گزارو دوسرے ضرورت مندانسانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں پیسہ خرچ کرو ،معاشرت میں یقین آیا،خدا کا دھیان آیا،اب انہیں تینوں چیزوں کو کمائی میں لے جاؤ

نماز کے بعد کی دوسری محنت

اب اگر خدا ہمت نہ دے کہ تم ان عملوں پر ہی قناعت کرو تو اب کمائی کی محنت کرو کمائی کی محنت کا مطلب یہ ہے کہ یقین کو کھینچ کر کمائی میں لے جاؤ کہ مجھے کمائی سے نہیں ملتا ہے خدا کے دینے سے ملتا ہے اور ہم کمائی میں خدا کے حکموں کو مان کر خدا سے لیں گے نماز پڑھیں گے تو نماز کے علم اور نماز کے ذکر پر خدا دیں گے چاہے حکومت کرو، چاہے تجارت کرو یہ یقین سیکھتے ہوئے جاؤ کہ دنیا کے نقشوں سے نہیں ہوگا اللہ کے کرنے سے ہوگا اور اللہ سے کچھ بھی کروانے یا مانگنے کے لیے ہمیں محمد ﷺ والے عملوں کو اختیار کرنا پڑے گا خدا عملوں پر کرتے ہیں نقشوں پر نہیں کرتے اگر کمائی کے اندر علم آیا تو اس علم پر خدا دیں گے علم پر کمائی کے عمل کر رہے ہیں تو کمائی میں سود سے، دھوکے سے، جھوٹ سے، ملاوٹ سے بچنے پر خدا دے گا غریبوں کو چوسنے سے خدا چھینے گا اور غریبوں پر لگانے سے خدا دے گا کمائی میں چیزیں بڑھانے کا جذبہ نہ ہو بلکہ کمائی والے علم پر عمل ہو، جس طرح مسجد میں نماز والے علم پر عمل کیا اسی طرح کمائی میں کمائی والے علم پر عمل کرو جس طرح نماز میں حضور ﷺ والے عملوں پر ملتا ہے اسی طرح کمائی میں بھی حضور ﷺ والے عملوں پر ملے گا اگر تمہارا یقین کمائی میں عملوں کا نہ رہا اور کمائی کے عمل نہ رہے تو تمہاری نماز اور تمہاری تسبیح تمہارے منہ پر پھینک کر ماردی جائے گی۔سود، دھوکہ، جھوٹ، ملاوٹ والی کمائی چلتی رہی، نماز اور تبلیغ بھی چلتی رہی تو تمہاری نماز ہی تمہیں بد دعا دے گی

نماز کے بعد کی تیسری محنت

ایمان کی دعوت پر، ایمان کی مجلس پر، علم کے حلقوں کے عمل پر بھی ملتا ہے یہ سب سے بڑے نبی حضرت محمد ﷺ والے عمل ہیں یہ سارے عمل خدا سے ملنے کے ذرائع ہیں اس لیے کمائی میں محمد ﷺ والے عملوں پر کماؤ، کمائی والے علم پر عمل ہو اس طرح کمائی کا جب پاک پیسہ تمہارے پاس آئے گا تو اب گھر کی محنت شروع ہوگی کہ یقین کو، علم کو مسجد سے گھر کے اندر لاؤ، دنیا میں جیسے مکان بن رہے ہیں ایسے مکان میں کامیابی نہیں حضرت محمد ﷺ نے جتنا غریبوں میں خرچ کرنے کو بتایا ہے اتنا غریبوں میں خرچ کرو خدا کے راستے کی نقل وحرکت پر خرچ کرو اگر کمائی کے عمل اور خرچ کے عمل ٹھیک ہوگئے تو خدا اگر سیلاب لائیں گے تو تمہارے کاروبار کی حفاظت کریں گے، آگ لگے گی تو تمہاری کمائی کی حفاظت ہوگی کمائی کے عمل اور خرچ کے عمل ٹھیک کرنے پر پیسے بھی بہت ملیں گے اور چیزیں بھی بہت ملیں گی اور مکانات بھی بہت ملیں گے لوگ تم سے محبت کریں گے، تمہاری بات مانیں گے جو تمہاری بات نہ مانے گا ان پر اللہ کا غضب آجائے گا محمد ﷺ والی معاشرت تیار کرو کہ نہ ہم بیٹے کے ہیں نہ ماں کے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں۔اللہ کی جتنی مخلوق ہے سب پر شفقت کرو اپنے رشتے داروں کے اندر کوئی مصیبت زدہ دکھا تو گھبرا گئے اور اگر دوسروں کو مصیبت زدہ دیکھا تو نہ گھبرائے ایسا نہ کرو تم صرف خاندان کے اور رشتے داروں کے ساتھی نہیں ہو بلکہ تم آنکھ کھول کر دیکھو جو خدا کے ہیں تم ان کے ساتھ ہو جاؤ تم ظالم کے ساتھی نہ بنو آج معاشرت ٹوٹی ہوئی ہے

مدراسی۔مدراسی کا ساتھ دیتا ہے

بنگالی بنگالی کا ساتھ دیتا ہے

کشمیری۔کشمیری کا ساتھ دیتا ہے

مراٹھی مراٹھی کا ساتھ دیتا ہے

یہ زندگی کفر اور شرک کی ہے جو ظلم کرے، جو ناحق کسی کو دبائے تم اس کا ساتھ نہ دو ایسا کرنے والا چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم، تمہارے گھر کا ہو یا باہر کا اس کا ساتھ نہ دو، جہاں مسلمان حق کے اوپر عمل کرے گا اس کی مدد کی جائے گی اگر تھجر گز ار مسلمان نمازی نے کسی کی زمین دبائی ہے تو علاقائیت قومیت ،وطنیت پر زندگی نہ چلاؤ حکم کے مطابق اپنے یقین کو معاشرت میں لے جاؤ جب حکموں والی معاشرت ہوگی تو خدا کامیاب کریں گے

یقین ،علم ،دھیان اور اخلاص

ایمان کے ساتھ عمل کرنے پر کمائی میں ملے گا

ایمان کے ساتھ علم پر عمل کرنے سے گھر کے خرچے میں ملے گا

ایمان کے ساتھ علم پر عمل کرنے سے معاشرت میں ملے گا

ہم نے سود چھوڑ دیا لاکھوں کا مال چھوڑ دیا مسجد میں آ کر نماز پڑھ کر اللہ سے کہا کہ اے اللہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے تمہارے علم پر چھوڑ آیا ہوں اب تو اس سے بہت زیادہ عطا فرما

بدر سے پہلے تک یقین ،علم ،اور اخلاص پر محنت ہے ،نماز پڑھ رہے ہیں اور رات کو رو رو کر مانگ رہے ہیں. پہلے عمل پر دکھلائیں گے کہ عمل پر کیا کیا ہوتا ہے ،نماز پر ہی بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر کے اور فرعون کو ڈبو کر دکھایا ہے پھر تفصیلی احکامات کے لیے تورات اتاردی کہ چیزوں سے پرورش نہیں ہوئی خدا سے مانگنے سے پرورش ہوئی ہے

آج ایمان کے حلقے ،علم کے حلقے اور ذکر پر محنت ختم ہوگئی تو نماز سے پلنے کا یقین نہیں رہا. جب عملوں کے ذریعہ کامیابی کا دروازہ کھلے گا تو جو آج چاند پر جا رہے ہیں وہ تمہاری جوتیوں کو چاند سمجھ کر آئیں گے جو نہیں آئیں گے خدا ان لوگوں کو تمہارے قدموں میں لا کر ڈال دیں گے اس لیے کہہ رہے ہیں کہ ہماری جتنی محنتیں آج ہو رہی ہیں وہ ناکامی والی ہیں اللہ کے لیے اور اپنی کامیابی کے لیے اپنی محنت کے رخ کو بدلو اللہ کے راستے میں نکل نکل کر اپنے یقین اور عمل کو صحیح کرو کہ

میں ایمان کی دعوت دوں گا اور دلواؤں گا

میں تعلیم کروں گا اور تعلیم میں لوگوں کو لاؤں گا

میں ذکر کروں گا اور لوگوں کو ذکر پر لاؤں گا

میں اخلاص سیکھوں گا اور لوگوں کو اخلاص پر لاؤں گا تو میرے اللہ مجھے پالیں گے ،میری مدد فرمائیں گے اللہ کے واسطے امیر کی ماننا ،اللہ کے واسطے ساتھیوں کی جھیلنا اس پر وزارت اور بادشاہت سے زیادہ بدلنا دکھائیں گے مرنے کے بعد کے انعامات تو بہت زیادہ

شیطان آئے گا تبلیغ کا کام تو بہت اونچا اور اچھا ہے پیسے ہوتے تو خوب کرتے بس سارا دودھ ناپاک ہوگیا کہ عمل کو تو تم سے پسند کرا دیا اور یقین عملوں سے پلنے پر جمنے نہ دیا یہ مردود یقین سے روکے گا کہ پیسہ ہوتا تو تبلیغ کا کام خوب کرتے حالانکہ یقین بدلنے کے واسطے ہی یہ عمل دیے گئے ہیں

بہت سی حدیثوں میں ہے کہ ایمان اور عمل کی محنت کرو گے تو خدا تمہیں غنی کر دیں گے اور تندرستی دیں گے پہلے یقین بدلنے کا کام ہے جب یقین بدل جائے گا تو زمینداروں کے عمل بھی بدل جائیں گے حضرت محمد ﷺ اللہ کے پاس سے عمل کا طریقہ لے کر آئے ہیں. نوحؑ ،عیسیٰؑ ،موسیٰؑ ،ابراہیمؑ سب اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اللہ نے سب سے پہلے نبیوں کو دعوت پر ڈالا ہے

منی کے گندے قطرے سے بنے ہوے انسانوں کو، بندر اور سور کی طرح ناپاک انسانوں کی طرف بلانے والے انسانوں کا خرچہ کون اٹھاتا ہے ؟ کہ جس کی طرف بلا رہا ہے وہ خرچہ اٹھاتا ہے دیکھو الیکشن میں اور تم لوگوں کو اللہ کی طرف تب بلاؤ گے جب پیسہ ہوگا کہ پیسے ہوں تبھی دعوت کا کام ہوگا، نہیں

ہم لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے پھریں گے تو اللہ ہمارا خرچہ اٹھائے گا

ہم اللہ والا علم پھیلائیں گے تو اللہ ہمارا خرچہ اٹھائے گا

آج ہم نے یقین نہیں سیکھا ہے تو اللہ ہمارا خرچ نہیں اٹھا رہا ہے اگر یقین ہو جائے تو اللہ ہمارا خرچ اٹھا کر دکھا دیں گے۔ خالی گشت کرنا اور دعوت دینا مقصد نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف بلانا، تعلیم کرنا اللہ کے راستے میں جانا ان سب کا مقصد غیر کا یقین توڑنا ہے کہ غیر کا یقین ٹوٹے اور غیر سے ناامید ہو کر اللہ سے یقین کا جوڑنا ہے۔ اصل مسئلہ یقین کا ہے کہ سب سے زیادہ یقین بگڑا پڑا ہے جب تم دعوت دو، گشت کرو، تعلیم کرو تو یہ یقین پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہا کرو کہ میں اللہ کی طرف لوگوں کو بلاؤں گا تو اس بلانے پر اللہ مجھے پالیں گے۔ چاندنی چوک میں دکانوں کے نوکر لوگوں کو بلا بلا کر دکانوں میں لے جاتے ہیں اس بلانے پر ہی بلانے والے کا خرچ دکان دار اٹھاتے ہیں ہم لوگوں کو بلا بلا کر اللہ کے گھر میں لائیں گے تو اللہ ہمارا خرچ اٹھائیں گے وہ غنی ہم فقیروں کا خرچ اٹھائے گا

اس لیے کہ اس نے خود ہمیں فقیر قرار دیا **وَاللّٰهُ الْغَنِىُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ .**

بعد نماز فجر بنگلے والی مسجد

۲۳ صفر ۱۳۸۴ ھجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ